

از قلم گل

NOVEL BANK

عشق میں مر جاواں

عشق میں مر جاواں

از قلم گل

مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کر دیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کر دی جائے گی۔

E-mail : [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com)

WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

Visit For More Novels : [www.urduovelbank.com](http://www.urduovelbank.com)

Page 1

E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://www.whatsapp.com/channel/0029va1756508)

اوہ میں نے سوچا ماما کی تھوڑی ہیلپ کروا دیتی ہوں اسی لیے جلدی اٹھ گئی کوئی کام ہے تو بتائیں بندی حاضر ہے "زائشہ نے انکے ہاتھ سے جوس لیتے دانت دیکھائے مرزا صاحب نے اپنی بیٹی کی اداکاری دیکھ کہ مسکراہٹ دبائی کچھ شرم کر لو ٹائم دیکھا ہے صبح کے آٹھ بج رہے ہیں بہن بیٹیوں کا کام ہوتا ہے صبح سویرے اٹھ کے نماز، قرآن پڑھے اور یہاں تمہیں سونے سے ہی فرصت نہیں ملتی "اسکی بات سن مسسر مرزا کا غصہ بانڈری پار کر گیا

اما کیا فائدہ بتانے کا اس نے کونسا عمل کر لینا ہے "ساتھ بیٹھے ولید نے اپنی ماں کا غصہ دیکھ آگ میں گھی ڈالنے والا کام کیا

بس بہت ہو گیا اب میں نے سوچ لیا ہے آج میں جا کہ لے آتی ہوں "زائشہ نے ٹیبل پہ ہاتھ مارتے سنجیدگی سے کہا لیکن آنکھوں میں شرارت تھی کیا لے آؤگی؟ ولی نے حیرانی سے پوچھا

شرم اور کیا ہر روز ماما یہی کہتی ہے کہ شرم کر لو شرم کر لو اب مجھ میں نہیں ہے تو کسی اور سے ہی لینی پڑیگی نہ "مسسز مرزا کو آنکھ مارتے وہ شرارت سے گویا ہوئی غور سے سنتے مرزا صاحب اور ولی کا قہقہہ بے ساختہ تھا

چلیں بس کریں آپ لوگ "اپنی بیگم کے تاثرات دیکھ مرزا صاحب تھوڑا سختی سے بولے تو وہ شرافت سے ناشتہ کرنے لگے

بابا مجھے یونی چھوڑ دے "مرزا صاحب کو اٹھتے دیکھ زائشہ نے جلدی سے کہا یونی کیوں؟؟؟

"آنی نے کہا ہے انکی ایک لیکچرار کی شادی ہے تو انکی جگہ میں جاؤ  
"جلدی سے آجاؤ"

او کے 5 منٹ بس "اتنا کہتے وہ اوپر بھاگی تو وہ باہر کی طرف بڑھے  
...! او کے ماما میں بھی چلتا ہوں اب اللہ حافظ  
مسسز مرزا کے سر پہ بوسہ دیتے وہ

key

اٹھا کے باہر نکل گیا



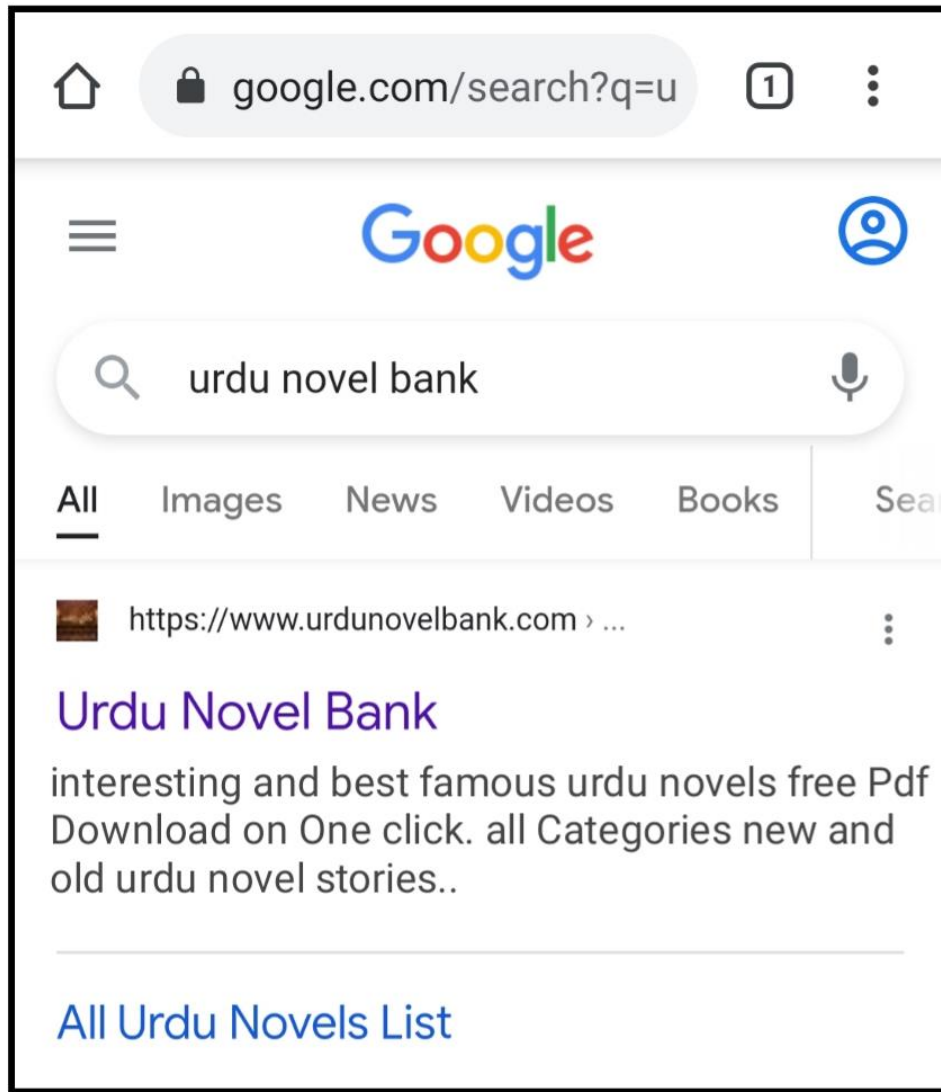
مرزا صاحب اور مسسز مرزا کے دو بچے تھے زائشہ اور ولید زائشہ ولید سے 5 سال چھوٹی تھی اور سب کی جان بستی تھی اس میں

اسکے پانچ سال بعد انکے گھر میں رحمت آئی جسکا نام مسسز مرزا نے زائشہ رکھا تھا جو ہر وقت انکے ناک میں دم کیے رکھتی تھی



اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urduovelbank.com



Urdu Novel Bank  
website

جہاں ملے آپ کو نئے  
اور اچھے معیاری ناول  
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

**Urdu Novel Bank**

اور ویب سائٹ سے  
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں  
مکمل ناول مفت میں

زین بیٹا آج آپ علیہ کو یونی لیتے جانا اسکی گاڑی خراب ہو گئی ہے "وہ سب اس وقت ناشتہ کر رہے تھے جب شاہین شاہ (زین کی پھپھو) نے زین کو دیکھتے پیار سے کہا

علیہ نے حیرت سے اپنی ماں کو دیکھا کہ اکب ہوئی خراب اسکی گاڑی شاہین شاہ نے اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارے سے چپ کروا دیا

پھپھو میں نے آج لیٹ جانا ہے ورنہ ضرور میں اپنی بہن کو یونی لے جاتا "بہن پہ خاصہ زور دے کے کہتا وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا

وہی شاہین شاہ کو اسکا بہن کہنا آگ ہی تو لگا گیا وہ علیہ کی شادی زین دے کرانا چاہتی تھی

بابا جان کب کر رہے ہیں زین کی شادی کوئی لڑکی ورکی دیکھی ہے یا نہیں؟ ""؟

جب مجھے شادی کرنی ہوگی کرلونگا آپ میری فکر میں خود کو ہلکان مت کریں بلکہ میری بہن کی شادی کا سوچے "وہ جو چابی لینے واپس آیا تھا شاہین شاہ کی بات کا جواب دیتے چابی اٹھاتے وہ وہاں سے نکلا

وہاں بیٹھے سبھی افراد نے مسکراہٹ روکنے کے لئے اپنی اپنی پلیٹ پہ جھک گئے شاہین شاہ غصے اور بے عزتی سے سرخ چہرہ لیے وہاں سے واک آؤٹ کر گئی... اس طرح نہیں بات کرنی چاہیے تھی زین کو شاہین کیا سوچے گی بس بہو ایک اور لفظ نہ سنو اپنے شیر کے بارے میں اور کوئی کیا کہتا ہے کرتا تمہیں ان چیزیں کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے "مہناز بیگم ابھی کچھ اور کہتی اس سے پہلے ہی شاہ بی بی ڈھاڑی باقی سب نے بھی ناگواری سے انکو دیکھا مہناز بیگم نے سر جھکا کہ آنسو چھپائے

اسکو بگاڑ رہے ہیں ایک دن خود ہی اپنے کیے پہ پچھتاوا ہوگا "اگرٹیا شاہ بڑبڑائی



ہاشم زرا بچے کی یونی ہو آنا کل کہیں کوئی پریشانی نہ ہو اسکو "شاہ بی بی نے ہاشم شاہ) زین کے والد (سے کہا زین کا نام لیتے انکے لہجے میں بے پناہ محبت تھی وہ کیا کسی پریشانی سے کم ہے کیا؟ "اگرٹیا شاہ پھر سے بڑبڑائی شاہ بی بی نے انہیں مشکوک نظروں سے دیکھا

"ناگرٹیا کب سے دیکھ رہی ہوں یہ تو کیا بڑبڑائی جا رہی ہے؟"

وہ اماں جی کچھ بھی نہیں دعائے خیر پڑھ رہی تھی "اگرٹیا شاہ گرٹیا کے بولی کس کے لیے دعا آیا؟ ہاشم شاہ نے مسکراہٹ روکتے پوچھا تو گرٹیا شاہ نے انہیں گھورا

زین جہاں گیا ہے ان لوگوں کی خیر کی دعا "شاہ بی بی کو اپنی طرف متوجہ پاتے وہ بے دھیانی میں بول گئی سمجھ تب آئی جب سب کو خود کی طرف گھورتے پایا "نہیں میرا مطلب کہ

"بس بی بی جان گئی ہوں میں تمہارا مطلب







گھسا



سوائے ایک کہ جو بلیک پینٹ شرٹ پر ٹانگ پہ ٹانگ چڑھا کہ بیٹھا تھا

زائشہ نے زین کو گھورتے دل میں سوچا

زائشہ نے سب سے اپنا انٹروڈکشن دیا سوائے زین شاہ کے  
ہیے یو سٹینڈ اپ ""زائشہ سے برداشت نہ ہوا تو زین کو تحکم بھرے لہجے میں کہا  
اس نے آبرو اچکا کے اسے دیکھا جیسے پوچھ رہا ہو مجھ سے کچھ کہا  
جی جی محترم آپ ہی کھڑے ہو اور کچھ اپنے بارے میں بتائے ""زائشہ نے  
دانت پیس کے

زین شاہ ہاشم شاہ میرے والد ہیں اور انکی زوجہ میری والدہ میرے والد کے ماں  
باپ میرے دادا دادی ہوئے اور میری والدہ کہ ماں باپ میرے نانا نانی ہوئے  
اپنے ماں باپ کا کل اثاثہ ہوں دادا میرے ہیں نہیں اور اپنی دادی کا شیر ہوں

میرے والد کی دو بہنیں میری پھپھو ہیں جن کا میں لاڈلہ ہوں میری والدہ کی کوئی بہن بھائی نہیں "" "" اتنا لمبا چھوڑا انٹروڈکشن سن پوری کلاس ہنسنے لگی جب کہ زائشہ نے خود پر ضبط کیا ورنہ دل تو اسکا قہقہہ لگانے کا کر رہا تھا میں نے صرف آپکا پوچھا تھا "" زائشہ نے بامشکل پوچھا قہقہہ ضبط کرتے اسکا چہرہ سرخ ہو گیا تھا

آپ نے پوچھا میں نے بتا دیا "" اتنا کہتے وہ واپس اپنی نشست سنبھال گیا پھر جب تک کلاس ختم نہ ہوئی زین اپنے موبائل میں ہی لگا رہا جس کو دیکھ زائشہ کو غصہ تو بہت آیا مگر وہ اپنا پہلا دن خراب نہیں کرنا چاہتی تھی اسی لیے چپی سادھ گئی

اوکے کلاس کل ملتے ہیں " کہتے وہ کلاس سے نکل گئی " زین وہ مسس کب سے تمہارے ہی حرکتیں دیکھ رہی تھی اور شاید غصہ بھی تھی کلاس میں کسی لڑکے نے ہنستے ہوئے کہا





صد کے جاؤ میں واری جاؤ اتنی دل کو چھو لینے والی مسکراہٹ "سٹاف روم میں انٹر ہوتے سحر نے اسکی بلائیں لے ڈالی تو اسکی ایکٹنگ پہ ہنسی پچھے کیا دیکھ رہی ہو "اسکو اپنے پیچھے دیکھتے دیکھ وہ اپنے پیچھے دیکھتے بولی "میں دیکھ رہی ہوں کوئی مر مرانہ گیا ہو

کیا مطلب؟؟

"ارے اتنی قاتلانہ مسکراہٹ ہے جناب کہ ہونٹوں پہ کہ کوئی بھی مر سکتا ہے سحر نے معصوم سی شکل بنا کہ کہا تو زائشہ کی ہنسی کا فوارہ چھوٹا ہابا ہابا اسکو دیکھ سحر بھی ہنسنے لگی اگر اس وقت کوئی ان کو دیکھ لیتا تو یہی اندازہ لگاتا دونوں ہی پاگل ہیں اچھا ہوا کیا؟ سحر نے مسکراہٹ روکتے پوچھا تو زائشہ نے اسے کلاس کی ساری بات اسکے گوش گزار کر دی

"ممنم اگر وہ شرارتی ہیں تو میں بھی زائشہ ہوں

پہلے تو اس کو سمجھ ہی نہ آئی جب سمجھ آئی تو دیکھا وہ سٹاف روم سے باہر جا چکی تھی

غصے سے نظریں اٹھا کہ دیکھا تو اسکی آنکھوں میں حیرت در آئی

تم



پری نہیں کرو تنگ موڑ بہت خراب ہے میرا "ایلی کے گھر سے آنے کے بعد سے  
ہی اسکا موڑ خراب تھا اب پریا کی باتیں سن اسے غصہ آ رہا تھا تبھی تھوڑا تیز لہجے  
میں بولی تو پریا نے اداسی سے اسے دیکھا اور عائہ خان کے پاس جاکہ منہ پھولا لیا

کیوں ایسا بھی کیا ہوا تمہارے موڑ کو جو سہی ہونے کا نام نہیں لے رہا؟ سحر والدہ  
نے اسے تیکھے چٹنوں سے گھور کے پوچھا

کچھ نہیں ماں بس کچھ دیر اکیلے رہنا چاہتی ہوں "سحر جھنجھلا کے بولی

سحر اگر تمہارا موڈ کسی سے بات کرنے کا نہیں ہے تو تمہیں چاہیئے کہ اسے پیار سے منع کرو

اگر کوئی پروہلم ہے تو بتاؤ مجھے مل کہ حل کریں گے ہر مشکل کا کوئی نہ کوئی حل ضرور ہوتا ہے اگر حل نہ بھی کر سکے تو تمہارے دل کا بوجھ تو ہلکا ہو جائے گا

کوئی بھی بات دل میں رکھنے سے ہم خود کو ہی تکلیف دیتے ہیں اور دیکھو تم نے پری کو بھی اداس کر دیا وہ کتنی خوشی سے تمہیں اپنی بکس دیکھا رہی تھی سحر میری جان اگر ہم کسی کی خوشی کا باعث نہیں بن سکتے تو ہمیں کسی کی اداسی کا سبب بھی نہیں بننا چاہیے نہ "اسکے بالوں کو سہلاتے انہوں نے اسے رسائیت سے سمجھایا تو سحر نے انکے گلے رونا شروع کر دیا عائہ خان نے اسے رونے دیا تاکہ اسکے دل کا غبار اسکے آنسوؤں کے ساتھ بہہ جائے



سوری آجاؤ کیا دیکھنا تھا میری پری نے "سحر نے سوری کرتے مسکرا کہ پوچھا وہ  
اب کافی بہتر محسوس کر رہی تھی پری نے جھٹ سے اپنی بکس اٹھا کہ اسے  
دیکھانے لگی

کبھی ہم پروبلمز کو خود پہ اتنا سوار کر لیتے ہیں کہ اپنی فیملی کو ٹائم نہیں دے پاتے  
اور اُن چھوٹی چھوٹی خوشیوں سے محروم رہ جاتے ہیں



تم "سامنے زین کو دیکھ حیرانی کی جگہ اب غصے نے لے لی تھی

تمھاری ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی ہاں "اس سے دور ہٹتے ایک دم اس نے زین کو تھپڑ جڑ دیا

'''وہ جو ابھی کہنے لگا تھا کہ آپ کو گرانے کے لیے کسی نے اوئل گرایا ہے نیچھے  
اسکے ہاتھ اٹھانے پہ لب بھیج گیا اسکے دوست جو زائشہ کو گرتا دیکھنے کے لیے  
کھڑے تھے زین کو تھپڑ کھاتے دیکھ وہاں سے ایسے غائب ہوئے جیسے گدھے کے  
سر سے سینکھ



زین نے اسکو پیچھے ہوتے دیکھ اسکے ہاتھ کو موڑ کر اسکی پشت سے لگاتے اسکی  
بھوری آنکھوں میں اپنی کالی سرخ آنکھیں گاڑھی زائشہ نے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا مگر  
زین نے گرفت مزید سخت کر دی

آج تک کسی نے مجھے غصے سے دیکھا تک نہیں اور تم نے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا  
میرے ماں باپ نے کبھی بھی مجھ سے اونچی آواز میں بات نہیں کی اور تم مجھ پہ  
چخ رپی ہوا انٹر سٹنگ "میری جان تم مجھے جانتی نہیں ہو اس یونی میں نئی ہو نہ  
لیکن غلطی کی ہے تو سزا کی بھی حقدار تو ہو تم " اس کے چہرے پہ آئے بالوں کو  
ہٹاتے اس نے سرد مگر دھیمے لہجے میں کہا

اگر اتنے ہی نواب صاحب ہو تو گھر بیٹھوں یونی میں آنے کی ضرورت نہیں ہو اور میں نے کوئی غلطی نہیں کی جب غلطی ہی نہیں کی تو کس چیز کی سزا ہاں "زین کے میری جان کہنے اور اپنے چہرے پہ اسکے ہاتھوں کا لمس محسوس کر کے زائشہ غصے سے چہرہ پیچھے کرتی غرائی

آدھی یونی وہی جمع ہو چکی تھی وہ حیران تھے کہ زین شاہ نے اسے کچھ کہا کیوں نہیں اسکے سامنے اکڑ کر بولنے والے کو بھی وہ زندہ نہ چھوڑے تو یہ کیسا چمدکار ہو گیا

تم گر جاتی "زائشہ کو ارد گرد دیکھتے دیکھ اسکے ہاتھ کو نرمی سے چھوڑ کے پیچھے ہوا اور یونی سے نکلتا چلا گیا

"میں کیوں گر جاتی میری کیا ٹانگیں ٹوٹی ہوئی ہیں

ٹوٹی ہوئی تو نہیں ہیں مگر ٹوٹ ضرور جاتی اگر وہ نہ تمہیں سنبھالتا "زین کو جاتے  
 دیکھ سحر جلدی سے زائشہ کے پاس آئی

## کیا مطلب ؟

مطلب یہ دیکھو "سحر نے اسکو سیڑھیوں کے آگے گرا اوٹل دیکھایا تو زائشہ نے تصور میں ہی خود کو سیڑھیوں سے نیچے گرتے دیکھا اور جرجری لی ہائے اللہ جی اگر میں گر جاتی نہ تو میری ہڈیاں نچتی نہ ہی عزت ساروں نے ہنسنہ تھا "" زائشہ روہاسنی ہو کہ بولی

تھیکنس زین لیکن تم تمھپر بھی ڈیزرو کرتے تھے "زین کا شکریہ کرتے وہ اسکی ہاتھ پکڑنے والی حرکت اور میری جان کہنے پہ دانت پیس کے بولی

سحر ساتھ کھینچتی ساتھ والے روم میں لے آئی

تم پاگل ہو گئی ہو چڑیل تم نے اسے تھپڑ کیوں مارا جانتی بھی ہو وہ کون ہے؟؟؟؟

سحر نے غصے سے اسے جھڑکتے ہوئے کہا

وہ اس وقت یونی میں کھڑی اسکی آج کی گئی کارستانی پہ اسکو جھڑک رہی تھی لیکن  
یہاں پرواہ کسے تھی

تھپڑ کے ہی قابل تھا وہ شخص ہنہ انسان ہی ہے ناکوئی جن زات تو نہیں ہے " "نہ اور تم اسکے لئے مجھے سنا رہی ہو شرم کرو کچھ

منہ بنا کہ کہتی اسے ابھی ابھی اپنے کیے پہ زرا بھی افسوس نہ تھا

سحر کا دل کیا اپنا سر دیوار میں دے مارے جو اسے سیریس ہی نہیں لے رہی تھی

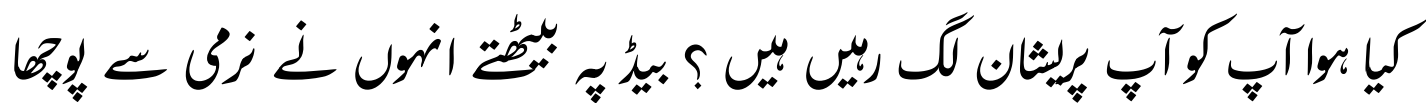
اففف زیششش وہ کوئی عام انسان نہیں ہے شاہوں کا اک لوتا وارث ہے اور" میں نے تو سنا ہے وہ ایک نمبر کا ضدی اکڑو سر پھرا اور کسی کی نہ سننے والا ہے اسکے گھر والوں کی بھی اسکے سامنے نہیں چلتی اس پورے علاقے میں انکی بہت عزت ہے جسے پھوہڑ عورت تم تمھپر مار چکی ہو اب پتا نہیں وہ کیا کرے گا

جسے سن زائشہ اب بھی ایسے کھڑی تھی اس نے کچھ سنا ہی نہ ہو

کچھ نہیں ہوتا تم ایسے ہی ڈر رہی ہو تھوڑا بریو بنو تم زائشہ کی دوست ہو لوگ کیا" سوچیں گے زائشہ اتنی انٹی لیجنٹ، بریو اور سحر نکمی ڈرپوک نہیں بتاؤ کیا عزت رہے گی میری ہاں

زالشہ شمرات سے آٹکھ ونک کرتی باہر بھاگی

سحر اسکی طبیعت صاف کرنے کا سوچتی اسکے پیچھے لپی



لیکن انکو اپنی طرف دیکھتا پا کر مسکرایا تو انہوں نے بے ساختہ ماشاء اللہ کہا  
 "" بس سر میں درد ہے

ایسی ہی بات ہے نہ؟ ناجانے کیوں انہیں یقین نہ آیا تو اس نے سر ہلایا  
اچھا آپ فریش ہو لو میں چائے اور دوا بجھواتی ہوں "اسکے سر کو چومتے وہ مسکرا کہ  
بولی اور روم سے نکل گئی



علینہ آج تمہارے شاہ کا موڈ بہت خراب ہونے والا ہے "میر نے محبت پاش  
نظروں سے اسے دیکھا علینہ نے آئبرو اچکا کہ اسے دیکھا









چلو کل ملتے ہیں "زائشہ نے اسکے گلے لگاتے کہا تو سحر نے اسکے گرد مضبوطی سے

ہاتھ باندھے اسے اوپر کو اٹھا لیا کہ زائشہ کی چیخ نکلی

"ہائیلیڈیے مسنی چھوڑ میں گر جاؤں گی

اب نہیں اتارو گی چل آداب و احترام سے بول سحر پلینز مجھے نیچے اتار دیں پھر اتارو

گی "سحر نے اسکو گول گول گھماتے کہا

اداب کے تم لائک نہیں اور احترام میں نے تمہیں دینا نہیں پلیز کی کچھ لگتی

"دیکھتی ہوں کتنا دم ہے تمہارے ان ڈولوں میں کب تک مجھے اٹھا کہہ رہے ہیں

زائشہ نے آنکھیں گھماتے انگلی اسکے بازو پہ گھمانے لگی

بابا بابا بابا بابا بیچھے مرو تم "سحر نے ہنستے ہوئے اسے نیچے اتار کر خفگی سے اسے

دیکھا





سو

یہ کیا طریقہ ہوا لڑکی سے بات کرنے کا؟ "ابھی وہ کچھ کہتی کہ عقب سے آنے والی آواز پہ تھمی

"پر سر انہوں نے گاڑی

بن جائے گی آپ لے جائیں یہ دونوں گاڑیاں ٹھیک کروانے "ولید نے ڈرائیور کو دونوں چابی دیتے سرد لہجے میں کہا تو سحر نے مڑ کے ولید کو دیکھا جواب اسے ہی دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا

آئیں "ہاتھ کے اشارے سے گاڑی میں بیٹھنے کا کہتے اس نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی

کتنا بے مروت ہے بندہ لڑکی کے لئے دروازہ ہی کھول دیتا ہے "کار میں بیٹھتی وہ بڑبڑائی

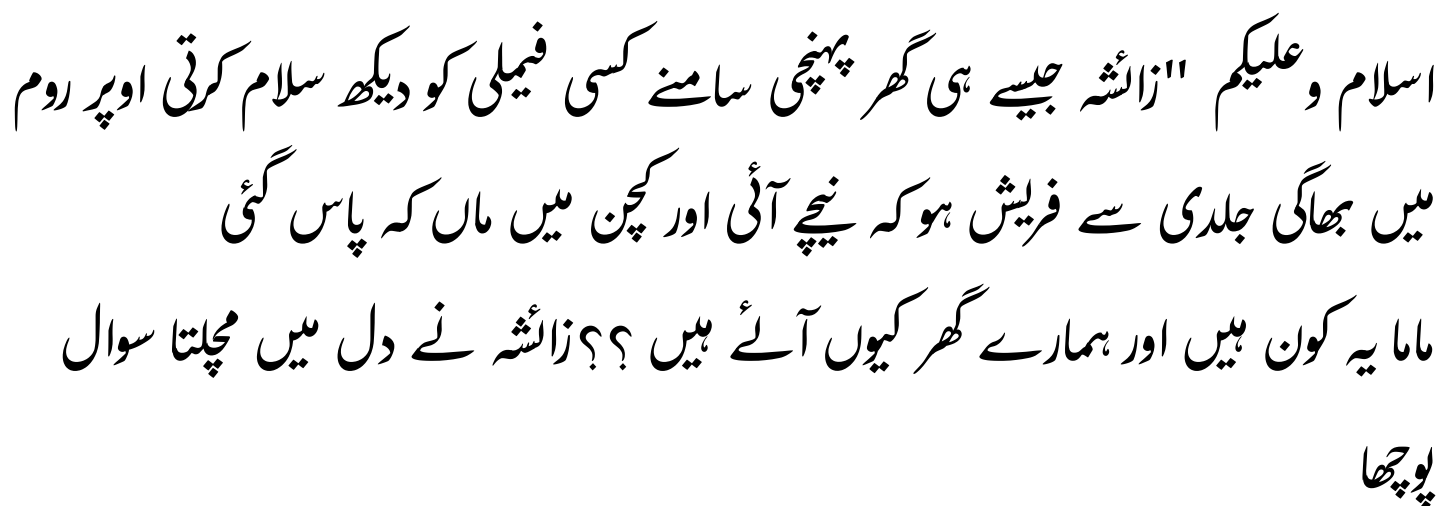
کچھ کہا؟؟ ولید نے سوالیہ نظروں سے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا

ویسے دھیان کہاں تھا آپکا اتنی لاپرواہی؟؟ کیا آپکو نہیں پتہ گاڑی چلاتے وقت موبائل یوز نہیں کرنا چاہئے خدا نخواستہ اگر آپکو کچھ ہو جاتا تو آنی کا کیا ہوتا سوچا ہے آپ نے اتنی کئیر لیس کیسے ہو سکتی ہیں آپ؟ ضبط کرنے باوجود بھی وہ اپنے لہجے..... کو نرم نہ کر پایا یہ سوچنا بھی سوہان روح تھا اگر گاڑی ٹرک سے ٹھکرا جاتی تو سسکی کی آواز آئی تو سحر کو دیکھا جو آنسو بہا رہی تھی اسکو روتے دیکھ وہ بوکھلایا یہی ہے سحر سوری سوری ایلچی تمہیں ڈانٹ نہیں رہا تھا میں بس سمجھا رہا تھا کہ اتنی لاپرواہی اچھی نہیں ہوتی ""گاڑی سائیڈ میں روکتے وہ اسکی جانب ٹشو باکس بڑھاتے بولا

میں آنی کو بتاؤ گی کہ ولی نے ڈانٹا ""سوں سوں کرتے بھگی آواز میں کہا تو ولی مسکرایا

اوکے میری ماں اب رونا تو بند کردو ورنہ میرا یہاں کوئی چڑیل دیکھنے کا ارادہ نہیں ہے ""اسکے سامنے ہاتھ جوڑتے ولی نے شرارتا کہا سحر نے خفگی سے اسے گھورا

ابھی گھر چلیں صدمہ تھوڑا ڈیلے کر لیں مجھے زائش سے ملنا ہے جلدی آپ گھر جا کہ صدمے میں چلے جانا اوکے اب چلو ""اسکو صدمے میں دیکھ سحر نے قہقہہ لگاتے کہا تو وہ ولی نے اسے گھور کے کار سٹارٹ کی



مہمان ہیں اور مہمان گھر کیوں آتا ہے ؟؟ انہوں نے اُلٹا اسی سے سوال کیا



سیدھا سیدھا جواب بھی بندہ دے سکتا ہے نہ ؟؟؟؟  
تمہیں سیدھا جواب سمجھ آتا ہے کیا؟ انہوں نے اسی کہ انداز میں پوچھا  
سہی سے بتائیں نہ ماما "وہ چڑی  
تمہیں دیکھنے آئے ہیں "مسز شاہ نے مسکرا کہ اسے بتایا  
کیوں میں کوئی آرٹیفیشل پیس ہوں؟ اس نے نا سمجھی سے کہا یہ شاید سمجھنا نہیں  
چاہتی تھی

زائشہ تمہارا ہاتھ مانگنے آئے ہیں "مسز مرزا نے اسے سمجھانا چاہا  
کیوں بھئی انکے ہاتھ کہاں گئے جو میرا ہاتھ مانگنے آگئے؟؟ میرے تو ہیں ہی صرف  
دو ہاتھ یہ بھی انکو دے دیئے تو سب مجھے سُندی کہیں گت "زائشہ نے رونے کی  
ایکٹنگ کرتے معصوم سی شکل بنائی  
"دوسروں کے بھی دو ہی ہاتھ ہوتے ہیں زائشہ

پھر بھی میں ہرگز ہرگز اپنا ہاتھ نہیں دوں گی انکو کہو ہاسپٹل سے جا کہ لے وہاں  
"مفت دے دینگے"

مسز مرزا نے گھور کے اسکو دیکھا اور بیلن والا ہاتھ اسکی جانب بڑھایا جسے دیکھ  
زائشہ تیر کی تیزی سے کچن کے دروازے پہ پہنچی  
ہا ہا ہا ماما آپ تو دل پہ ہی لے گئی میں تو مزاق کر رہی تھی "ان کے خطرناک  
ارادے دیکھ وہ وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئی



زین نہیں آیا ابھی تک دو تو بچ گئے "؟ شاہ بی بی نے رات کا کھانا میز پہ لگاتی  
ملازمہ سے پوچھا

شاہ بی بی جی وہ تو صبح ہی آگئے تھے انکے سر میں درد تھا ابھی وہ آرام کر رہیں  
ہیں "ملازمہ نے رٹو طوطے کی طرح سب بتا دیا

نہ رہنے دے آرام کر لے بچہ پڑھ پڑھ کہ ہو جاتا ہے ایسا "شاہ بی بی نے بچہ بچہ ہی بنا لیا تھا اسے

پڑھ پڑھ کہ نہیں آج یونی میں تھپڑ لگنے کی وجہ سے ہوگا سر درد "علینہ نے اصل وجہ بتائی تو سب نے حیرانی سے اسے دیکھا تو علینہ نے شروع سے لے ساری بات بتائی

زین شاہ اور تھپڑ ناممکن "اگر شاہ ابھی بھی یقین نہیں کر پا رہی تھی ہاشم کل ہی ہم زین کی یونی چلے گے ہمارے پوتے پہ ہاتھ اٹھانے کی ہمت کیسے ہوئی اس لڑکی کی "شاہ بی بی جلال میں آئی

جی آپ غصہ نہ ہو ہم کل ہی چلیں گے "ہاشم شاہ نے سنجیدگی سے کہا اس بات کا زین کو پتہ نہیں چلنا چاہیے "شاہ بی بی نے کہا تو سب نے سمجھ کہ سر ہلایا



مرزا صاحب نے مسکرا کہ اپنی آفت کو دیکھا جو معصومیت کے ریکارڈ توڑ رہی تھی  
 زائشہ!!! مسسر مرزا نے وارننگ دینے والے انداز میں پکارا



کیسی ہے میری بیٹی؟ مرزا صاحب نے مسکرا کر پوچھا

آپکی یہ بیٹی ابھی تھوڑی دیر پہلے موت کو چند سکینڈ کی دوری پہ محسوس کر رہی تھی  
ہیں؟؟ سحر نے منہ کھولا ہی تھا کہ اسکے پیچھے اندر آتے ولید نے اسکا ہانڈھا پھوڑا  
سحر نے مڑ کر اسے گھوری سے نوازہ تو ولی نے سینے پہ ہاتھ رکھتے زرا جھک کر قبول

ہائے اللہ ایسا کیوں کہہ رہا ہے ولی "مسسز مرزا نے دل پہ ہاتھ رکھتے پوچھا تو ولی نے  
سحر کی آنکھوں سے کی گئی التجا کو نظر انداز کرتے اے لڑکی سب بتا دیا

جسے سن مسسز مرزا نے سحر کو خفگی اور غصے کے ملے جلے تاثرات سے دیکھا

"اچھا سوری روئیں تو مت نہ

واہہ سارو میری جان آئی اور یہاں کیا ایموشنل سین چل رہا ہے؟؟ زائشہ نے سحر کو ہلتے مسسز مرزا کی آنکھیں نم دیکھ کہ پوچھا

## عشق میں مر جاواں

اووو میلا شونا میکو مشش کل لہا تھا "زائشہ نے پیار سے اسکے گال کھینچتے کہا اسکے لب و لہجہ سن سب مسکرائے بغیر نہ رہ سکے

آجاؤ بات سنو تم میری "زائشہ اسکو لیے اپنے روم میں آئی



اب کیا کرنا ہے اسکے ساتھ "؟" رات کا وقت تھا زین اور میر ڈیرے پہ بیٹھے تھے  
تبھی آج کا واقع سوچتے میر نے پوچھا

زین نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا



ارے وہی زائشہ

تمیز سے نام لے "ابھی میر کچھ غلط بولتا کہ زین نے وارن کیا

تو زین نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا

جو میں سمجھ رہا ہوں کیا وہ سہی ہے؟"

وہ نئی آئی ہے اور مجھے نہیں جانتی اسی لیے اسے معاف کر دیا "زین نے وجہ بتائی  
مگر اسکی بات کی نفی نہیں کی

ویرے مجھے دال جلنے کی بو آپ رہی ہے "زین نے معنی خیز لہجے میں کہا تو زین نے گھورا

"اپنے ناک کو سنبھال لے ورنہ دوبارہ کچھ سونگھنے کے لیے سلامت نہیں رہے گی  
 زین اسکو کالی آنکھوں سے گھورتے کہا تو اس نے دانت دیکھائے

"مجھے نہ ایک گانا یاد آ رہا ہے سننا زرا

" " بھوری آنکھیں جو تیری دیکھی

” ” شرابی یہ دل ہو گیا سنبھالو مجھ کو

“ ” اوو میرے یاروں سنبھلنا مشکل ہو گیا اااا

گنا گاتا وہ وہاں سے رفو چکر ہوا کیونکہ وہ زین کو اٹھتے دیکھ چکا تھا

بھوری آنکھیں "سوچتے اس نے مسکرا کہ سر جھٹکا



بابا مجھے آپ سے بات کرنی ہے "میر نے رضا صاحب کے کمرے میں انٹر ہوتے  
کہا

ہاں آؤ بیٹھو "چشمہ اُتار کے رکھتے وہ اسکے چہرے کو غور سے دیکھنے لگے جیسے سب  
چہرے سے ہی پتہ کر لیں گے

کک کیا دیکھ رہیں ہیں بابا؟ انکو اپنی طرف دیکھتا پا کر وہ گڑبڑا گیا

کچھ نہیں تم کہو کیا کہنا چاہے ہو؟ وہ مسکرائے شاید انہیں اندازہ تھا وہ کیا کہنا چاہتا ہے

'''وہ بابا آپ زین کے گھر جائیں نہ

بچے جاتا تو ہوں میرا کونسا 36 کا اکڑا ہے انکے ساتھ ""؟" رضا صاحب نے عام  
لجے میں کہا اب انہیں یقین ہو گیا تھا

"نہیں میرا مطلب ہے کہ





چل ہٹ بدمعاش "رضا صاحب نے اسے دور کیا

بابا جان پریکٹس کر رہا تھا "انکو دانت دیکھاتے وہ جلدی سے باہر نکلا اب خوشی کی  
خبر علیینہ کو بھی تو دینی تھی نہ



اففف کیا کرو اب "وہ یہاں وہاں ٹھلتی کافی بے چین تھی جب سے اسے اپنی  
غلطی کا احساس ہوا تھا تب سے اسکی بے چینی سوانیزے پر تھی وہ ایسی ہی  
تھی اپنی غلطیوں پہ شرمندہ ہونے والی یہ بات الگ تھی کہ شرمندہ بھی وہ کبھی  
کبھی ہوتی تھی

تم کیا گھور رہی ہو کچھ منہ سے پھوٹ پڑو اب "سحر کو اپنی طرف معنی خیر نظروں سے دیکھتے پا کر وہ زچ ہوئی

"سمیل ہے سوری کرلو

کیا وہ معاف کرے گا مجھے؟ میں نے بھی تو سب کے سامنے ہیروئن کی طرح اسے تھپڑ جڑ دیا بس اب وہ ہیرو کی طرح میرا جینا نہ حرام کرے بلکہ ولن کی طرح میری سوری ایکسپٹ لر لے ""وہ ناول کی بہت ابھی بھی ناول کے ہیرو ہیروئن کو سوچتی بولی

لیکن اگر اس نے معاف نہ کیا تووو؟؟ سحر نے پوچھا تو زائشہ نے آنکھیں گھمائی



کیا سوچ کے مسکرایا جا رہا ہے؟؟ سحر نے اپنے کندھے کو اسکے کندھے سے مارتے شمرات سے پوچھا

بکواس نہیں کرو یا ر "زائشہ نے بولتے منہ پھیرا

اچھا سوری نہیں کرتی بولو کیا سوچ رہی ہو؟؟ سحر نے سنجیدہ ہوتے پوچھا

بس آتنا کہ اسکے تو اچھے بھی معاف کرینگے مجھے " چھٹکی بجا کہ کہتی وہ ڈھڑام سے  
بیڈ پہ گرمی تو سحر نے قہقہہ لگایا

"آج رک جاؤ نہ

پھر کبھی زائش آج نہیں سوری "سحر نے کہا تو زائشہ سمجھتی سر ہلا گئی

اپنا خیال رکھنا اوکے آرام سے جانا "زائشہ نے اسے گلے لگتے کہا

جی اماں جی آپکا آرڈر اور لوہے کا گاڈ "سحر نے ہاتھ جوڑتے احترام کہا تو زائشہ کھلکھلائی



زائش اٹھ جاؤ ورنہ اب تھپڑ کھاؤ گی "پچھلے پندرہ منٹ سے اٹھا رہی مگر زائش ٹس سے مس نہ ہوئی مسسز مرزا نے تنگ آکر کہا مگر یہاں پرواہ کسے تھی تم نے یونی جانا ہے پھر مت کہنا بتایا نہیں "وہ کہتی کمرے سے نکلی پیچھے زائش جو سونے کا نائک کر رہی تھی جھٹ سے اٹھ بیٹھی ٹائم دیکھا تو 7:30 ہو رہے تھے الماری سے ڈریس لیتی وہ واشروم میں گھسی

اوہووو ماما لیٹ ہو گیا یہی آپ جلدی اٹھا دیتی "فریش ہو کہ نیچے آتے زائش نے انکو تنگ کرنے کے لئے کہا تو مسسز مرزا نے اسے غصے سے دیکھا کب سے ہی اٹھا رہی تھی لیکن تم تو جیسے مردوں سے شرط لگا کہ سوتی ہو میں بتا رہی ہو جو کل سے تم ٹائم پہ نہ اٹھی تو پوکٹ منی بھی نہیں ملنی کھانا بھی خود گرم کر کے کھانا اور باہر جانا بھی بند "مسسز مرزا نے سنجیدگی سے کہا تو زائش نے مظلوم سی شکل بنا کہ انہیں دیکھا جیسے انہوں نے بہت بڑا ظلم کر دیا ہو

اما ایسا تو مت کہیں ہائے میں مر جاؤ گی اتنا بڑا ظلم نہ کریں مجھ پہ خان بیگم نہ کریں میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں میں انہیں کیسے کہاں سے لاکھ کھلاؤں گی کھانا؟ آپکو ترس نہیں آئے گا زرا بھی؟ ڈرامائی انداز میں انکا ہاتھ پکڑے کہا تو مسسز مرزا نے مسکراہٹ روکنے کے لئے رخ پھیرا

زیادہ ڈرامے نہ کرو اور میں نے جو کہا ہے اسے دھمکی مت سمجھنا؟ زائشہ نے انکو ہنستے دیکھ اپنی ایکٹنگ کو خیال میں ہی بیسٹ ایکٹنگ کا ایوارڈ دے دیا تھا مگر انکی اگلی بات سن اس نے اپنی ایکٹنگ پہ لعنت بھیجتے انہیں دیکھا جو کافی سیریس لگ رہی تھی

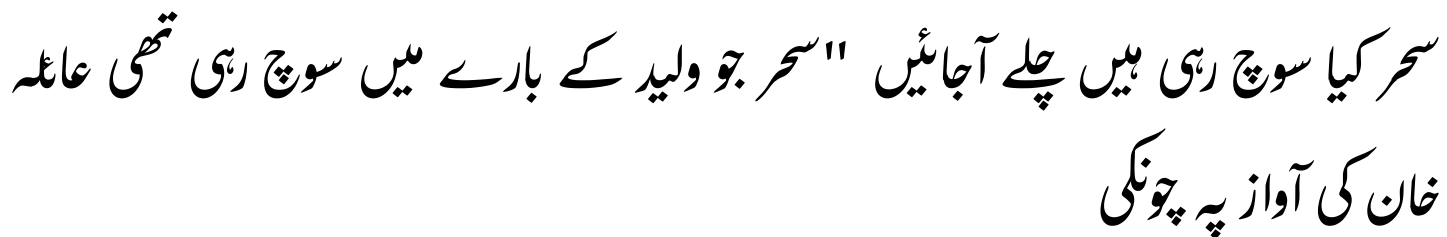
بابا اور بھائی کہاں ہیں؟

"انکو جلدی جانا تھا سو وہ چلے گئے تم بھی جلدی کرو جی میرا ہو گیا" وہ جوس کا گلاس ٹیبل پہ رکھتی جانے لگی

میرے بچے آج ہم ہیں تمہیں سمجھانے کے لئے کیا پتہ کل نہ ہوں تو کون  
"سمجھائے گا"

ٹاما ایسے تو مت کہیں اللہ آپکو میری عمر بھی لگا دے مجھے ہمیشہ اپنے ٹاما بابا کے پاس رہنا ہے آپ آپ یہی چاہتیں ہیں نہ کہ میں خدا کو یاد کیا کرو انکی عبادت کرو پکا کروں گی لیکن آپ پرومش کرو مجھے پھر کبھی بھی آپ اس طرح کی بات نہیں کریں گی "زائشہ نے روتے ہوئے کہا انکی بات سن کہ اسے لگا جیسے کسی نے اسکی سانسیں روک دی ہو

آپ اپنا خیال رکھنا "مسسز مرزا کو گلے لگاتے وہ باہر کو بھاگی



جی جی آرہی ہو "جلدی سے کہتی قہ نیچے کو بھاگی جہاں عائہ خان گاڑی میں اسکا  
ہی انتظار کر رہی تھی

خیریت اتنی دیر سے بلا رہی تھی ؟

سوری ماں بس کام تھا تھوڑا "سحر نے گاڑی میں بیٹھتے کہا تو انہوں نے گاڑی

سٹارٹ کی



ابو سرکار آج سورج کہاں سے نکلا ہے "زین کو ٹائم پہ آتے دیکھ میر نے شرارتاً  
کہا

کیوں تم اندھے ہو کیا "زین نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تو میر نے منہ بگاڑ  
حد ہے بندہ کوئی مزاک ہی کر لیتا ہے تم ہر وقت کیوں سڑے ہوئے رہتے ہو ہاں  
"اب تو سرکار نے سرکاری بھی ڈھونڈ لی ہے پھر تو سڑی ہوئی شکل نہ بنایا کرو  
میر نے آنکھ ونک کرتے کہا تو زین نے بے ساختہ ہی قہقہہ لگایا وہاں موجود لڑکیاں

سب کو اپنی طرف دیکھتا دیکھ وہ سنجیدہ ہوتے کلاس کی طرف بڑھا

جاتے جل کہ کہا



زائشہ یونی پمچتے ہئی سیدھا کلاس میں گئی اس نے نظر گھما کہ دیکھا زین نے وائٹ شرٹ بلو پیٹ کورٹ پہنے وہ بہت وجیہ لگ رہا تھا پہلے کے برعکس وہ آج ٹائم پہ یونی آیا تھا

زین کی نظر جیسے ہی کلاس میں انٹر ہوتی زائشہ پہ پڑی جو کافی لیٹ تھی اس نے غور کیا تو اسکی آنکھیں سرخ ہو رہیں تھی رونے سے چھوٹا ساناک ایسے لال ہو رہا تھا جیسے جو کر کا ہوتا ہے



زائشہ کو کب سے خود پہ کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہو رہی تھی اس نے سرخ آنکھیں کھولی تو زین کو اپنی طرف دیکھتا پایا اچانک ہی اسے یاد آیا اس نے تو سوری کرنی تھی اس نے ارد گرد نظریں گھمائی تو سب ہی اپنی اپنی بکس پہ جھکے ہوئے تھے وہ اٹھی اور اسکی طرف بڑھی

اسکو اپنی طرف آتے دیکھ زین مسکرایا وہی میر نے اسے کندھا مارا اسے گھوری سے نوازتے وہ زائشہ کی طرف متوجہ ہوا جو نا جانے کیا کہہ رہی تھی



مگر وہ ازلی ڈھیٹ بنا اسکو دیکھتا رہا  
 "آنکھیں نیچے کرو ورنہ

ورنہ؟؟

ورنہ ایک ٹیچر کی بات نہ ماننے پہ میں تمھپر بھی لگا سکتی ہوں "زائشہ نے خود پہ  
 ضبط کرتے تھوڑے دھیمے مگر تیز لہجے میں کہا  
 مارو "زین نے کہا تو سب نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا وہ کیوں اس لڑکی کا  
 غصہ برداشت کر رہا تھا وہی زائشہ کا میٹر گھوما  
 "تڑاخنچ" "زائشہ نے گھوما کہ ایک زناٹے دار تمھپر اسکی گال پہ دے مارا  
 باہر کھڑے لوگوں میں کچھ کا ہاتھ منہ اور کچھ کا دل پہ گیا  
 مزہ نہیں آیا کھاتی واتی نہیں ہو کیا اتنا ہلکہ ہاتھ مجھ جیسے انسان کا کیا بگاڑ لے گا  
 ہاں "زین نے ہلکی سی مسکراہٹ سے اسے دیکھتے پوچھا



سوری میں بعد میں آتی ہوں "معذرت کرتی وہ جانے کو پلٹی  
رُکو لڑکی ادھر آؤ "ایک خاتون نے اسے سخت لہجے میں بلایا  
جی آنٹی؟؟ عائدہ خان کو دیکھتی وہ اس خاتون کے پاس آئی  
"مس زائشہ یہ زین شاہ کی فیملی ہے

کیا اس پتھر جیسے انسان نے اپنے گھر شکایت لگائی میری؟ اففف اب کیا کرے گی  
تو زائشہ؟ اس نے دل ہی دل میں بولتے شاہ بی بی کی طرف دیکھا جن کے تیوروں  
سے لگ رہا تھا اپنی آنکھوں سے ہی جان نکال لیں گی

All is well

زائشہ تم نے کچھ غلط نہیں کیا

be brave "

خود کو تسلی دیتے وہ ساتھ پڑھی کرسی پہ ٹک گئی



آنکھوں سے زائشہ سے التجا کی کہ پلینز کچھ مت کہنا مگر اب چپ رہنا زائشہ کی نظر میں  
بے وقوفی تھی

معذرت آنٹی لیکن میں نے آپکے پوتے کو جان سے نہیں مارا جو مجھے ڈرنا چاہیے  
ویسے بھی اگر وہ شاہوں کا چشم و چراغ ہے تو میں بھی خان فیملی کی اک لوتی بیٹی  
ہوں اور جب کوئی غلطی ہی نہیں کی تو ڈر کیسا "زائشہ نے تحمل سے مسکرا کر  
جواب دیا

ٹیچر کا کام ہے اپنے سٹوڈنٹس کو اچھائی کی طرف لانا اگر اس میں تھوڑی سختی  
دیکھائی جائے تو اس میں بھی سٹوڈنٹس کا ہی فائدہ ہے اگر ہم انہیں نہیں روکے  
گے تو وہ مزید بگڑیں گے اور بعد میں ماں باپ ہم ٹیچرز کو برا بھلا کہتے ہیں کہ ہم  
نے کچھ نہیں سکھایا حالانکہ جب کوئی ٹیچر زرا سختی برتے تو آپ لوگ ہی آجاتے  
ہیں کہ ہمارے بچے کو غصہ مت کیا کریں وہ یہ نہیں دیکھتے کہ انکے بچے کی کیا  
غلطی تھی بس بچے کو روتے دیکھ وہ چل پڑتے ہیں شکایت کرنے زندگی بھر کے







Visit For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com) Page 73  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

آج تیری سیلج سن کہ مجھے بھی بچے یاد آ رہیں ہیں "سحر نے گہری سانس بھرتے  
کہا تو زائشہ نے حیرانی سے اسے دیکھا  
کس کے بچے؟؟؟

میرے اور میرے بچوں کے ابا کہ "سحر نے شرماتے ہوئے کہا اگر اسکے تاثرات  
دیکھ لیتی تو اس طرح نہ کہتی

کمینی تم نے شادی کر لی اور تو اور بچے بھی پیدا کر لیے اور تم نے مجھے نہیں بتایا  
دوب مرو تمہیں زرا شرم نہ آئی کم از کم بتا ہی دیتی میں نے کون سا تم سے مٹھائی  
مانگ لینی تھی ویسے اگر مانگتی بھی تو تم نے کونسا مجھے کھلا دینی تھی ایک نمبر کی  
کنجوس جو ٹھہری دفع بات نہ کرو "زائشہ نے اسکے کندھے میں ملے مارتے کہا تو  
سحر ایک دم سے پڑنے والی افتاد پہ بھونچکا کہ رہ گئی

اووو بی بی میری بھی سن لو اپنی ہی ہانگتی جا رہی ہو میں اپنے فینوچر کے بچوں کی  
بات کر رہی تھی اور مجھے خیالوں میں ہی اپنے سیاں جی نہیں ملے اور تم حقیقت

اوہ اچھا مجھے لگا کہ

ہاہاہاہاہا ویسے ماننا پڑے گا ایکٹنگ اچھی کرتی ہو "وہ ہنستے ہوئے بولی تو سحر نے  
اسے گھورا پھر خود بھی ہنسنے لگی

وہ ہنس رہی تھی یہ جانے بغیر کہ وقت ہمیشہ ایک سا نہیں رہتا نا جانے کیا ہونے والا تھا انکی زندگی میں



شکر شاہ بی بی پنچی کو سمجھ گئی "شاہین شاہ نے مسکرا کہ کہا تو وہ دونوں بھی  
مسکرائی

—\ لیکن آیا آپ کیوں محنت کریں گی میں

آپ روز ہی کرتی ہو نہ آج میں کر لیتی ہوں "اگر پٹیا شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سر ہلا گئی اور دونوں کچن کی طرف بڑھی



بیگم "مرزا صاحب نے گھر میں آٹر ہوتے اونچا بلایا  
جی جی آگئے آپ کھانا لگاؤں؟" مسسز مرزا نے ان سے بیگ لیتے کہا  
نہیں آج باہر چلتے ہیں کچھ وقت گزارنا ہے سب کے ساتھ راستے سے زالشہ اور  
ولید کو بھی لے لیں گے "مرزا صاحب نے انکے ہاتھ پکڑتے کہا تو مسسز مرزا نے  
اثبات میں سر ہلایا

"چلیں میں تیار ہو کر آتی ہوں

نہیں زیادہ ٹائم نہیں ہے آپ ایسے ہی چلے آجائیں "مرزا صاحب نے جلدی سے  
کہا اور مسسز مرزا نے حجاب اوڑھتے گاڑی میں جا بیٹھی  
خیریت ہے آپ کافی جلدی میں لگ رہیں ہیں "انکو فاسٹ ڈرائیونگ کرتے دیکھ  
مسسز مرزا پوچھے بغیر نہ رہ سکی

ایک آخری بار اپنے بچوں سے ملنا چاہتا ہوں "مرزا صاحب نے بے تاب سے کہا تو  
مسسز مرزا نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا





Visit For More Novels : [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com) Page 79  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)





زائشہ کیا ہوا آپکو رو کیوں رہی ہو "اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ زین نے بے ساختہ پوچھا وہ تو اسے ہمیشہ خوش دیکھنا چاہتا تھا

کچھ نہیں ایسے ہی "زائشہ نے زبردستی کی مسکان ہونٹوں پہ سجاتے کہا کیونکہ وہ خود ہی اپنے آنسوؤں کی وجہ نہیں جانتی تھی زین نے اس کے جھوٹ بولنے پہ لب بھینچے

ہمیں چھوڑ کے جا رہیں ہیں نہ اسی لیے اداس ہو گئی ہیں "میر نے زین کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے کہا زین اسکا ہاتھ جھٹکا زائشہ کہ ہنسنے مسکرانا پہ اسکی آنکھوں میں جو نرم سا تاثر آتا تھا اسکی روتے دیکھ سرخی مائل کالی آنکھوں کا سرد پنا لوٹ آیا تھا

ابھی وہ کچھ کہتی کہ اسکا موبائل رنگ ہوا دیکھا تو اس کے بابا کی کال تھی





Visit For More Novels : [www.urduromelbank.com](http://www.urduromelbank.com) Page 84  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

مجھے با-بابا پاس لے چلو پلے-رز "کوئی اور وقت ہوتا تو اسکے خود سے مخاطب کرنے پہ وہ تھوڑا نخرے کرتا لیکن ابھی تو اسکا محبوب ہی تکلیف میں تھا وہ کیسے کچھ کر سکتا تھا

آجائیں "اسکا ہاتھ چھوڑتے اس نے سحر کو اشارہ کیا تو وہ بھی انکے پیچھے ہولی وہاں کھڑا ہر شخص زائشہ کے لئے صبر کی دعائیں کر رہا تھا

یا اللہ ایسا کچھ نہ ہو ورنہ زائشہ عائہ خان نے آسمان کی طرف دیکھتے کہا



"سر

میٹنگ کے بعد "میٹنگ روم میں جاتے ولید کے سیکرٹری نے نے لرزتی ہوئی آواز میں کچھ بتانا چاہا مگر ولید کہتا میٹنگ روم میں چلا گیا



پولیس نے کافی جدوجہد کے بعد مرزا صاحب اور مسسز مرزا کی لاشیں ڈھونڈ نکالی تھیں لیکن وہ دیکھنے کے قابل نہیں تھیں ان پہ سفید کپڑہ ڈالے وہ ایبولینس میں انہیں مرزا ہاؤس لے جانے کیونکہ وہاں موجود سب لوگ انہیں جانتے تھے سب ہی انکی موت پہ افسردہ تھے



اما اس نے گھر میں قدم رکھتے ہی اونچی آواز میں بلایا مگر کوئی ہوتا تو آتا نہ گھر ایک دم سنسان پڑا تھا ایسے لگ رہا تھا جیسے یہاں کی ہر چیز غمگین تھی وہ زار و قطار رونے لگی پورے گھر میں اسکی رونے کی آوازیں گونج رہی تھیں جیسے وہ بھی اسکو روتے دیکھ رو پڑی ک

ہوں

زین کا دل پسچ رہا تھا اسکو اس طرح روتے بلکتے دیکھ کر جب مزید برداشت نہ ہوا تو اٹے پاؤں واپس گاڑی میں بیٹھتے گاڑی بھگالے گیا

یہ کیا "ایمبولینس کی آواز پہ وہ بچ

سہم سی گئی سحر نے اسے پکڑ رکھا تھا ورنہ وہ اب تک زمین بوس ہوتی  
کچھ لوگ انکی میت کو اندر رکھ کر گئے ہوا تیز ہو گئی تھی جیسے ابھی بہت کچھ باقی تھا  
ابھی صرف طوفان نے اپنی جھلک دیکھائی تھی

تیز ہوا نے انکے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو زائشہ کے پیروں تلے زمین کھسکی اتنی بری  
حالت یہ ایکسیڈینٹ تو نہ تھا

بابا ماما "دل میں جو ایک امید تھی وہ بھی ٹوٹ گئی تھی انکو پکارتی وہ دھاڑے مار  
کے رونے لگی

\*    \*

آجاؤ زین تم بھی کھالو کھانا "شاہ بی بی نے کہا تو وہ سست قدموں سے انکے پاس آیا  
کیا ہوا میرے شیر کو؟ اسکا اتر اچہرہ دیکھ شاہ بی بی نے پیار سے پوچھا



اللہ اس بچی کو صبر دے کتنی پیاری بچی ہے دکھ بہت بڑا ہے اسکا شاہ بی بی ہم چلیں گے اسکے گھر "مہناز بیگم نے دکھ سے کہا تو انہوں نے سر ہلایا



تقریباً ایک ڈیڑھ گھنٹے بعد ولید میٹینگ سے فری ہوا اپنے ٹائم دیکھا تو تین بج رہے تھے

"اوہو بابا نے کہا تھا لچ ساتھ کریں گے اور پرنسز بھی ناراض ہو کے بیٹھی ہوگی  
آفس سے نکلتے ولید نے گاڑی میں بیٹھتے مسکراتے لہجے میں کہا یہ جانے بغیر کہ  
کتنی بڑی آفت ٹوٹ پڑی ہے اس پہ دنیا اُجڑ گئی اسکی

یہاں اتنی بھیر کیوں لگی ہے "اپنے گھر کے باہر گاڑیاں اور لوگوں کو روتے دیکھ  
اسے سختی سے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا

یا اللہ خیر "لرزتے دل کے ساتھ وہ گاڑی سے نکلا اور اندر کی جانب قدم بڑھائے  
بابا بابا نہ کریں نہ میں پکا آپ سے ناراض نہیں ہونگی اٹھو نہ ، بابا آپنی بیٹی کو سنے نہ  
ورنہ میں ناراض ہو جاؤ گی پھر آپ مناؤں گے تب بھی نہیں مانوں گی ماما آپ بولو  
نہ بابا کو ایسے کیسے مجھے اکیلا چھوڑ سکتے ہو آپ ماما آپ ناراض ہو نہ کیونکہ میں آپکی  
بات نہیں مانتی میں سب باتیں مانوں گی پر پر آپ اٹھو بتاؤ نہ میں کیا کرو بابا  
ماما " "وہ روتے ہوئے کبھی مرزا صاحب اور کبھی مسسز مرزا کے پاس جا کہ منتیں  
کرتے آخر میں چیخی اسکی درد بھری چیخیں مرزا ہاؤس کی درو دیوار ہلا رہی تھی ہر آنکھ  
نم نظروں سے اسکی دیوانوں جیسی حالت دیکھ رہی تھی

گھر میں قدم رکھتے ہی زائشہ کے الفاظ سن وہ ہل ہی نہ سکا کیا اسے ہر دھوپ  
چھاؤں سے بچانے والے اب اسکے پاس نہیں رہے ضبط سے سرخ آنکھوں سے وہ  
زائشہ کے پاس آیا

بھائی بھائی دیکھو نہ ماما بابا اپنے ساتھ پرینک کر رہے ہیں انکو بولو نہ یہ پرینک  
میری جان لے لے گا بولو نہ انکو مر جائے گی انکی ڈول , انکو ٹولی بس کریں نہ  
"میری بات نہیں سن رہے مجھ سے ناراض ہیں آپ بولو

ولید کو جھنجھوڑتے وہ اپنے حواس میں نہیں تھی

" زائشہ بچے یہ پانی پیو

نہیں پینا مجھے پہلے ماما لادیتیں تھی اب بھی لادیں ماما اٹھو نہ پلیززززز " وہ گلاس  
دور پھینکتی چیخی ولید نے زائشہ کو دیکھا جو کسی سے سنبھل نہیں رہی تھی از نے  
خود کو سنبھالا اگر وہ کمزور پڑ جاتا تو زائشہ کو کون سنبھالتا

بس پرنسز نہیں روتے وہ یہی ہیں اپنے پاس "ولید نے اسے خود سے لگایا اور سحر کو پانی لانے کا اشارہ کیا تو وہ جلدی سے پانی لے آئی

"بھائی پھر وہ بات کیوں نہیں کر رہے مجھ سے

کیونکہ وہ ناراض ہیں تم سے، تم اتنا رو رہی ہو حالانکہ ماما بابا نے تو ہمیں صبر کرنا سکھایا ہے نہ وہ تمہیں روتا ہوا بھی تو نہیں دیکھ سکتے ہے نہ؟ ""ولید نے اسے بچوں سے انداز میں سمجھاتے پوچھا تو وہ آنسو صاف کرتے سر ہلا گئی ولید نے اسکو پانی پلایا پھر میت کو اٹھانے آئے تو زائشہ کی چیخنی بے ساختہ تھی

نہیں میری ماما میرے بابا کدھر لے جا رہیں ہیں بھائی ""اس نے روتے ہوئے ولید سے پوچھا جو خود آنسو ضبط کر رہا تھا

عائہ خان اور سحر نے زائشہ کو پکڑا مگر وہ مچلتی بار بار خود چھڑوانے کی کوشش کرتی  
چیح رہی تھی

جب میتوں کو لے کے چلے گئے تو عائہ خان نے محسوس کیا کہ زائشہ کی بوڈی ڈھیلی پڑ رہی ہے سحر نے اسکو پکڑا جو بے ہوش ہو کر گرنے والی  
اما "سحر کا دل دکھ رہا تھا اپنی بہن جیسی دوست کی یہ حالت دیکھتے ہوئے  
کاش وہ سب ٹھیک کر پاتی لیکن یہ تو اللہ کا نظام ہے جو آیا ہے اسے جانا بھی  
ہے

زائشہ کو بیڈ پہ بیٹھتے عائہ خان نے ڈاکٹر کو کال کی وہاں سب موجود سب لوگ اس  
نازک سی لڑکی کے لئے دعا گو تھے جسکی ابھی سے یہ حالت تھی

تدفین کے بعد جب سب وہاں سے چلے گئے تو ولید اپنے ماں باپ کی قبر کے  
درمیان میں بیٹھتا رو پڑا

آپ نے اچھا نہیں کیا اما بابا اب ہم کیسے رہیں گے آپکے بغیر زائشہ کو کون  
سنجھالے گا آپکو پتہ ہے نہ وہ بہت ضدی ہے کسی کی نہیں سنتی "سب کے

بابا اب ہم انات ہو گئے "کہتے وہ انکی قبر پہ سرٹکا گیا جیسے انکے گلے سے لگ گیا ہو  
آپ جہاں ہو خوش رہو میں روز آپ سے ملنے آیا کرو گا "اندر کا غبار نکالنے کے بعد  
وہ سرخ ہوتی آنکھوں سے بولا تبھی اسکا موبائل بجا  
اسلام و علیکم! جی "اس نے کال ریسیو کرتے کہا

ولی ہو سپیٹل اجائیں زائشہ کی طبعیت بہت خراب ہو چکی ہے "فون میں سحر کی پریشانی سے کہا تو وہ ایک نظر قبروں پہ ڈالتا لٹے پاؤں بھاگا

کونسے ہاسپٹل میں بتاؤ میں آتا ہوں "ولید نے گاڑی سٹارٹ کرتے پوچھا سحر کے نام بتانے پہ وہ رش ڈرائیونگ وہاں پہنچا

ولید آدھے گھنٹے سے وہ اندر ہیں ابھی تک کوئی مثبت جواب نہیں ملا "عائدہ خان نے روتے ہوئے کہا

یا اللہ صبر دے کی میں اس آزمائش پر پورا اتر سکوں "ولید نے آنکھیں بند کرتے  
دل میں کہا سحر وہی بیٹھی زائشہ کے لئے دعا گو تھی  
آنی آپ اور سحر جائیں گھر میں ہوں یہی "ولید نے سرد لہجے میں کہا نا جانے کیوں  
اسے انکا رونا فکر کرنا اندر ہی اندر کھٹک رہا تھا  
ٹھیک ہے بیٹا خیال رکھنا اپنا چلو سحر "اسے کہتی وہ سحر سے بولی جو نفی میں سر ہلا  
رہی تھی

"مجھے نہیں جانا میں نے نہیں جانا پلیززز ماں  
میں نے کہا نہ چلو "غصے وہ اسے ہاتھ سے کھینچتی باہر لے گئی  
ولید نے طنزیہ انہیں دیکھا اور اداسی سے مسکرایا  
ماما بابا آپکے جانے کے کچھ گھنٹے بعد ہی ان نام نہاد کے رشتوں نے اپنی اصلیت  
"دیکھا دی پتہ نہیں اور کیا کیا دیکھنے کو ملے گا

کوئی بات نہیں اپنی بہن کے لئے میں خود کافی ہوں ہمیں دنیا والوں کی ضرورت ہی نہیں ہے "وہ دل میں مرزا صاحب اور مسسز مرزا کو یاد کرتے بولا

پیشنت کے ساتھ آپ ہیں؟ اسی وقت ڈاکٹر نے باہر آتے پوچھا

میں اسکا بھائی ہوں کیا ہوا میری بہن کو؟  
دیکھیں پیشنٹ کو گہرا صدمہ لگا ہے آپ جتنا ہوسکے انہیں خوش رکھنے کی کوشش  
کریں ورنہ کچھ بھی ہوسکتا ہے صبح تک انکو ہوش آجائے گا پھر انہیں لے جا سکتے  
ہیں "ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں کہا اور وہاں سے چل دیے ولید نے بامشکل  
خود کو سنبھالا ایک کے بعد ایک غم وہ گہری سانس بھرتے زائشہ کے روم میں گیا  
جہاں اسکا شفٹ کیا گیا تھا

بچے بھائی کو تنگ نہیں کرو میری پرنسسرز تو بہت بریو ہے ابھی اٹھ کہ بولے گی  
بھائی میں ایک فائٹر تھوڑی ہوں جو بریو ہونگی میں تو معصوم سی ہوں سب سے ڈر



جاتی ہوں "وہ اسکے انداز میں بولا مگر وہ تو آنکھیں بند کیے لیٹی تھی اسکی یہ حالت ولید سے دیکھی نہ گئی تو وہ روم سے باہر نکل آیا



اففف میلا بے بی اتنی سی تکلیف برداشت نہیں کر پایا یا اللہ اسکو ہمت دینا ابھی تھوڑے اور درد برداشت کرنے پڑے گے تمہیں اگر اب تمہیں اس حالت میں "دیکھا تو مجبوراً میں تمہیں اپنے پاس لے آؤں گا ہمیشہ کے لیے

اندھیرے کمرے میں بیٹھا وہ شخص زائشہ کے لئے دعا گو تھا اسکی زندگی میں شامل تو وہ کسی اور مقصد سے کیا گیا تھا مگر زائشہ اسکا جنون بن گئی تھی انجانے میں ہی وہ اسے اپنے بہت قریب کرچکا تھا

واپس آگیا ہوں میں تمہاری زندگی میں تھوڑا سا صرف تھوڑا سا اور درد دونگا اسکے بعد خوشیاں ہی خوشیاں "کہتے وہ قہقہہ لگانے لگا وہی تو تھا اسکے زندگی میں طوفان لانے والا تھا

میںلا شونا سوری تمھیں یہاں اکیلا چھوڑ کر جانے کے لئے پر فکر نہیں کرو اب ہمیشہ  
"کے لیے تمھیں اپنے پاس رکھ لونگا اب کوئی آیا راستے میں تو فنا کردونگا اس شخص کو  
کھرکی سے آتی ہلکی سی روشنی میں اسکی تصویر پر ہاتھ پھیرتا وہ عجیب سے لہجے میں  
بولا دیکھتا بولا اسکی

اب تمہیں انا ہوگا اپنے اس ٹھہرکی مجنوں کے پاس "تصویر کو سینے سے لگاتا وہ ہنسا  
 "اور ہنستا چلا گیا"



ابہ مندی مندی آنکھیں کھولی تو خود کع ہو سپیٹل کے بیڈ پہ پایا وہ حیرانی سے یہاں  
وہاں دیکھنے لگی اس نے کچھ یاد کرنے کہ کوشش کی مگت وہ تو کچھ سوچ ہی نہیں  
پا رہی تھی

بھائی ماما بابا؟ وہ اونچی آواز میں بولی



ایسے نہیں کہتے پگلی "اسکی ہنسی نے ولید میں جیسے روح پھونک دی تھی پھر وہ ہنستی ہنستی رونے لگی

بھائی میرا دل کر رہا ہے میں روؤ مجھے بہت خالی سا لگ رہا ہے "" وہ اسکے کندھے پہ سر ٹکا کہ بولی ولید کے دل کو کچھ ہوا وہ سوچ نہیں پا رہی تھی لیکن اپنے دل کا کیا کرتی وہ جو اپنے ماں باپ کو نہ پا کے بے چین تھا

ہم گھر چلے یہ یہی ذات گزرنی ہے "ولید اسکا ہاتھ پکڑتا اسکو لیے ہو اسپتال سے نکلا  
ہم کہاں جا رہیں ہیں؟ کسی انجان راستے کو دیکھ زائشہ نے پوچھا

ماما بابا گھر ہیں نہیں پھر ہم گھر جا کہ انکی کمی فیل کریں گے اسی لیے ہم آج ہی  
ملتان جارہیں ہیں "ولید نے کہا تو وہ سر ہلا گئی





ارے ہمیں تع پتہ بھی نہیں کس کا گندہ خون ہو تم "عائدہ خان نے نخوت سے اسے دیکھتے کہا سحر لڑکھڑائی یہ اسکی زندگی کی حقیقت اتنی بھیانک ہوگی اس نے سوچا نہیں تھا

"پہلے مجبوری تھی تمہیں جھیلنا مگر اب وہ مجبوری بھی ختم مرزا ختم اسکی کہانی ختم انہوں نے قہقہہ لگاتے کہا سحر کے کان سائیں سائیں کرنے لگے تھے جسکو ماں سمجھا وہ ماں نہیں تھی مگر آج تک اس نے اسے پالا تو تمہا نہ اٹھ نکل یہاں سے چل اٹھ "عائدہ خان اسکو بازو سے گھسیٹتے کہا جمع رو رو کہ ساکت ہو چکی تھی

جادف ہو جس جگہ سے تجھے لائے تھے آج اسی جگہ تجھے بھیج رہی ہوں " انہوں نے موسم کو بدلتے دیکھ کہا اور دروازہ بند کرتی اندر چل دی

یہ ہوائیں گواہ ہیں میرے درد کی یہ آندھی جو میری زندگی میں آئی ہے ایک دن جب تم لوگ روؤ گے تو بارش نہیں بلکہ طوفان آئے گا اس دن قبر بر سے گا مجھے برباد کرنے والوں میری دعا ہے تم اس سے بھی بدتر حالات کا سامنہ کرو یا اللہ انصاف کرنا اور جلدی کرنا تاکہ میں اپنی آنکھوں سے ان کو تڑپتا دیکھو "وہ کرب سے کہتی چیخی بارش نے اسکو بھیکا دیا تھا آسمان میں بجلی کرچی جیسے اسکی دعائیں سنی جا چکی ہوں

مکافات علم ضرور ہوگا درد دیا ہے تو اپنی ذات پہ جھیلنا بھی پڑے گا







یہ منظر تھا شاہ حویلی کا جہاں اس وقت سب ہی نیند کی وادیوں کی سیر کو نکلے تھے وہی ایک سایہ یہاں وہاں دیکھتا کوئی چور ہی لگ رہا تھا وہ آہستہ سے دیوار کے ساتھ لگے پائپ پہ چڑھتا کہ مطلوبہ کمرے میں جا کر چوری کر سکے اوپر چڑھتے چڑھتے اسکو جھٹکا لگا جب پوری شاہ حویلی روشنی میں نہا گئی چور صاحب کا ہاتھ بے دھیانی میں پھسلا اور وہ ڈھڑام کی آواز سے زمین کو سلامی دے رہے تھے

چوکیداری کرتا چوکیدار نے چور کو گرتے دیکھ شور مچایا اففف منوس انسان تمہیں اپنی بھدی آواز میں سپیکر پھاڑنا ضروری تھا "کان کو انگلی سے مستلے اس چور نے دل میں کہا چل اٹھ اوو یار اب چھپنے کا کوئی فائدہ نہیں یہ ڈیش انسان تیری مٹی پلید کرچکا ہے "جلتے کڑھتے وہ ہاتھ جھاڑتے اٹھا



وہ اس لیے میر سائیں کہ آپکی حلیہ اور حرکتیں دونوں ہی چوروں والی تھی تو ہمارے چوکیدار کو بھی غلط فہمی ہو گئی "زین نے اپنی ہنسی کو بامشکل کنٹرول کرتے کہا اور پھر سے ہنسنے لگا

بلیک پینٹ شرٹ میں چہرے پر بلیک رنگ لگائے وہ واقعہ چور لگ رہا تھا چلو اندر چل کہ بات کرتے ہیں "ہاشم شاہ نے مسکرا کہ کہا تو میر نے منہ بسورا جسے دیکھ زین پھر سے ہنسا میر نے خود کو ایک سائیڈ پہ رکھتے زین کو دیکھا جو کہیں سے اداس نہیں لگ رہا تھا وہ حیران ہوا تھا اسکو اس طرح ہنستا دیکھ بعد میں پوچھنے کا پکا ارادہ کرتے وہ سب کے ساتھ اندر کی طرف بڑھا



زائشہ تھکان کی وجہ سے کب سے نیند کی وادیوں میں کھو چکی تھی ولید نے اسکی سیٹ نیچے کر دی تاکہ وہ آرام سے اپنی نیند پوری کر سکے ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اسکے موبائل پہ کسی غیر شناسی نمبر سے کال آنے لگی ایک بیل دو بیل تیسری بیل پہ اس نے کال اوکے کر کے بلوٹو تھ سے کنیکٹ کیا

یس ولید اسپیکنگ "وہ آہستگی سے بولا تو سحر کے رکے آنسو پھر بہہ نکلے  
ولی "وہ کہتی پھوٹ پھوٹ کہ رو دی ولید پریشان ہوا اسکے رونے پہ  
یہ سحر کیا ہوا تمہیں کیوں رو رہی ہو ہاں "وہ بوکھلاتے گاڑی سائیڈ میں روکتے  
گاڑی سے باہر نکلا

"ولی میری ہیلپ کرو پلیز

سحر رونا بند کرو اور سہی سے بتاؤ ہوا کہا ہے آنی نے کچھ کہا ہے کیا؟ "اس نے  
گاڑیوں کو دیکھتے سنجیدگی سے پوچھا

"انہوں نے جو کہا وہ تمہیں بعد میں بتاؤں گی ابھی کہاں ہو تم

ہممم ہم ملتان جا رہے ہیں کچھ دن کے لیے "ولید نے پیشانی مسلتے کہا

چلو میں بھی آتی ہو کل ملتان زائشہ کیسی ہے؟

وہ سب کچھ بھول چکی ہے ڈاکٹر نے کہا ہے کچھ دن بعد نارمل ہو جائے گی "وہ

گاڑی کو دیکھتا بولا جس میں زائشہ تھی

یہ سن سحر رونے پھر سے رونے لگی تھی

اللہ غارت کرے ان لوگوں کو جنہوں نے ہماری زندگیوں کو برباد کر کے رکھ دیا ہے

وہ روتی ہوئی بولی ہماری لفظ پہ ولید ٹھٹھکا

سحر کوئی پروبلم ہے تو بتاؤ مجھے "وہ بھانپ تو گیا تھا کوئی پروبلم ضرور ہے جو سحر بتا

نہیں رہی

میری لائف ہی سب سے بڑی پروبلم ہے جب لگتا ہے سب سہی ہونے لگا ہے

"تب ہی سب کچھ غلط ہو جاتا ہے

کملی اداس مت ہو شب میں مشکل نہ ہو تو کون کہے گا اسکو زندگی، زندگی کا دوسرا

نام ہی پروبلم ہے ویسے ماشاء اللہ تم دونوں کی عادت ہے پروبلم سولو کرنے کی

بجائے اس سے بھاگنا "وہ ماحول کو ہلکا پلکا کرنے کے لیے بولا تو سحر نے تیوری

چڑھائی

کس نے کہا وہ خود ہو جاتی ہے ہم نے کچھ نہیں کیا اور بھاگنا ہماری عادت میں شامل نہیں سحر نے اکڑ کر کہا تو ولید نے مصنوعی قہقہہ لگایا  
ہاں بالکل تم لوگ نہیں بھاگتی تمہاری روحیں بھاگ جاتی ہیں ہا ہا "ولید نے اسکا مزاق بنایا تو سحر نے بغیر کچھ کہے کال کاٹ دی کیونکہ جو وہ کہہ رہا تھا غلط بھی تو نہیں تھا

ولید پلٹا تو اسکے پیروں تلے زمین کھسکی



اندھیرے کمرے میں سگریٹ کا دھواں پھیلائے وہ شخص کوئی دوسری ہی مخلوق لگ رہا تھا

آنکھیں بند کی تو اسکی یادوں کے پردے آنکھوں میں لہرائے

اوو ہیلو مسٹر آنکھیں خراب ہیں تو ادھر ادھر سر مارنے سے بہتر ہے کہ آپ ڈاکٹر کے پاس جاکہ اپنا علاج کروائیں "زائشہ غصے سے نتھتے پھولا کر بولی چھوٹی سی ناک غصے سے سرخ ہو رہی تھی

مقابلہ مڑ کر اچھا خاصا سنانے کا ارادہ رکھتا تھا مگر اسکو دیکھ وہ رکا  
ناجانے کہاں کہاں نہیں ڈھونڈتا تھا اسے اور وہ یہاں ایک گاؤں میں ملی تھی اسے  
کیا دیکھ رہیں ہیں آپ سوری کریں مجھے "اسکو اپنی طرف دیکھتا پا کر زائشہ نے اسکو  
گھورتے کہا مقابلہ کے گارڈز آگے بڑھنے لگتے اسکے اشارہ کرنے پہ لب بھینچتے رکے  
ایک تو غلطی ان میڈم کی تھی اوپر سے غصہ وہ اس شخص پہ ہو رہی تھی  
"زائشہ چل نہ کیا مسئلہ ہے غلطی تیری ہے تم نے گاڑی رونگ سائیڈ  
"تم چپ کرو اور آپ چلیں سوری کریں مجھے جانا ہے پھر



میں بھڑپائی کرنے کو تیار ہوں بٹ سوری نہیں بولو گا "اس نے اپنی سحر میں جھکڑ لینے والی پر سینلٹی پہ دھیمی سی آواز میں کہا سحر نے حیرت سے اس شخص کو دیکھا جسکی آواز اتنی دھیمی تھی کہ صرف زائشہ سن سکتی

پیسے کا رعب نہیں دیکھاؤ بس سوری کردو "اس نے احسان کرنے والے انداز میں کہا تو مقابل کے ہونٹ گہری مسکراہٹ میں ڈھلے

اگر اس نے سوری کردی تو آج تمہیں میری طرف سے ریٹ پکی "سحر پھر اسکے کان میں گھس کے بولی تو زائشہ کی آنکھیں چمکی اب تو سوری کروانا اور ضروری ہو گیا تھا

کر لیں سوری "زائشہ نے کہا تو اس شخص نے نفی میں سر ہلایا زائشہ نے ہونٹ لٹکائے اسے دیکھا آنکھوں میں جو چمک تھی وہ مانند پڑنے لگی تھی سوری "اسکے جانب جھکتے اس نے اسکے کان میں ایسے کہا کہ سحر سن سکے اسکے اس طرح کرنے پہ زائشہ تھمی

"ٹھہرکی" دور ہوتے اسنے غصے سے کہا اور سحر کا ہاتھ پکڑتی وہاں سے بھاگی

ہونٹوں پہ مسکراہٹ تھی آنکھیں کھولی تو ان میں موجود چمک اسکے کچھ کرنے کی  
گواہی دے رہیں تھی

ہوا کی تیزی سے کھڑکی سے پردے ہٹے تو کمرہ تھوڑا روشن ہوا  
وہ کمرہ کمرہ نہیں فوٹو ایلم لگ رہا تھا ہر جگہ اسکی تصویریں اسکی پینٹنگ کہی وہ ہنس  
رہی کہی غصہ تھی اور کہی منہ بگاڑ رہی تھی

ہر نئے دن کے ساتھ اسکی ایک تصویر اس روم میں لگتی تھی  
انتظام نہیں ہو رہا کیا کرو شونا تمہارا یہ ٹمھر کی بس تمہارے لئے خاموش ہے ورنہ کب  
کا میری شونا میرے پاس ہوتی لیکن تمہارا یہ جو چڑیا جتنا دل ہے نہ میں اس سے  
ڈرتا ہوں

وہ مسکرا کہ بولا تو چھناک سے زائشہ کا ڈر سے اسکا بازو پکڑنا یاد ہے

اب برداشت سے باہر ہے انتظار "وہ کچھ سوچ کہ بولا اور ہنسا



ولید واپس مڑا تو دیکھا ایک ٹرک نے اسکی گاڑی کو ٹکر ماری اور اسکی گاڑی کلابازیاں کھاتے دور جاگری

پیٹرول پھیلنے کی وجہ سے وہاں کچھ ہی سکینڈ میں آگ بھڑک اٹھی ولید جب تک وہاں پہنچا ہر طرف آگ پھیل چکی تھی وہ جلتی گاڑی کے قریب جانے لگا تو وہاں موجود لوگوں نے اسے بازوؤں سے پکڑ لیا

چھوڑو میری بہن "انکے ہاتھ جھٹکنے کی کوشش کی مگر وہ لوگ بہت زیادہ تھے گاڑی جل کے کوئلہ بن گئی تو ولید

وہ گھٹنوں کے بل وہاں ہی گر پڑا کل اور آج کا دن اسکے لیے کسی قیامت سے کم نہیں تھا

کل اسکے ماں باپ اسے چھوڑ گئے تھے اور آج اسکی جان سے پیاری بہن اسے تنہا چھوڑ گئی تھی

وہ رو نہیں رہا تھا بلکہ وہ تو اندر سے تڑپ رہا تھا

اردگرد لوگ جمع ہو چکے تھے وہ سب سرگوشیوں میں کچھ باتیں کر رہے تھے

کاش میں باہر نہ نکلتا گاڑی سے تو میں بھی اسکے ساتھ اس دنیا سے چلا جاتا سوری بابا میں اسکو بچا نہ پایا

وہ آٹھ کمر ساتھ کھڑی مسجد میں داخل ہوا

تمجد پڑھ کر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو ایک دو آنسو بغاوت کرتے نکل پڑے



بھائی یہ چور ہے تو اسکی پٹائی کیوں نہیں کی آپ رملہ اوو رملہ زرا جاڑو لانا چور کو پیٹنا ہے "شرارت سے کہتے اس نے ملزمہ کو آواز دی

جو بھاگتی بھاگتی لے جاڑو لے آئی اور بنا میر کی شکل دیکھے ایک دو جاڑو اسکی کمر میں دے ماری

ہائے ڈھاڑاؤے "میر نے کمر پہ ہاتھ رکھا تو اب کی بار وہاں موجود سب نے قہقہہ لگایا

ساری ساری میر سائیں چور کہاں ہیں بی بی , مجھے دیکھائیں ایسی دھلائی کروں گی کہ آئندہ چھوری کا سوچے گا بھی نہیں "رملہ نے علیینہ سے پوچھتے کہا تو ضبط کرتی علیینہ کا قہقہہ پھر سے ابل پڑا

اسب کو ہنستے دیکھ میر نے منہ بگاڑتے شاہ بی بی کو دیکھا تو انہوں نے اپنی چھڑی اٹھائی اور زین اور علیینہ کی کمر میں ماری

کمبختوں ہنسنے کی بجائے دیکھو بچہ کیسے مرجھا سا گیا ہے چلو جاؤ بچے تم منہ دھو آؤ اور بہو جا جا کے اسکے لیے جوس لے آ "انکو گھر کتے شاہ بی بی نے میر اور مہناز بیگم سے کہا

علینہ جآ تولیہ اٹھا دے میر کو "میر کو جاتا دیکھ شاہ بی بی نے علینہ سے کہا تو وہ سر ہلاتے اسکے پیچھے گئی

"یہ لو میر

لینہ مجھے کچھ سی نہیں لگ رہا "میر نے منہ پونچھتے کہا تو علینہ نے اسے نا سمجھی سے دیکھا

زین کا بیہور دیکھا ہے زائشہ کے ساتھ اتنا سب ہو گیا اور وہ آرام سے بیٹھا ہے اور قہقہے لگا رہا ہے "میر نے کہا تو علینہ نے نظریں چرائی اسکا اس طرح کرنا میر کو ٹھٹھکا گیا

"تم محض سے کچھ چھپا رہی ہو نہ ؟

"میر نہی نہیں

آواز کیوں لڑکھڑا رہی ہے تمہاری میری بات سنو میری جان اگر غلط کو چھپاؤ گی تو تم بھی غلط کہلاؤ گی اور ویسے بھی ہم میں کچھ بھی سیکرٹ نہیں رہتا چلو شاباش بتاؤ مجھے ایسی کیا بات ہے جو تمہیں مجھ سے نظریں چورانی پڑی "تو لیے کو سائیڈ میں رکھتے میر نے اس کے ہاتھ پکڑتے پوچھا تو علینہ نے اپنے ہونٹ کانٹے

پھر کچھ سوچ کہ یولی

کل جب بھائی گھر آئے تو بہت پریشان تھے کھانا بھی سہی سے نہیں کھایا تھا انہوں نے میں جب انکو کھانا دینے روم میں گئی تو بھائی واش روم تھے اور کسی کی کال آرہی تھی مجھے لگا کوئی امپورٹینٹ کال نہ ہو میں نے جیسے ہی موبائل کان





میر "زین آگے بڑھا

ایسا کونسا گناہ کیا تھا اس معصوم نے جو تم نے اس سے اسکے وارث اسکے ماں  
باپ ہی چھین لیے ہاں مجھے لگا اس نے تمہیں بدل دیا ہے مگر میں غلط تھا ارے  
تم نے اسے بدل دیا اسکی زندگی بدل دی تمہارا دل نہ کانپا اسکے ماں باپ کو مارتے  
ہوئے میں پوچھتا ایسا کیا کیا تھا اس نء زین شاہ جو تم نے اسکی زندگی ہی تباہ  
کردی "میر نے غصے دھاڑتے کہا اسے بار بار زائشہ کا رونا گر گڑا نا یاد آ رہا تھا اس نے  
تو اس نازک سی لڑکی کو اپنی بہن مان لیا تھا جسکے دکھ کی وجہ اور کوئی نہیں اسکا ہی  
جگرمی یار تھا



تم رہے ہو اپنی حد میں نہیں نہ تو میں کیوں رہو مجھے لگا میں تمہیں بہت اچھے سے جانتا ہو مگر اب لگ رہا ہے یہ تو وہ زین ہی نہیں ہے یہ تو کوئی آجنبی ہے وہ زین ہی وہ اس طرح کے کام نہیں کرتا تھا جو میرا یار تھا تمہیں پتہ پہلے جب تم غصے ہو کہ بھی کسی کو مارتے تھے تو اس طرح مارتے کہ اسکو کوئی جانی نقصان نہ ہو تب مجھے فخر ہوتا تھا کہ میرا یار کچھ بھی کر سکتا ہے بس غلط کام نہیں کرے گا مگر ادھر بھی تم نے مجھے غلط ثابت کر دیا

آج جو شخص میرے سامنے کھڑا ہے نہ مجھے گھن آرہی ہے خود سے کہ میں نے تم جیسے شخص سے دوستی کی افسوس ہو رہا کہ تمہارے اس وجہیہ چہرے کے پیچھے چھپا وہ بھیانک چہرہ کیوں نہیں دیکھ پایا میں

جسے میر نے بیچ میں ہی روک دیا

زین نے حیرانی سے بیوی لفظ پہ اسے اور اپنی فیملی کو دیکھا

پہلے میری بہن ہے بعد میں ہوگی تیری بیوی "زہن نے غررا کہہ کر کہا اور ہاتھ آگے بڑھایا مگر میر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر موڑ کر اسکی کمر سے لگایا

پہلے میری وائف پھر تیری بہن اور جا رہا ہوں اپنی وائف کو یہاں سے لے کر "میر  
اسکا ہاتھ چھوڑتے علیینہ کا ہاتھ پکڑا اور بغیر کسی کو دیکھے شاہ حویلی سے نکلتا چلا گیا



وہ سو رہی تھی جب انٹرکام پہ کال آئی  
لیس ""سحر نے نیند سے بھری آواز میں کہا  
"میم سر آئے ہیں  
"کون سے سر

میم سر ولید سر آئے ہیں "اس وقت وہ آپکے روم کے باہر ہیں "منیجر نے کہا اور  
انٹرکام رکھ دیا

سحر پوری طرح بیدار ہو چکی تھی جلدی سے اٹھی اور دروازہ کھولا وائٹ شرٹ بلیک پینٹ ماتھے پہ بکھرے براؤن بال وہ بکھرا بکھرا سا بہت وجہیہ لگ رہا تھا ولی آئیں زائشہ کہاں ہے اسے ساتھ نہیں لائے آپ دونوں تو ملتان جا رہے تھے نہ پھر یہاں کیسے؟ "ایک ساتھ کئی سوال تھے

زائشہ کی آ بھی تدفین کر کے آ رہا ہوں "ولید نے سرد لہجے میں کہا تو سحر پہ ایک بار پھر اپنا وجود طوفان کی ضد میں لگا ایک کے بعد ایک درد ولی یہ کوئی حادثے تو نہیں ہو سکتے نہ ہمارا کوئی دشمن ہی ایسا کر رہا ہے ہمارے ساتھ "سحر نے بھگی ہوئی آواز کہا تو ولید نے اسے دیکھا جو بلیک ٹراؤزر شرٹ میں رونے کی وجہ سے سرخ اور سوجی آنکھیں جن میں اداسی کے ساتھ جھلملاتے آنسو گلابی ہوتی ناک اور ٹھنڈ سے نیلے پڑتے ہونٹ اسکی کیا حالت پگڑی تھی چند گھنٹوں میں

پہلے سے کافی کمزور لگی تھی

"اسکو چھوڑو تم بتاؤ آنی نے کیا کہا تمہیں اور تم یہاں کیوں ہو  
انہوں نے مجھے گھر سے نکال دیا کیونکہ میں انکی بیٹی نہیں ہوں "سحر نے تلخی سے  
مسکراتے کہا ولید نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تو سحر نے بتایا جسے سن ولید  
ہم نے غصے سے مٹھیاں بھینچی

میں نے چلو ابھی تم ریسٹ کرو ہم صبح ملتان جائیں گے کچھ ضروری کام نبھانا ہے "ولید نے نرمی سے کہا

"اپ کہاں جا رہیں ہیں ؟

ڈونٹ وری ساتھ والے روم میں ہوں "اور روم سے نکلا سحر نے ساری کھڑکیاں  
دروازے بند کرتے بیڈ پہ آئی اور زائشہ کے بارے میں سوچتے اسکی آنکھیں بھیگ  
گئی



اللہ جی کیا ساری آزمائشیں اور مشکلات کا سامنا ہم ہی کریں گے "ایک دو دنوں میں ہی اس ظالم دنیا نے اپنی تھوڑی سی حقیقت ہم پہ واضح کی ہے تو ہماری یہ "حالت ہے یا اللہ آگے مدد کرنا

ابھی کچھ اور سہنے کی سقت نہیں ہے پلیززز "روتے ہوئے کہتی وہ کب سوئی اسے  
ہستہ ہی نہ چلا



ابہ اس نے آہستہ سے آنکھیں کھولی سر میں ٹھیسے اٹھ رہی تھی ایک ہاتھ سے سر کو دباتے اس نے ادھر ادھر دیکھا مگر یہ کیا وہ تو کسی عالیشان کمرے میں موجود تھی وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی





اسلام و علیکم ! کرسی پہ بیٹھتے زائشہ نے کہا تو آنہوں نے سر ہلا کہ جواب دیا  
کیا کھانا پسند کریں گی آپ ؟ " وہ نظریں جھکا کہ بولی

بریانی "اس نے کہا تو آنہوں نے اسے بریانی سروو کی اور ہاتھ باندھ کھڑی ہو گئی  
"سر نے کہا تھا آپ کھانا اور میڈی لے کے سو جائے گا وہ صبح آپ سے ملے گے  
زائشہ کی بات ابھی منہ میں تھی کہ وہ اس انٹی نے کہا تو زائشہ نے سر ہلایا

کھانا کھانے کے بعد وہ اٹھی اور ارد گرد چکر لگانے لگی



زائشہ روم میں ہی بیڈ پہ لیٹی کیونکہ اسے بہت نیند آرہی تھی

شاید اسکے جوس میں نیند کی دوا ملائی گئی تھی



ہم لٹا دیں گے ساری-----چاہت تم پر  
اس شرط پر کہ جمع تفریق نہیں کرو گے



میر کمرے میں آیا تو وہ پریشان سی بیٹھی تھی اسکو دیکھ مسکرایا اور سنجیدہ ہوتے  
اسکے پاس سر پہ پہنچا

اٹھو اور چائے بنا کہ لاؤ "میر نے سرد لہجے میں اسے دیکھتے کہا تو علیینہ نے حیرت  
سے منہ کھول کے اسے دیکھا

اوووو جی سیاں جی زیادہ سر پر نہیں چڑھو او کے مانا کہ تمہارے گھر ہوں لیکن بھولو  
مت بی گھر جتنا تمہارا ہے اس سے کئی گنا زیادہ میرا سمجھے کہ نہیں "" پھاڑ کھانے  
والے لہجے میں کہتی وہ اسکے قہقہے کا سبب بنی

پاگل واگل ہو کیا جو پاگلوں کی طرح ہنسے جا رہے ہو "میر کو ہنستے دیکھ وہ اسکو  
گھورتے ہوئے پوچھنے لگی تو وہ سنجیدہ ہوا





اہہ ظالم عورت چھوڑو میرے بال آہہ کچھ شرم کرلو دو دن کے شوہر کے ساتھ  
"کوئی اس طرح پیش آتا ہے بھلا

تم نے ہی کہا ہے نہ شادی کے بعد شرم کرنی کے تو تمہارے ہی کہے پر عمل  
کر رہی ہوں "علینہ نے اسکی چیخ و پکار کو نظر انداز کرتے اور زور سے اسکے بالوں کو  
کھینچنے لگی

سوری سوری لینے یار میرے باپ دادا کی توبہ جو تم لڑکیوں سے بحث کریں "میر  
نے دہائی دیتے کہا تو علینہ کو کچھ رحم آیا

مجھ سے پنگا مت لیا کرو جب پتہ ہے تم نے ہارر جانا ہے ہنہ آئے بڑے چائے  
بناتے دو "علینہ نے اسکے بال چھوڑتے اسکی نقل اتاری



ویسے ایک بات ہے جو ہم میں سب سے الگ ہے "میر نے سنجیدگی سے کہا لیکن آنکھوں میں واضح شرارت ناچ رہی تھی

و وہ کیا "علینہ نے اپنے ہاتھوں کو دیکھتے پوچھا

دوسرے شوہر جب اپنی وائف کے پاس جاتے ہیں تو وہ سر سے لے کر پاؤں تک سرخ پڑتی ہیں اور یہاں میری بیوی ہے جو پہلے تو شرماتی نہیں لیکن جب شرماتی ہے تو اسکا صرف ناک ہی سرخ ہوتا ہے "میر نے ہونٹوں کو دباتے مسکراہٹ کو چھپا کے کہا علینہ جو سوچ رہی تھی کوئی پیار محبت والی بات ہوگی اسکی اتنی عجیب و غریب بات سن کے الجھی جب بات سمجھ آئی تو تکیہ اٹھا کہ اسے دے مارا





Visit For More Novels : [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com) Page 143  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)





ظالم جس کو وہ پاگلوں کی طرح چاہتی تھی جو اسکو چھوڑنا جانے کہاں گم ہو گیا تھا آج اس طرح اسکا ملنا اسے لگا وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے

وہ جانتا تھا اسکی حالت ، اسکا چہرہ اپنی جانب کرتا وہ اسکی اشک بہاتی آنکھوں پہ جھکا اسکے چہرے کے کو اپنے لبوں سے چھوتے وہ اسے اپنے ہونے کا یقین دلانے لگا

اسکے دل پہ ہاتھ رکھتے اس نے اسے پیچھے کرنا چاہا مگر اب جدائی اسے کہاں برداشت تھی

وہ پیچھے ہوتے اسے خود میں بھیج گیا زائشہ اسکی گردن میں منہ چھپاتی پھر سے رونے لگی تھی جیسے سارے دکھ سارے درد جو اسکے بنا سے تھے اس نے اپنے آنسوؤں کے ذریعے اسے بتانے تھے

تم . تمہیں پتہ ہے می . میں نے تمہیں ک کتنا مس کی کیا " وہ آنسو اسکے کالر سے صاف کرتی بولی

اس نے صرف <sup>ہمممممممم</sup> کہنے پر ہی اکتفا کیا جیسے اسے بولنے کا موقع دے رہا ہو کہ  
آج تم بولو میں سنتے ہی جاؤ گا

وہ اسکے گلے سے لگی ایک ایک کر کے اسے سب بتاتی چلی گئی کبھی شکوہ کرتی تو  
کبھی رونے لگتی

جسے وہ اسکی کمر سہلاتے ہوئے سن رہا تھا وہ جانتا تھا وہ بہت کچھ بھول چکی ہے  
اسی لیے الجھی ہوئی ہے وہ درد میں تھی تو وہ کونسا خوش تھا وہ اسکے ہر درد میں  
برابر کا شریک تھا



اووو جناب آپ انسان ہو یا نہیں یہ تو نہیں پتہ مجھے مگر دیکھو تمہارے ساتھ بیٹھی یہ بندی ایک نازک سی انسان ہے "سحر نے اسکو دیکھ معصومیت سے کہا تو ولید نے آئبرو اچکا کہ اسے دیکھا کہ اب اس بات کا مطلب

مجھے بھوک لگی ہے کچھ کھانے کو ملے گا یا بھوک ہر تال کروانی ہے "سحر نے پیٹ پکڑ کر کہا

بس پہنچ گئے ہم وہاں کھانا بیڈی ہے جو دل کرے وہ کھا لینا اوکے "ولید نے سنجیگی سے کہا تو سحر نے سر ہلا دیا

"ولی اب کیا سوچا کیا کریں گے



اس نے قریب جاکہ دیکھنا چاہا  
پہلے کھانا کھالو "ولید کے کہنے پہ وہ اس خوبصورت سی جگہ کو دیکھنے کا سوچتی وہ اندر



اداس تھے وہ پرندے بھی جو کل شام کو  
لوٹے تیرے شہر سے

شاید ان کو بھی منزل نامی ہم بد نصیبو کی طرح



زین کو جیسے ہی پتہ چلا کہ زائشہ اب اس دنیا میں نہیں رہی اسے عجیب سے  
احساس نے گھیر لیا تھا

میں تو ویسے بھی اسکو مارنا چاہتا تھا پھر مجھے کیوں ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے میں  
نے اسکے ساتھ غلط "زین" نے جھنجھلاتے ہوئے سوچا

زین شاہ کچھ غلط نہیں کر سکتا، اس نے مجھے مجبور کیا تھا، ورنہ مجھے تو وہ اچھی لگی  
تھی میں اسے درد تو نہیں دینا چاہتا تھا پھر کیسے مجھ سے یہ سب ہو گیا، میں نے  
اسے اپنی محبت وہ ٹھٹھکا اپنے ہی الفاظ پہ "محبت" کیا اسے محبت تھی زائشہ سے  
اگر تھی تو اس نے کیوں اسے درد دیا اسکے ماں ٹاپ اس سے چھین کے اسے  
سب سے بڑا درد دے دیا





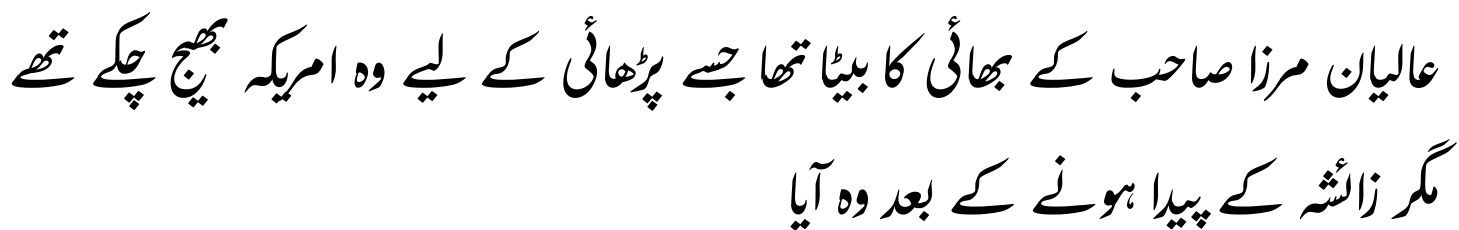


زین نے تو جزبات میں آکر اسکے ماں باپ کو مروایا تھا مگر ماسٹر ماسٹر تو عائہ خان  
تھی اس نے زین کو ایک موہرے کی طرح استعمال کیا تھا  
وہ تیش میں شاہ حویلی سے نکلا



Visit For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com) Page 154  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

مجھے ڈر لگتا ہے اب لوگوں سے



وہ اس چھوٹی سی گریٹا کا اتنا عادی ہو گیا کہ اسکا واپس جانے کا دل ہی نہیں کرتا تھا  
مگر مرزا صاحب نے زبردستی اسکو واپسی بھیجا



تو زائشہ نے رو رو کہ اپنی حالت بھوتنی جیسی بنالی تھی ایک سال بعد جب اسکی واپسی ہوئی تو ناجانے ایسا کیا ہوا کہ مرزا صاحب نے اسے سب دور ہو جانے کا بولا

""ناجانے وقت کیسا کھیل کھیلنے والا تھا؟



عالی کہیں گھومنے چلتے ہیں نہ "وہ ناشتے کے بعد لان میں پرانی یادیں تازہ کر رہے تھے تبھی زائشہ نے پیچھے سے اسکے گلے لگتے کہا عالی نے اسکے ہاتھ اپنے سینے پہ محسوس کرتے ٹھنڈی سانس خارج کی اور اسکے ہاتھ پکڑتے اسکے اپنے سامنے کیا

شونا میرا ضبط نہیں آزمایا کرو ورنہ تمہارے لیے مشکل ہو جائے گی نہ "عالی کا اشارہ اسکے گلے لگانے کی طرف تھا زائشہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

"تمہیں پتہ ہے مجھے تمہاری آنکھیں بہت پسند ہیں

جانتا ہوں "وہ اسکو دیکھتے بولا

کیسے میں نے تو کبھی نہیں بتایا پھر\"\_ اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

کیونکہ آنکھیں دل کا منظر پیش کرتی ہیں اور تم میرے دل کی ملکہ ہو" کہتے وہ جھکا اور اچانک ہی اسکے لبوں پہ جسارت کرتے وہ پیچھے ہوا چند سکینڈ کا کھیل تھا زائشہ نے حیرانی سے آنکھیں وااا کیے اسے دیکھا اور شرم سے سرخ ہوتی اسکے پاؤں پہ پاؤں رکھتی اسکی گردن میں منہ چھپا گئی

ہاہاہاہاہا "عالی نے قہقہہ لگایا تو زائشہ نے اسکے بازو پہ مکا مارا جبکہ ہونٹوں پہ شرمیلی سی مسکراہٹ تھی

عالی ایک بات بتاؤ تم جب گئے تو ایک بار بھی تمہیں میری یاد نہ آئی ایسے تو بڑے دھڑلے سے کہا تھا زائشہ میری ہے کسی کی نہیں ہو سکتی ہاں "وہ بھاری آواز کرتی بولی اور اس سے دور ہٹتی وہ پاس لگے جھولے پہ بیٹھی

عالی نے سرد نظروں سے اسکا ہونا دیکھا اسکو کمر سے پکڑ کر اپنے ساتھ لگاتے وہ اندر کی طرف بڑھا

مجھے جھولے لینے ہیں چھوڑو "زائشہ نے اسکی گرفت میں مچلتے کہا

"زیش میری جان مجھ سے دور ہو کہ تم کیوں خود کو اذیت میں دکھلینا چاہتی ہو ہاں وہ گرفت مضبوط کرتے بولا تو زائشہ بالکل اسکے ساتھ آ آ لگی

مجھے درد ہو جائے گا عالی چھ . چھوڑو " زائشہ نے اسکے ہاتھ ہٹانے چاہے مگر اب کہاں ممکن ہے

چھوڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا دو سال پورے دو سال تم سے دور رہ کر جو اذیت میں نے سہی ہے وہ میں اور میرا رب جانتا ہے ، اب تمہیں کوئی بھی مجھ سے دور نہیں کر سکتا اگر کسی نے کوشش بھی کی تو اپنی موت کو ترسے گا وہ شخص لہجے میں آگ سی تپش لیے وہ عجیب سی جنونیت لیے بولا "



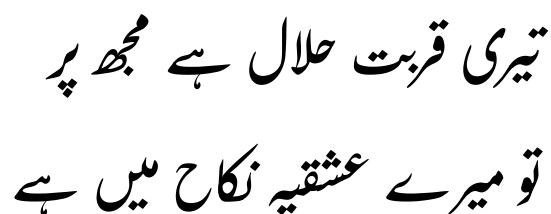
اسکی سخت سے سخت ترین ہوتی گرفت اور اسکی جنونی سرگوشیوں کو سنتے وہ ڈر سے  
کاپنے لگی تھی

آیم سوری سوری زیش ٹھیک ہو تم سوری شونا "زالشہ کا کانپنا محسوس کرتے عالی  
نے اسکو اپنے مضبوط بازوؤں میں اٹھایا اور اندر کی طرف بڑھا اس نے خود کو ڈپٹا کیا  
ضرورت تھی اس طرح بولنے کی مگر یہ اسکے اختیار میں ہی کہاں تھا وہ اسکے معاملے  
میں شروع دن سے تو جنونی تھا



شاہ حویلی میں سب اپنے کاموں میں مصروف تھے مہناز بیگم اور گریٹا شاہ کچن میں  
تھی شاہین بیگم علیینہ کے بارے میں سوچ کہ ہلکان ہو رہی تھی اور ساتھ زین کی  
فکر بھی لاحق تھی

اگر زین کسی کو برباد کیا تھا تو اسکا خاندان بھی اسکی غلطی کی زد میں آیا تھا جہاں قہقے ہوتے تھے وہاں اب سکوت چھایا تھا جیسے یہاں کوئی آبادی ہی نہ ہو





یوں ندیدوں کی طرح مت دیکھو "اسکی ایکسرا کرتی نگاہوں کو دیکھ وہ مزید کنفیوز ہوئی  
تھی

"کیوں جی میری بیوی ہے میری مرضی ہے جو مرضی کرو تمہیں کیا آفت پڑی ہے وہ اسکو پیار بھری نظروں سے دیکھتے بولا وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی

پل پلیرز میر "وہ ڈر رہی تھی اپنی قسمت سے جس نے اسکو خوشیاں تو دی تھی مگر ان خوشیوں کی عمر بس کچھ دن یا کچھ لمحوں کی ہوتی تھی

میں ہوں نہ کچھ نہیں ہوتا بس ریلیکس ہو جاؤ "وہ اسکی آنکھوں میں ڈر دیکھ اسکے  
قرب آتے اسکی آنکھوں میں دیکھتے بولا اور اسکی پیشانی پہ لب رکھے جسے محسوس کر  
علینہ نے سکون سے آنکھیں بند کی کئی لمحے گزر گئے وہ آہستہ سے پیچھے ہٹا

"آ جاؤ کچھ دیکھانا ہے

"بابا ہونگے

وہ گھر نہیں ہیں ڈونٹ وری "اسکے ناک کو کھینچتے بولا تو علینہ نے اسکو خفگی سے  
گھورتے اپنا ناک سہلایا , وہ اسکو لیے اپنے روم میں آیا تھا



وہ ہاتھوں میں گلاب لیا اسکے سامنے گھٹنے کے بل بیٹھا اور اسکو عشقیانہ نظروں سے دیکھا

علینہ نے ہلکی سی مسکراہٹ سے پھول لیے حالانکہ یہاں رہنا اسکے لیے مشکل ہوتا جا رہا تھا پتہ نہیں اسے بہت شرم سی آرہی تھی

تھیکنس "وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے بولی اور ایک ہاتھ اسکی جانب بڑھایا تاکہ وہ اٹھ سکے

میر نے اسکا وہی ہاتھ پکڑتے اپنے پاس کھینچا اور اسی طرح بیٹھے اپنے گھٹنے پہ بیٹھایا

آئی لو یو "لجے میں جذبات کی آنچ لیے اس نے بھاری سرگوشی کی تو علینہ کی رہی سی ہمت بھی ختم ہوئی





تم ""میر نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا



مر چکا ہے دل مگر زندہ ہوں میں

زہر جیسی کچھ دوائیں چاہئیں

پوچھتی ہیں آپ آپ اچھے تو ہیں

جی میں اچھا ہوں دعائیں چاہئیں



زین گھر سے سیدھا عائہ خان کے پاس آیا جو اپنے ناخونوں پہ نیل پینٹ لگا رہی

تھی اسے دیکھ مسکرائی

ہاں جانی کوئی کام ہے کیا "عائدہ خان نے کمینی سے مسکراہٹ چہرہ پہ سجاتے  
پوچھا

تم غلیظ عورت تم نے مجھ سے دو دو قتل کروائے تمہاری ہمت بھی کیسے سہوئی  
ہاں کیسے سب سب جانتے تھے مجھے وہ لڑکی پسند آئی تھی پھر بھی تم نے اپنی گھٹیا  
چال چلی ہاں "زین اسکے گلے کو دباتے تیش کے عالم میں بولا تو عائدہ خان دم گھٹنے  
پہ اسکے ہاتھوں پر ناخن چھبوائے

پی پیچھے ہو پا... پاگل ان انسان مجھے م مارو گے ک کیا "وہ رکتی ہوئی سانس سے  
بولی تو زین نے مزید گرفت بڑھائی عائدہ خان کی آنکھوں باہر نکلنے لگی تھی

دو قتل تو کروا ہی لئے ہیں تم نے ایک تمھارا کردونگا تو کوئی خاصا فرق نہیں پڑے گا "اسکی سانسیں رکتی دیکھ زین نے اسے زمین کی طرف دکھا دیتے حقارت سے کہا تو وہ کھانستی ہوئی نیچے گری

تم دو ٹکے کے انا پرست انسان میں نے تمھاری منتیں نہیں کی تھی کہ مار ڈالو انکو تم نے اپنی مرضی سے سب کیا بدلے لینے کے لئے تم نے میری بہن کو مار دیا اور میرے بارے میں الٹی سیدھی ہانکے جا رہے ہو "وہ مظلومیت سے بھرے لہجے میں بولی جیسے ان سے بڑا کوئی مظلوم ہی نہ ہو

تمھیں شرم آنی چاہئے اسے بہن کہتے ہوئے بھی تم تو آستین میں چھپا سانپ ہو جس نے اپنی سگی بہن کو ہی دس لیس میں نے جو کیا وہ غصے کی ضد میں کیا مگر "میرے دماغ میں یہ خیال تو تم نے ہی ڈالا کہ اسکے ماں باپ کو مار دو



جسکے لیے وہ خود کو مر کر معاف نہ کر پاتا

عائدہ خان اپنی بات سے اسکی حالت دیکھتی مسکرائی  
اور خود کو خود ہی بیسٹ کہا

زین وہاں سے نکلا اسے کسی چیز کا ہوش نہیں تھا انا بھی تو کب لڑی غرور بھی تب  
ختم ہوا جب اسکی وجہ ہی زمین تلے جا سوئی تھی

اسکے کانوں میں بار بار عائدہ خان کے الفاظ اور زائشہ کا مدد مانگنا گھوم رہا تھا پھر وہ  
سنان سی سرک پہ گھٹنوں کے بل گرا

آہہ کیوں کیا میں نے یہ کیوں کیا میرا عشق ایک غصے کی ضد میں فنا ہو گیا  
لوگ عشق میں مرجاتے ہیں اور میں نے اپنے ہی عشق کو مار دیا اہہ سلگ "وہ  
کرب سے ڈھاڑا اسکا دل کیا خود کو ہی ختم کر دے

جسکو وہ خوش دیکھنا چاہتا تھا اسکی ہی زندگی اسکی خوشیاں چھین لی اور کچھ نا ملا تو  
دوسروں کے ورغلانے پہ اسکو جان سے ہی مار بیٹھا

کاش میں اسکی زندگی میں ہی نہ آتا "اپنے بالوں کو ہاتھوں میں جھکڑے وہ چلایا  
اسکی آواز میں کرب تھا محبت کے بچھڑنے کی تڑپ تھی اسکی آواز اندھیرے میں  
چار سوں گونج رہی تھی

وہ رو رہا تھا دوسروں کو رلانے والا اپنے گناہوں پہ اپنے کیے پر بلک رہا اسکی حالت  
کابل رحم تھی لیکن وہاں کوئی موجود نہیں تھا جو اس پہ ترس بھی کھاتا، کیونکہ رحم  
کرنے والا تو خدا

وہاں موجود گھروں میں سے ایک گھر لائٹ جلی

کھڑکی کھول کہ دیکھا تو سڑک کے پیچ پیچ کوئی رو رہا تھا

کیا ہوا جی؟ اچھے سے کسی ضعیف عورت کی آواز ابھری





انہوں نے آسمان کی طرف دیکھتے دھیمے لہجے میں کہا تو وہ خاتون الجبھی وہ بابا انکی  
الجبن دیکھ مسکرایے

ہر چیز اپنے وقت پر ہوتی ہے یہ بھی آنے والا وقت ہی بتائے گا کہ کیا ہونے والا  
ہے قسمت کیا کھیل کھیلنے والی ہے اب مگر یہ تو طے ہے دنیا میں سب کے چہروں  
پر پیار محبت کا لکھوٹھا چڑھا ہے "وہ انکی الجبن دور کرتے کھڑکی کے پھٹ بند  
کر گئے



آپ نے جیسے کہا تھا میں نے ویسا ہی کیا ہے اب میرے پیسے کب ملیں گے مجھے  
"

عائدہ خان نے فون پہ بات کرتے ہوئے کہا تو سامنے والے نے ہنکار بھرا

پیسے تو تمہیں ملتے لیکن اس کے بعد جو تم نے حرکت کی ہے میرا دل تو کر رہا ہے  
"تمہیں زندہ گاڑھ دو"

اسکے لہجے میں بے تحاشا وحشت ٹپک رہی تھی عائہ خان ڈر سے کانپنے لگی

"مل جائیں گے آئندہ شکل مت دیکھانا

وہ مزید وحشت پھیلاتے کال کٹ کر گیا عائہ خان نے جلدی سے پانی انکے ہاتھ  
ابھی بھی کانپ رہے تھے

کیسا عجیب سا شخص ہے خود ہی تو کہا تھا جب میں نے کیا تو اب غصہ ہو رہا  
"ہے"

وہ کچھ نارمل ہوئی تو دل میں سوچا

مگر انہیں تو اپنے پیسوں سے مطلب تھا جو آجانے تمہے کیسے کیسے لوگ ہے نہ دنیا  
میں محبت کا لبادہ اوڑھ کر ہماری پیٹ پیچھے وار کرتے ہیں

کہنے کو اپنے ہوتے ہیں خدا ان انسانوں کے بھیس میں چھپے شیطانوں سے ہر  
انسان کو بچائے



! تم وہ ہو۔۔۔

جسے دیکھ کے

میرے دل کی خالی ٹہنی پر  
پھول گلاب کھل جاتے ہیں۔

جسے دیکھ کر

ج

## اپنی مرضی کے

سارے موسم مل جاتے ہیں



ولید نے سحر کو پورا گھر دیکھایا تھا جس میں ہر آرائش موجود تھی انہیں باہر جانے کی ضرورت ہی نہ پڑتی

"ولی مجھے فائٹر بننا ہے بیسٹ فائٹر  
سحر کچھ سوچتے ہوئے کہا تو ولید کھل کہ مسکرایا

"تم مجھ پہ ہنس رہے ہو

ارے نہیں میں بھی چاہتا ہوں اگر کبھی میں موجود نہ ہوں تو تم پر خطرے سے  
"خود کو محفوظ کر سکو

وہ سنجیدہ چہرہ لیے بولا تو سحر کی خوشی دیدنی تھی

"تھیکنس

یہ لفظ بول کے تم مجھے غیر بنا رہی ہو؟؟؟  
وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا تو سحر بوکھلائی

"ارے نہ نہیں میں تو بس ایسے ہی  
وہ ارد گرد دیکھنے لگی کہ کسی طرح یہاں سے بھاگے

"ہاہاہاہا ریلیکس ہو میں کچھ نہیں کہتا اب

وہ قمقہ لگاتے وہاں سے اٹھا اور اندر چل دیا

"جیسا یہ شخص ہے کہیں میں اسکی گرویدہ ہی نہ ہو جاؤں

وہ اسکی پیٹ کو دیکھتی بولی



حسرت رہتی ہے ان کی قربت کی  
مگر پاس آتے ہیں تو سانس تھمنے لگتی ہے



آہہ وہ جھولے لے رہی تھی تو اسکی آنکھوں میں کچھ دھندھلا سا لہرایا جھولے سے اترتی وہ ساتھ پڑی چیئر پہ گرنے کے انداز میں بیٹھی

تھوڑا یاد کرنے کی کوشش کی تو سر درد سے پھٹنے لگا تھا منظر تھوڑا صاف ہوا تو وہ خود ہی کسی کے پاس بیٹھی رو رہی تھی

اما بابا نہیں میرے پاس "ایک کے بعد ایک یاد اسکے ذہن میں آتی گئی جیسے جیسے وہ لمحے یاد آرہے تھے ویسے ہی اسکا سر درد بڑھتا جا رہا تھا

وہ دکھتے سر کو تھامتی اٹھی اور ارد گرد سے بے نیاز وہ چلتی جا رہی تھی

"آہہ اما بچاؤ بابا آہہ"

اسکا پاؤں پھسلا اور وہ سیدھا پول کے اندر ایک چخ کے ساتھ اسکے حواس سلب ہوئے وہ پانی میں ڈوبتی جا رہی تھی

لیپ ٹوپ پہ میٹینگ کرتے جب اسکے کانوں میں اپنی متاع جاں کی چخ سنائی دی وہ سب چھوڑ چھاڑ کر باہر کو بھاگا

"زیش، میری جان

ارد گرد دیکھنے پہ نہ ملی تو وہ بے تابی سے اسے پکارنے لگا مگر جواب ندار

اسکی نظر جیسے پول میں گئی ویسے ہی اسکی روح فنا ہوئی کیونکہ زائشہ اسی میں ڈوبتی جا رہی تھی وہ ایسے ہی پول میں کودا



پول سے باہر آکر زمین پہ لیٹایا اور اسکے پیٹ پہ دونوں ہاتھ رکھتے بار بار دبایا زائشہ کے منہ سے پانی نکلا ساتھ وہ کھانسنے لگی

اسکو کسی قیمتی متاع کی طرح بازوؤں میں بھرتے ایک ہاتھ سے اسکا چہرہ تھپتھپانے لگا ٹھنڈے پانی نے اسکے جسم کو ٹھہرا کے رکھ دیا تھا

ٹھنڈے سے اسکا خون منجمد ہو چکا تھا نیلے پڑتے ہونٹ عالی کو مزید پریشان کر رہے تھے

"شونا شونی میری زندگی اٹھو یار

اسکو اندر لے کے بھاگا وہ اسے پکار رہا تھا وہاں کام کرتی ملازمہ جلدی سے ڈاکٹر کو بلا لائی

اسکو بیڈ پہ لیٹاتے وہ اسکی سراندی بیٹھا

ڈاکٹر ناک کرتے اندر آئی عالی اس پہ کمفرٹ اڑھا چکا تھا

"" سر آپ باہر

"" ہوش میں لاؤ اسکو

وحشی سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتے دھیمے لہجے میں کہا

ڈریس !!! ڈاکٹر نے ڈرتے ہوئے جلدی سے کہا تو وہ روم سے باہر نکل گیا اسکا  
ڈریس چینج کرتے اسکی رپورٹس جو عالی ٹیبل پہ رکھ کر گیا تھا پڑھنے لگی

اوہ "وہ افسوس سے اسکو دیکھنے لگی اسکے بازو میں انجیکشن انجیکٹ کرتے وہ کچھ میڈیسن وہی ٹیبل پہ رکھتی باہر کو بڑھی

سر انکو سب یاد آچکا ہے اسی لیے وہ بے ہوشی کی حالت میں ہیں مزید انکو حرارت کی ضرورت ہے جتنا ہو سکے انہیں حرارت پہنچائیں

ڈاکٹر کی بات سنتے وہ ملازمہ کو سوپ بنانے کا کہتا روم میں آیا پردے سہی کرتے اسنے ہیٹر جلایا اور اسکو دیکھنے لگا

اگر مجھے تمہیں حاصل نہ کرنا ہوتا تو میں یہ سب نہ کرتا , تم میری سانسوں کی ضرورت ہو جو ہر حال میں مجھے چاہئے



حالت ضبط میں اشکوں کی روانی بولے  
میں رہوں چپ تو میری آنکھ کا پانی بولے



زین پوری رات اس سنسان سڑک پہ بیٹھا تڑپتا رہا وہ بے تحاشا رویا تھا فجر کی اذانوں  
کی آواز اسکے کانوں میں گونجی تو اٹھا

کچھ دور چلنے کے بعد اسے مسجد نظر وہ جھجھکتا مسجد میں داخل ہوا وہاں کی ہوا اس  
کے گہرا سانس بھرا جیسے سکون سا اسکی سانسوں میں اترا





مجھے معاف کر دے آپ تو ہر چیز پہ قادر ہیں  
میں اپنے کیے گناہوں پہ شرمندہ ہوں

"مجھے میری محبت میرا سکون لوٹا دیں  
بے ساختہ ہی وہ روتے ہوئے زائشہ کو مانگ رہا تھا  
وہ روتے روتے وہی سجدے میں گرا

خود کو ہلکا محسوس کرتے وہ اٹھ بیٹھا دیکھا تو وہی بابا اسکے پاس بیٹھے مسکراتے ہوئے  
اسے دیکھ رہے تھے



"میں کچھ سمجھا نہیں بابا

پرتھیں ہمت سے کام لینا ہوگا کچھ پانے کے لئے کچھ کھونا بھی پرتنا ہے نماز پرتھا  
"کرو دلی سکون حاصل ہوگا"

کیا ہونا تھا کیا ہونے والا تھا؟؟ یہ تو آگے پتہ چلنا تھا

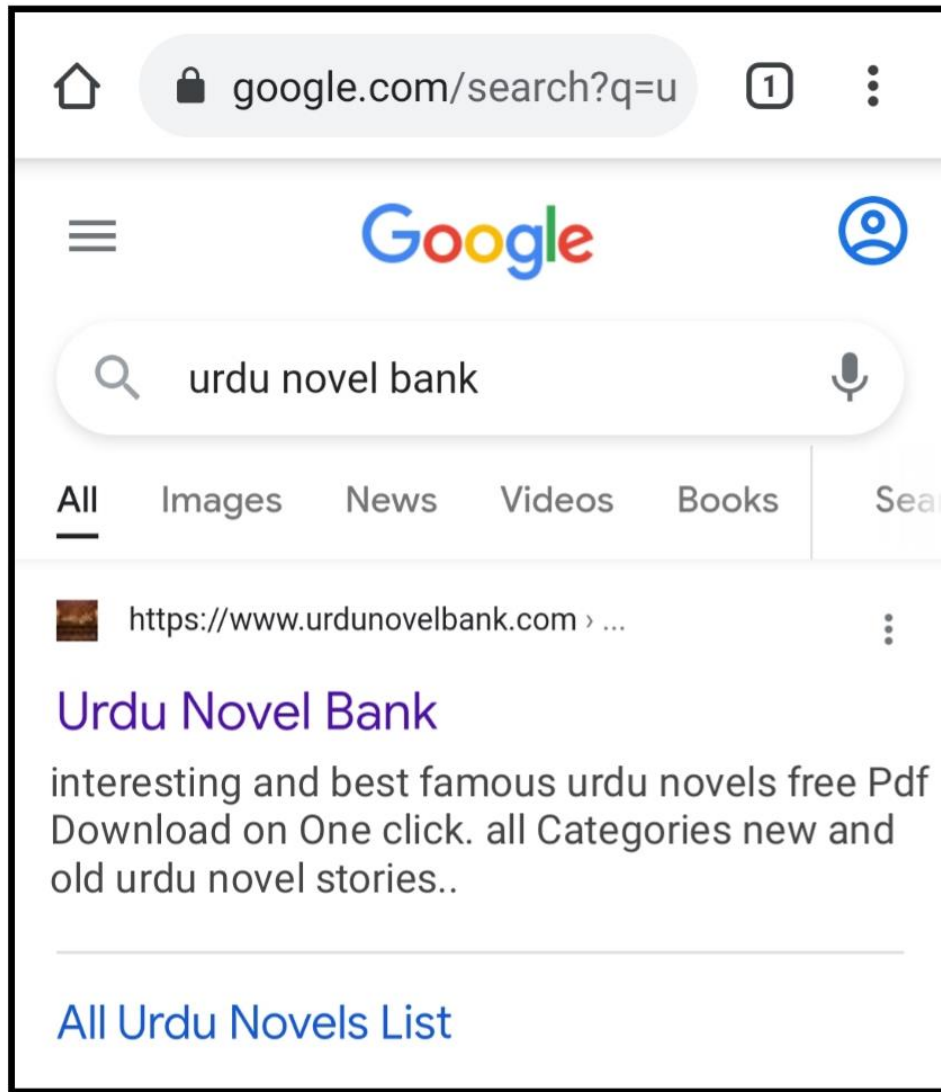


اے عشق میں حیراں ہوں تیری اس کہانی پر  
تجھے ذرا بھی ترس فی آیا میری معصوم جوانی پر



اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urduovelbank.com



Urdu Novel Bank  
website

جہاں ملے آپ کو نئے  
اور اچھے معیاری ناول  
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

**Urdu Novel Bank**

اور ویب سائٹ سے  
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں  
مکمل ناول مفت میں



میر غصے سے بولا تو علیہ کی گرفت اسکے بازو پہ ڈھیلی پڑی وہ بے یقینی سے اسکو  
"دیکھنے لگی" کیا اسکی زندگی میں مجھ سے پہلے بھی کوئی تھا  
میر نے اس سے نظریں چرائی

ماہین جو اسکی کالج سے گرل فرینڈ رہی تھی یونی تک وہ ساتھ ہی تھے ماہین کو کچھ  
مہنوں کے لئے اسکی ماما نے اپنے پاس بلایا تو ماہین نے میر سے بہت کہا کہ  
میرے ساتھ چلو لیکن میر نہ مانا آخر تھک ہار کر عہ اکیلی ہی چلی گئی اسکے بعد  
یونیورسٹی میں میر نے علیہ کو دیکھا اسے علیہ میں کشش سی محسوس ہوتی تھی وہ  
دن رات اسکو سوچھتا رہتا ایک دن اسنے علیہ کو نکاح کے لئے پرپوز کر ہی دیا اور  
کچھ ہی دنوں میں انکا نکاح بھی ہو گیا



جو تم نے کیا وہ صحیح ہے؟ نہیں نہ تم سے تو بعد میں نبٹو گی پہلے تمہارے عشق کو دیکھ لو "وہ اسی کے لہجے میں بولتی گن لوڈ کر چکی تھی

علینہ تو ساکت کھڑی تھی وہ کچھ سن ہی کہاں رہی تھی وہ ایسے کھڑی تھی جیسے کسی نے اسکے سننے سمجھنے کی صلاحیت چھین لی ہو اور بولنا وہ بولنا وہ خود نہیں چاہتی تھی

ماہین نے فائر کیا بلٹ گن سے نکلی علینہ کے جسم میں پوسٹ ہوئی میر جو اسکے قریب ہی کھڑا تھا اسکے ہاتھ سے گن جھپکی مگر گولی تو اپنا کام کر چکی تھی

سسسس " !علینہ کو لگا جیسے کسی نے اسکے دل میں راڈ گھسا دیا ہو بھل بھل کر  
کے نکلتا خون اسکا سفید پریوں جیسے گاؤن جس کو دیکھتے ہی اس نے خواب سجانے  
شروع کیے تھے

اسکے خوابوں کی طرح لہو سے رنگتا چلا گیا اسکے منہ سے سسکاری سی نکلی وہ منہ کہ  
بل زمین پہ گرتی چلی گئی بند ہوتی آنکھوں میں کچھ منظر لہرائے

اوائے اگر کبھی تم کسی سے عشق کرنے لگی اور وہ شخص پہلے ہی کسی کا ہو تو تم  
کیا کروگی چھین لوگی یہ بھول جاؤگی "؟ اسکی دوست نے سوال کیا تو وہ اذیت سے  
مسکرا بھی نہ سکی



جس دن ایسا ہوا یا تو میں مرجاؤں گی یہ اسکو مار دوں گی " , وہ کہتی وہاں سے واک  
آؤٹ کر گئی , آج وہ خود مرنے لگی تھی ایک آنسو اپنی ناقدری پہ بہہ نکلا اسکا یقین  
ٹوٹا وہ خود ہی ٹوٹ گئی تھی

اپنے عشق کو کسی اور کے ساتھ تصور کر کے اسکا دل دھڑکنا چھوڑ چکا تھا آنکھوں کی  
پتلیاں ساکت ہوئی تھی

میر بدحواس ہوتا گن پھینکتے اسکی جانب بھاگا میر کو اسکی طرف اتنی تڑپ لیے جاتا  
دیکھ وہ آپے سے باہر ہوئی اور گن اٹھاتے

اس پر ایک کہ ایک فائر کرتی گئی میر کے منہ خون فوارے کی طرح نکلا وہ وہی  
علینہ کے قریب ڈھے گیا خون انکے چاروں طرف پھیل چکا تھا

پھولوں کے ساتھ خون کی بو اور رومانوی ماحول میں انکایوں سفید فرش پر جہاں ہر جگہ پھول تھے وہی اب پھول اور خون سے وہ دونوں لت پت پڑے تھے عجیب سی وحشت تاری ہو رہی تھی ماحول میں

ایک کے ارمانوں کا قتل ہوا تھا تو دوسرا اپنے عشق کی کی ایسی حالت پہ ٹڑپنے لگا تھا

میر میں نے کہا تھا نہ تم میرے ہوو اور کسی کے نہیں تم نے مجھے سیریس ہی نہیں لیا اب تم صرف میرے ہو گئے ہو ہا ہا ہا وہ قہقہہ لگاتی باہر نکل گئی

بی یا خدا مم میرے عشق میرے مم محبوب میری ساا سانسوں کک کی وجہ  
کک کو زندگی دینا چچ چاہئے بدلے میں مم میری سانسیں لے لینا اس میں مم میں  
زندہ رہونگا

بامشکل کہا مگر اسکی بند سانسوں کو محسوس کر کے تڑپ تڑپ کر رونے لگا یہ کیسا"  
امتحان لیا تھا زندگی نے انکا کہ امتحانوں نے انکی زندگی ہی چھین لی تھی

"" اس عشق میں مر جاواں

وہ اسکے ہاتھ کو چھوتے بولا اور اسکا حرکت کرتا ہاتھ ساکن ہوا

شاید انکا ساتھ اتنے تک تھا وہ محبت کے پچھی دنیا میں نہ سہی آخرت میں ساتھ ہونگے

"عشق"

عشق ایک بلا ہے جو انسان کو نگل جاتی ہے جو عشق کرتے ہیں انکا انجام "عشق یہی ہوتا ہے محبت مل جاتی ہے لیکن عشق , عشق ہمیشہ ادھورا رہتا ہے

کوئی عشق کے لئے مرتا ہے کوئی عشق میں مرتا ہے قسمت والوں کو عشق نصیب ہوتا ہے انکا عشق کامل کہلاتا ہے



از قلم گل

NOVEL BANK

عشق میں مر جاواں

سنا ہے زندگی امتحان لیتی ہے

فراز

یہاں امتحانوں نے زندگی لے لی



ہر نہ دل کو میرے ، میرے پاس آ آ

مر مر کے جی رہا ہوں میری سن لے سدا

محسوس کر تو بھی مجھ کو زرا

ہونا نہ مجھ سے جدا

اس عشق میں مر جاواں

کچھ بھی قسم سے کر جاواں



محبت کا ارادہ نہیں ہے.... لیکن  
وہ اسی خلوص سے ملتا رہا تع دیکھیں گے



سانس نہ آنے پہ وہ جھٹ سے آنکھیں کھول گئی کچھ دیر تو غائب دماغی سے عالی  
کے گلے میں اپنی نام کی چین کو تکے گئی

ہوش میں آتے ہی اسکی حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئی اسکو اپنے قریب دیکھ وہ  
غصے سے سرخ ہوتی

آنکھوں میں اشک لیے اب وہ اسکو خود سے دور کرنے لگی جو اسے مزید خود میں  
بھینچنے کی کوشش کر رہا تھا

"ہو موٹے ساندھ نما انسان پیچھے ہو  
وہ جھنجھلاتے ہوئے بولی تو عالی نے آنکھیں کھول کے نرمی سے اسکے گالوں کو چھوا

"ہاتھ مت لگاؤ

وہ اسکا ہاتھ جھٹکتے شدید غصے میں لگ رہی تھی عالی نے غصے سے اسے اپنے اوپر کھینچا

"کیا مسئلہ ہے کیوں اسطرح بیہو کر رہی ہو

وہ نرمی سے اسکے گال سہلاتے بولا لیکن آنکھوں میں صاف وارنگ تھی اگر دوبارہ ایسا کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا

اتنے سال غائب رہے ہو اور اب تمہیں یاد آیا کہ تمہاری کوئی منکوحہ بھی ہے اس "دنیا میں

وہ اسکی وارنگ کو ہوا میں اڑاتے بولی



شاید وہ جانتی تھی کہ مرتا مر جائے گا اسے کچھ نہیں کہے گا لیکن اسے کیا پتہ وہ پہلے والا عالی تو رہا ہی نہیں تھا

"مجبوری تھی یار ورنہ ایسا کبھی ہوا ہے کہ تمہیں کچھ نہ بتایا ہو جھوٹ کا سہارا لیتے وہ اس کے قریب آیا زائشہ نے اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے پیچھے دکھایا

میں کہاں ہوں اور بھائی کدھر ہیں یہ گھر کس کا ہے بھائی کو بلاؤ مجھے ملنا ہے ان سے"

وہ بیڈ سے کھڑے ہوتی بولی اسکو عالی کا اس طرح اپنے قریب آنا ناگوار گزرا جبکہ دونوں میں پاک رشتہ تھا

عالی کو تیش تو بہت آیا مگر کنٹرول کر گیا وہ اسکی بات نظر انداز کرتے وہ واش روم گھسا

تم سے کچھ پوچھا ہے میں نے؟؟

وہ باہر آیا تو زائشہ نے کہا عالی نے کندھے اچکائے

تم نے میری بات سنی جو میں سنو؟؟؟

# تمہاری کونسی بات ؟ زائشہ نے اسکو دیکھا

I want to kiss you "

وہ اسکے قریب آتے سرگوشی نما آواز میں بولا تو زائشہ نے دور ہوتے فاصلہ پہ جا کھڑی ہوئی

نا تو پہلے مجھے اس طرح کی حرکتیں پسند تھی اور نہ کبھی ہونگی بھولو مت نکاح ہوا ہے صرف

نا جانے تمہارے دل میں اب کیا ہو جب تک میں اپنے بھائی کے پاس نہ چلی  
"جاؤں یہ فاصلہ برقرار رکھنا ورنہ تم مجھے جانتے ہو

وہ سنجیدہ تاثرات سے بولی اسے ماں بابا کی یاد شدت سے ستا رہی تھی اور اوپر سے  
عالی کی بے ہودہ حرکتیں اسکا دماغ گھما چکی تھی

"دھمکی دے رہی ہو میں آؤ گا قریب کیا کر لوگی ہاں  
وہ اسکا ہاتھ موڑتے بولا اسکے گالوں پہ ہلکی سی باٹ کرتا بولا تو زائشہ نے درد سے  
ہونٹ بھینچے زائشہ کو اندازہ ہو چکا تھا وہ بدتمیز ہونے کے ساتھ انا پرست بھی بن گیا  
تھا

"دھمکی بزدل دیتے ہیں ڈئیر اور زائشہ کا شمار بہادر لوگوں میں ہوتا ہے  
وہ جھٹکے سے ہاتھ چھڑواتی پھنکاری تو عالی نے دلچسپی سے اسکا یہ روپ دیکھا

اوہ میری شونا بریو بھی ہے کیا؟؟ وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے بولا

تمہیں پتہ ہے میں نے تمہارے لیے ایک پراٹھے بنانا سیکھے ہیں تمہیں بہت پسند  
"تمھے نہ

وہ بات بدلتے نامحسوس انداز میں اسکا ہاتھ کمر سے ہٹاتی وہ اسکی انگلیوں سے کھیلنے لگی

اسکے گھر میں وہ اس سے پنگا نہیں لے سسکتی تھی بے شک وہ کسی زمانے میں اسکی محبت تھا مگر اسکی بے وفائی یاد کرتے وہ اس سے دور ہونا چاہتی تھی

عالی مسکراتے ہوئے اسکی باتیں سن رہا تھا

چلو پھر بناؤ جا کہ یہاں کیا کر رہی ہو "وہ اسکو گھورتا بولا

جاری ہونا بنانے "وہ موقع غنیمت جانتی وہاں سے نکلی اور کچن میں گھسی سامنے ملازمہ کھڑی تھی

آپ جائیں یہاں سے میں بناؤ گی کھانا آج عالی کے لئے "زائشہ نے تحکم بھرے انداز میں کہا تو وہ یس میم کہتی باہر نکلی

اففف زیشش کچھ کر تجھے بھائی سے ملنا ہی ہوگا یہ تو نہیں ملاوائے گا بھاگنا پڑے "گا لیکن یہاں تو کیمرے لگے ہیں

وہ پراٹھے کا سامان اکٹھا کرتے سوچنے لگی عالی اس وقت اسے ہی پیار بھری نظروں سے اپنے لیے ناشتہ بناتے دیکھ رہا تھا

بہت محنت کے بعد اس نے پراٹھے بنائے اور چائے کے لئے پانی چڑھایا پراٹھے بناتے اس کا ہاتھ لگا اور گرم کھولتا ہوا پانی اسکے پاؤں جلا گیا ایک دلخراش چیخ اسکے منہ سے برآمد ہوئی

وہ جانتی تھی عالی اسے دیکھ رہا ہوگا تبھی جانتے بوجھتے وہ پانی گرا چکی تھی

عالی بھاگتا ہوا اسکے پاس آیا اسکو گود میں اٹھائے وہ جلدی سے روم میں انٹر ہوا

ڈر سے افرسٹ ایڈ باکس نکالتے کے ساتھ وہ اسکو گھور بھی رہا تھا

اہہ سسس !!! عالی نے ٹیوب لگانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ وہ پہلے ہی سسس سسس کرنے لگی





آنکھوں میں سنجیگی لیے وہ پتھریلے لہجے میں بولا تو زائشہ نے منہ بناتے اس کو دیکھا

مجھے کسی ضروری کام سے جانا ہے تم یہاں سے بالکل مت ہلنا کچھ چاہئے ہو تو میڈ  
"کو بلا لینا اوکے

وہ فکر سے کہنے لگا تو زائشہ نے سر ہلایا اور سوچنے لگی کہ کرے تو کیا کرے نکلتا تو  
اسے تمھانہ



زین وہاں سے سیدھا گھر آیا سب سے تمہ دل سے معافی مانگتے وہ کہیں سے بھی  
مغرور زین نہیں لگ رہا تھا

سب اسکو معاف کر چکے تھے بھلا وہ کہاں اپنے وارث کو اس طرح جھکے ہوئے دیکھ  
سکتے تھے

علینہ کہاں ہے؟؟؟

زین نے اردگر نظر گھماتے ہوئے کہا

وہ تو اس دن سے ہی میرے گھر ہے موبائل بھی نہیں اٹھا رہی میرا دل گھبرا رہا  
"ہے کتنے دنوں سے نہیں دیکھا انکو"

شاہین شاہ جو پہلے ہی پریشان تھی اب رونے لگی تھی اک لوتی اولاد تھی انکی وہ  
بھی اتنے دنوں سے دور تھی

میں جاتا ہوں اسکو سوری کر کے واپس لے آؤ گا مجھے یقین ہے وہ مجھے معاف کر دینگے

وہ گاڑی کی چابی اٹھاتے بولا شاہ بی بی نے شاہین شاہ کو گلے لگایا

صبر کر وہ جارہا ہے نہ لینے



ماہین وہاں سے نکلتی ریسٹورنٹ میں پہنچی

گڈ مجھے یہی امید تھی تم سے "وہ اسکو پیسے تمھاتے بولا تو ماہین نے ایک ادا سے بال جھٹکے

اس بیچارے کو لگا ماہی اس سے دو ٹکے کے انسان سے محبت کرتی ہے ہنہہ  
"لیکن باس آپ نے اسے مروایا کیوں

وہ الجھتے ہوئے پوچھنے لگی چونکہ وہ اپنے باس کی فیوریٹ تھی تبھی بے جھجھک کچھ  
بھی پوچھ لیتی تھی

ہمممممممم کوئی ذاتی دشمنی نہیں تھی میری اس سے لیکن اس نے جو میری چیز  
"سے رشتہ جوڑا بس یہی اسکے لیے خطرہ ثابت ہوا

عالی نے ہنستے ہوئے کہا تو ماہی بھی قہقہہ لگا اٹھی

ہائے یہ معصوم لوگ بڑا مزا آتا ہے انکو توڑنے میں , اور ایک خوشخبری ہے ہماری  
"سب سے بڑی ڈیل فاسٹل ہو چکی ہے بس ایک لڑکی اور چاہیے

اسکو یاد آیا تو وہ سر پہ کیپ سہی کرتی بولی عالی کی چہرے پر کمینگی سی مسکراہٹ  
نمودار ہوئی

"کوئی بھی اٹھا لو جو خوبصورت ہونے ساتھ سنگل ہو

وہ غلاظت بھرے لہجے میں بولا تو ماہی پھر سے ہنسی

سر ایک بات بولو؟؟؟

عالی نے سر ہلا کر اجازت دی

بیوی تو آپکی بھی بہت خوبصورت ہے کیوں نہ ہم اسکو ہی ..... آہہ

وہ ابھی کچھ اور کہتی اس سے پہلے ہی عالی کی گن سے نکلی گولی اسکی بولتی بند کروا  
گئی ایک چیخ کے ساتھ وہ بے جان ہوتی گری

اسمگلنگ اپنی جگہ میری شونا کا نام بھی لیا تو جان سے مار ڈالوں گا تمہارے جیسی  
غلیظ نہیں ہے وہ معصوم ہے پاک اور سب سے زیادہ ضروری بات وہ میرے جینے  
"کی وجہ ہے

اسکے بے جان وجود کو ٹھوکر لگاتا وہ غصے سے دھاڑا اور ایک اور گولی اسے مارتا وہاں  
سے نکلا



رضا صاحب نے گھر میں قدم رکھا پیچھے سے زین بھی پہنچا

اسلام و علیکم کیسے ہیں انکل؟؟

زین ان سے بغلگیر ہوتے بولا

! وا علیکم اسلام ٹھیک بچے تم کیسے ہو

وہ مسکرا کر بولے انہیں زین کے بارے میں میر نے کچھ نہیں بتایا تھا

وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسکے دوست کی عزت کسی کے سامنے کم ہو

وہ دونوں باتیں کرتے اندر کی طرح بڑھے زین نے علینہ کو لے جانے کے لیے کہا





## عشق میں مر جاواں

زین نے حواس بحال رکھتے ایسبولینس کو کال کرنے کے بعد ہاشم شاہ کو کال کرتے  
یہاں کی حالات سے آگاہ کیا

رضا صاحب اک لوتے بیٹھے کی اتنی دردناک حالت دیکھ انکے دل میں درد اٹھا ڈک  
پہ ہاتھ رکھتے پیچھے کو گرے

زین جو ہاشم شاہ کو تسلی دے رہا تھا گرنے کی آواز پہ مڑا انکو گرے دیکھ وہ انکے  
دل پہ پریس کرتے ایسبولینس کی آواز سے باہر بھاگا

انکو ایسبولینس میں ڈالے ہو سپیٹل لے گئے دوسری ایسبولینس میں میر اور علیہ کی  
ڈیڈ بوڈی شاہ حویلی کی طرف بھیجتے زین نے آسمان کی طرف دیکھا

"میرے کیے کی سزا میرے گھر والوں کو مل رہی ہے  
اذیت سے آنکھیں موندتے وہ آنسو اپنے اندر اتارنے  
اور شاہ حویلی کی طرف جانے

.....

ہاشم شاہ ہو سپیٹل پہنچے تو ڈاکٹر آپریشن تھیٹر میں رضا صاحب کا چیک اپ ہو رہا تھا

یا خدا میرے یار کو صبر دینا "ڈاکٹر باہر آئے تو وہ ان سے رضا صاحب کے بارے  
میں دریافت کرنے لگے

دیکھیں انکو ہارٹ اٹیک ہوا ہے انکی حالت کافی نازک ہے آپ دعا کریں انکے لیے

”

ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں کہا اور چل دیے

ہاشم شاہ نے شدت سے اپنے جگری یار کے لئے دعا گو تھے

.....

ایمبولینس کا سائرن سن سب لاؤنج میں آئے سامنے سفید کپڑوں میں لپٹے انسانوں کو  
دیکھ وہ چونکے

شاہین شاہ تو بے چینی اور ڈر کے ملے جلے تاثرات سے آگے بڑھی

زین کون ہے یہ اور یہاں کیوں ہیں "شاہ بی بی نے پوچھا دل تو انکا بھی گھبرا رہا تھا

شاہین شاہ نے کانپتے ہاتھ آگے بڑھا کہ انکے چہرے سے پردہ ہٹایا تو انکا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو

علینہ میری بچی کیا ہوا اسے ایسے ایسے کیوں لیٹی ہو ہاں بولو کچھ بولو میرا کلیجہ پھٹ  
"جائے گا"

وہ دھاڑے مار کر رونے لگی کچھ دن کی جدائی وہ برداشت نہ کر سکی تھی اب تو وہ ہمیشہ کے لیے ان سے دور جا رہی تھی

"میر کہاں ہے وہ لے گیا تھا نہ میری بیٹی کو مجھے میری بیٹی لادو

وہ چیخ چیخ کر اسکو پکار رہی تھی لیکن جانے والے چلے ہی جاتے ہیں زین نے  
علینہ کے پاس آتے اسکے چہرے کو چھوا

یہ سب تمھاری وجہ سے ہوا ہے تمھارا کیا میری بیٹی کے سامنے آیا ہے تم ہو اسکے قاتل دفع ہو جاؤ میری نظروں سے دور "اسکے ہاتھ جھٹکتی شاہین شاہ نفرت بھری نظروں سے اسے دیکھتے چیخی





رو لیکن چار دیواری کے باہر آواز نہ جائے جوان جہان بچوں کی موت کا دکھ ہے  
"مشکل ہے صبر کرنا مگر اللہ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے"

انکے کہنے پہ شاہین شاہ نے تھمی وہ انکے سر پر ہاتھ پھیرتی صبر کی تلقین کرتی باہر  
کو بڑھی

ہاشم شاہ رضا صاحب کو ویل چئیر پہ اندر لائے سب نے نم نظروں سے انکو دیکھا  
جنکی نظریں اپنے بیٹے اور بہو جیسی بیٹی کو تک رہی تھی

انکے پاس جاتے انکی آنکھوں سے آنسو رواں تھے جتنا مرضی مضبوط مرد ہو اولاد کا  
دکھ انسان کو توڑ کے رکھ دیتا ہے

وہ اسکے چہرے کو چومنے لگے چاہے وہ انکو تنگ کرتا تھا بے انتہا تنگ کرتا تھا مگر  
سب سے زیادہ انکی پرواہ بھی وہی کرتا تھا

کہنے کو پاگل تھا لیکن جب سمجھانے پہ آتا تو لوگ اسکی باتوں پہ حیران رہ جاتے  
تھے انکا مان تھا اپنا بیٹا

کچھ عورتیں علیینہ کے پاس آئی اور کچھ آدمی میر رضا کو وہاں سے لے گئے شاہین  
شاہ اور رضا صاحب جوان اولاد کے دکھ پہ ٹوٹ سے گئے تھے

کفن میں لیٹے انکو میتوں کو ساتھ رکھا شاہین شاہ نے انکے کے چہروں کو دیکھا اتنا نور  
تھا اتنا سکون تھا انکے چہرے پہ

بابا انکو لے جانا ہے "زین نے رضا صاحب کو کہا تو وہ اسکو گلے لگا گئے

میرے بیٹے ہو نہ تم اپنے بھائی کے قاتل کو میرے سامنے لانا میں بدلا نہیں چاہتا  
انصاف کرنے والا خدا ہے

"مگر میں پوچھو گا اس سے کیا قصور تھا میرے بیٹے کا کیا بگاڑا تھا میرے بیٹے نے

وہ زین کو گلے سے لگاتے ہوئے " "

میرا وعدہ ہے اس انسان کو چھوڑو گا نہیں آپ اٹھیں یہاں سے چلے خود کو  
"سنجھالیں ورنہ قاتل سے کیسے نبھتے گے

زین نے پختہ ارادہ کر لیا تھا اپنے جگر کے قاتل کو دھونڈ کر تڑپانے کا کہ وہ موت  
مانگے تو اسکے نصیب نہ ہو



یہ جو ہم تم پر جان دیتے ہیں  
عشق ہے جس کو ہم مان دیتے ہیں  
ایک لاؤ تو کوئی ہم جیسا  
ہم تم کو سارا جہاں دیتے ہیں



سحر نے ولید کے ساتھ بزنس کرنا شروع کر دیا تھا اور مارشل آرٹ کی ٹرکس بھی ولید نے اسے سکھائی تھی

ابھی بھی وہ ولید کے ساتھ ایک میٹینگ آئیڈ کرنے کے لئے ایک ریٹورینٹ میں موجود تھی موسم بھی کافی خوشگوار تھا

پتہ نہیں کب ختم ہوگا یہ سب ہائے ایسے دلکش دل چھو لینے والے موسم میں  
"کام کون کمبخت کرتا ہے"

جیسے نظروں سے ہی گیٹ آؤٹ کہہ رہی ہو اس نے مسکراہٹ روکتے واپس سے۔  
کلائٹس میں مصروف ہوا

ابے گنجے نکل اوئے اندھا ہے کیا اتنے پیارے موسم میں ہمہیں یہاں باندھ کے  
"رکھا ہے کمینہ ٹکلا  
اسکی ٹنڈ کو دیکھتی وہ اسے گالیوں سے نواز رہی تھی

"گنجے کیا جانے موسم کا مزہ  
وہ باہر آسمان کو دیکھتے سوچنے لگی

چلیں پھر ملاقات ہوتی ہے "اس گنجے کے ساتھ بیٹی لڑکی نے ولید کی طرف ہاتھ بڑھاتے کہا تو سحر نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ دیا

ولید نے آئبرو اچکا کہ سحر کو دیکھا وہ لڑکی بھی منہ بناتے چلی گئی

کیا کہہ رہی تھی ان لوگوں کو تم؟؟

ہے ہے میں کیا کہوں گی میری شکل دیکھ کہ لگتا ہے میں اس گنجے کو کچھ کہہ سکتی ہوں

وہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی ولید نے اسکی آنکھوں میں شرارت ناچتی دیکھ اسکو گھورا

"جانتا ہوں جتنی تم معصوم ہو معصومیت سے زیادہ تو ایکٹینگ کرتی ہو تم

"دیکھا تمہیں بھی لگتا ہے نہ میں اچھی ایکٹینگ کر لیتی ہوں  
پہلی بات کو نظر انداز کرتے وہ پرجوش ہوتے چمکی

"ہاں میں ایکٹینگ کے ساتھ ایک لفظ کہنا بھول گیا  
ولید نے مصنوعی افسوس سے کہا

"کوئی بات نہیں تم میری کھل کے تعریف کرو  
وہ احسان کرنے والے انداز میں بولی

"تم ایکٹینگ بہت اچھی کرتی ہو سوری سوری فلوپ ایکٹینگ



وہ مسکراہٹ دبا کے اسکا دیکھتے بولا

”تھیکنس سووووچ

سحر جو آنکھیں موندے اپنی تعریف سننے کے لئے بے تاب تھی جلدی سے بول گئی  
اسکے لفظوں پہ غور کرتے وہ آنکھیں کھولتے خو نثار نظروں سے اسے دیکھنے لگی

”نو تھیکنس یہ تعریف تو میں فری میں کر دیتا ہوں

وہ قہقہہ لگاتے بولا سحر نے ارد گرد دیکھا کچھ خاص نظر نہ آیا تو بہت سارے ٹشو  
اٹھاتے اسکو دیکھا

جو سر پیچھے گرائے قمقہ لگا رہا تھا ٹشو اسکے منہ میں ٹھونسے وہ وہاں سے بھاگنے والے انداز میں کھسکی

یہ سحر کی پچی تم لگو میرے ہاتھ "منہ سے ٹشون نکالتے وہ وہی سے چیخا تو ارد گرد کے لوگوں نے اسے ایسے دیکھا جیسے کوئی پاگل ہو

سب کو اپنی طرف متوجہ پاتے ولید نے سر کھجایا اور کھسیانی ہنسی ہنستا سحر کے پیچھے  
ہو لیا



عالی گھر آتے سیدھا زائشہ کے روم میں آیا جہاں وہ اس وقت پیٹ پوجا کر رہی تھی

اسکو دیکھتے ہی اس کے نس نس میں جیسے سکون چھا گیا زائشہ کھانے میں اتنی مگن تھی کہ اسے عالی کے آنے کا پتہ ہی نہ چلا

"اتنی مصروفیات اچھی نہیں ہوتی شونا کہ اپنے شوہر کو ٹائم ہی نہ دے سکے وہ ٹشو سے ہونٹ صاف کرتا بولا جن پہ پیڑا کھانے کی وجہ سے چیز لگی ہوئی تھی

اسکے اسطرح کرنے پہ زائشہ نے حیرانی سے اسے دیکھا اور غصے سے اسکے ہاتھ پیچھے جھٹکے

تمیز کرلو یار اگر میں تمہارا ہاتھ کھا جاتی پھر "عالی کو غصے میں آتے دیکھ وہ منہ بگاڑتے بولی

"کوئی بات نہیں میں تو اپنی شونا کا ہوں چاہے تم مجھے پورا کھا جاؤ  
عالی نے آنکھ ونک کرتے کہا تو زائشہ نے متلی جیسی ایکٹینگ کی

چھوڑو بکواس باتوں کو یہ بتاؤ اس دن بابا نے تمہیں گھر سے جانے کا کیوں کہا اور یہ  
بھی کہ مجھے چھوڑ دو؟؟

زائشہ نے سوالیہ انداز میں پوچھا تو عالی پل کو گرٹ بڑایا اب کیا بتاتا کہ اسکا باپ اسکے  
کام کے بارے میں جان چکا تھا

بتاؤ بھی؟؟؟

اسکو خیالوں میں کھوئے دیکھ زائشہ نے اسکو جھنجھوڑتے کہا تو وہ اسکو دیکھنے لگا

"ہنہ تم پہ گئی ہوں نہ اسی لیے  
وہ دانت دیکھاتے بولی تو عالی ہنسا

.....

تم کیا جانو

ہم نے بھی عشق میں کمال کر

رکھا ہے

تم تصور کی بات کرتے ہو

ہم نے اسے روح میں بسا رکھا ہے

ہم سے نہیں لگائی جاتی

تصویریں دیواروں پر

ہم نے اس کو پلکوں پہ سجا رکھا ہے



از قلم گل

NOVEL BANK

عشق میں مر جاواں

شاہ حویلی موت سا سکوت چھایا تھا شاہین شاہ کافی حد تک نارمل ہو چکی تھی لیکن وہ تھی تو ایک ماں ہی

جب علیہ کو یاد کرتی آنسو نکل آتے تھے رضا صاحب کی حالت بھی ان سے مختلف نہ تھی

زین اس وقت میر کے گھر میں موجود تھا

camera CCTV

میں اس نے ماہین کو گھر میں آتے دیکھا

واپسی پہ اسکے ہاتھ میں گن دیکھ زین نے اسکا فون ٹریس کیا

جسکی لاسٹ لوکیشن ایک ریسٹورنٹ میں شو ہوئی تھی وہ جیپ میں وہاں پہنچا تو وہ تو اسکو لوک لگا ہوا تھا حالانکہ ابھی صرف 5 بجے تھے

کچھ تو ہے وہ منہ پہ رومال باندھتے کھرکی سے اندر گھسا شاید کسی نے غلطی سے کھلی چھوڑی ہو

وہ آگے بڑھا مگر وہاں پڑے خون کو دیکھ چونکا تھوڑا ہی دور کسی لڑکی کی لاش پڑی تھی وہ تھوڑا قریب ہوا غور کرنے پہ پتہ چلا کہ یہ ماہین ہے جس نے اسکے جگر اور بہن کی جان لی

تو یہ معاملہ ہے مگر اسکو کس نے مارا؟؟؟



"کیا اسکو کسی نے خریدا تھا؟ مگر کون تھا وہ  
وہ ریلیکس ہوتے سوچنے لگا ارد گرد دیکھا کہ شاید کوئی پروف مل جائے مگر سوائے خون  
کے کچھ نہ ملا

"کیا کرو کیسے پتہ کرو کون ہے ہمارا دشمن  
وہ پیشانی مسلتے بولا پھر کچھ یاد آتے وہاں موجود الگ روم کی طرف بھاگا اسکو کھلا  
دیکھ وہ اللہ کا شکر ادا کرتا دروازے کو دیکھتے اندر گھسا

وہاں سی سی ٹی وی . فوٹج چیک کرتے وہ 100% شیور تھا کہ جو صرف باہر سے  
تالا لگا گئے ہیں انہیں کسی کا خوف نہیں ہے اور انہوں نے جلدی میں سی سی ٹی  
وی کیمرے بھی چیک نہ کیے ہونگے

وہ چھپتے چھپاتے آگے بڑھا تو کچھ آوازیں اسکی سماعت ہوئی

"یار خود اتنا مارنے کا شوق ہے تو خود مارے اور خود کی ان لاشوں کو ٹھکانے لگائے  
وہ آدمی زرا غصے میں لگ رہا تھا

"اُوئے چپ کر اگر کسی نے سن لیا تو لالے پڑ جانے ہیں  
وہ پہلے کو طپ کراتا بولا

تنیسرے نے تعریفانہ انداز میں کہا زین نے غور سے انکی بات سنی

"ہنہ تمہیں بڑا پتہ ہے

پہلے والا شاید کچھ زیادہ ہی غصے میں تھا

"پتہ نہیں ساری فلم دیکھی ہے میں نے یہ رہی پین ڈرائیو

وہ دیکھاتے ہوئے مغرورانہ انداز میں بولا

"دیکھانا زرا ادھر

وہ دونوں اس سے لینے کی کوشش کرنے لگے پہلے والے کا ہاتھ لگا اور پین ڈرائیو  
زین کے پاؤں میں آگرا  
جھک کر اسے اٹھایا اور جیسے آیا تھا ویسے نکلتا چلا گیا

"کمینوں اب ڈھونڈو کہاں گئی کسی کے ہاتھ لگی تو سر نے جان لے لینی ہے  
وہ غصہ کرتے ادھر ادھر ڈھونڈنے لگے مگر وہاں ہوتی تو ملتی نہ

"چل پریشان نہ ہو صبح روشنی میں دیکھ لیں گے یہی ہی ہوگی  
پہلے والے نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا اور انکو لیتا باہر کو بڑھا

.....

جو فنا ہو جاؤں تیری چاہت میں تو غرور مت کرنا

یہ اثر نہیں تیرے عشق کا میری دیوانگی کا ہنر ہے



زائشہ اس وقت بالکونی میں بیٹی چائے پی رہی تھی جب عالی اسکے پاس بیٹھتے اسکا  
کپ لے چکا تھا

"عالی ایک بات پوچھو

وہ کھوئے ہوئے انداز میں بولی

"ایک کیا دو پوچھ لو

وہ اسکی نیچی چائے پیتے بولا

"اگر میں تم سے دور ہو جاؤ تو کیا کرو گے

وہ اسکے چہرے کے تاثرات دیکھتی بولی جو سخت سے سخت ترین ہوتے جا رہے تھے

"کیا کرونگا جو تمہیں مجھ سے دور کرے گا اسے جان سے مار ڈالوں گا

اگر میں خود دور ہونا چاہوں تو ؟؟؟؟؟؟

تو میں تمہیں قید کر لوں گا ایسے قید کروں گا کہ کیسے کبھی زائشہ نام کا وجود اس دنیا میں تھا  
"ہی نہیں

وہ مسکراتے ہوئے بولا مگر آنکھوں میں وحشت چھائی تھی زائشہ نے بے یقینی سے  
اسے دیکھا

اب تک کتنے قتل کرچکے ہو ؟؟؟؟؟؟

"تمہاری لائف میں جتنی بھی موت ہوئی وہ میں نے کی تھی  
وہ سنجیدگی سے بولا زائشہ شوکٹ ہوئی پھر ہنسنے لگی

"ہا ہا تم مجھے پاگل سمجھتے ہو آئے بڑے ولن ہنہ

وہ قہقہہ لگاتے بولی لیکن اب پکا ارادہ کر لیا تھا یہاں سے نکلنے کا

اچھا کتنے ڈیش ہو تم ساری اپنی پسند کی چیزیں لائے ہو اور میری پسند کا کیا ہاں

"؟"

وہ نروٹھے پن سے بولی تو عالی نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"مجھے شلپنگ پر جانا ہے

وہ اپنے کام کی بات بولی

"لیکن میں بڑی ہوں کچھ دن اسکے بعد لے جاؤں گا نہ تمہیں

وہ اسکے گال کو ہاتھ لگاتے بولا تو زائشہ روہانسی ہوئی

"اچھا ایک کام کرتے ہیں تم گارڈز کے ساتھ چلی جانا اوکے

اسکو روتا کہاں دیکھ سکتا تھا اسی لیے جلدی سے بولا تو زائشہ کے چہرے پہ چمک

سی آگئی

"چلو پھر گڈ نائٹ صبح ملتے ہیں

وہ کہتی روم میں بھاگی تو عالی اسکی تیزی پہ ہنسا



پھر سنجیدہ ہوتے وہ وہاں سے اٹھا اور گاڑی میں بیٹھتا خان پیلس سے نکلتا چلا گیا

"اس وقت یہ کہاں جا رہا ہے

گاڑی کی آواز سنتی وہ اٹھی روم سے نکلتے وہ اسکی جاسوسی کرنے کا سوچتی عالی  
کے روم میں گھسی

لائٹ اون کرتے وہ مڑی تو اسکو جھٹکا لگا چار سو اسکی تصویریں وہ جتنا حیران ہوتی  
کم تھی

ایک جگہ وہ ٹھٹھکی وہ اسکے گھر کی پکچر تھی جب زائشہ مرزا صاحب کے پاس بیٹی رو  
رہی تھی



## عشق میں مر جاواں

پاس پڑے لیپ ٹوپ کے سامنے بیٹی اس نے لیپ ٹوپ کھولا تو وہاں پاسورڈ مانگ رہا تھا

عالیان خان لکھ کر ڈن کیا تو رونگ پاسورڈ اس نے زائشہ لکھا وہ بھی غلط

"کیا ہو سکتا ہے

وہ پریشانی سے سوچنے لگی کچھ سوچتی وہ زائشہ عالیان خان لکھ کر ڈن کیا تو پاسورڈ کھل گیا



مرزا صاحب نے کہا تو زائشہ پہ ساتون آسمان گرے وہی عالی نے شیطانی  
مسکراہٹ سے انہیں دیکھا

"سر جی زیادہ غصہ اچھا نہیں ہے آپکے لیے کہیں ہارٹ اٹیک نہ ہو جائے  
وہ کمینگی سے بولا

تمہیں کیا لگتا ہے میں اپنی بیٹی کو تم جیسے ناسور کو دوں گا تو تمہارا دماغ جل گیا ہے  
....." طلاق دو گے تم میری بی

بکواس بند کرو اور اگر میری شوٹنا کو مجھ سے دور کرنے کا سوچا تو مارے جاؤ گے سمجھے

"بہتر ہے جو ہو رہا ہے ہونے دو

عالی نے دھاڑتے ہوئے کہا تو مرزا صاحب نے تمسخرانہ نظروں سے اسے دیکھا

جس دن اسکو پتہ چلا کہ تم اسکے باپ سے اور اپنے ملک سے غداری کر رہے ہو وہ  
 "تمہیں جان سے مار دیگی

ہا ہا ہا اسکو کبھی پے ہ ہی نہیں چلنے دوں گا سب سے دور کر کے اپنے قریب کر لوں گا اتنا کہ وہ تم لوگوں کو بھول جائے گی اگر پتہ چل بھی گیا تو اسکے لیے جان بھی حاضر ہے"

وہ تنیش میں غمرا تے ہوا

منظر بدلا مرزا صاحب کی کفن میں لیٹے تھے اور عالی نے قہقہہ لگائے

کہا تھا نہ بڑھے بری موت دونگا لو میں نے اپنا کہا پورا کیا اور اپنی شونا کو بھی اپنے  
"پاس لے آیا بابا بابا بابا"

وہ قہقہہ لگاتے بولا زائشہ نے جلدی سے لیپ لٹپ بند کر کے منہ پہ ہاتھ پھیرا آنسو  
گلابی گالوں پہ بہہ رہے تھے

"میں اپنے بابا کے قاتل کے پاس

کہتی وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپاتی پھوٹ پھوٹ کہ رو پڑی

"ہمیشہ ہمت سے کام لینا میری جان

اپنے بابا کی بات یاد آئی تو ایک دم اکیٹھو ہوئی

ٹیبل پہ پڑی فائل کھول کے دیکھی ضروری کاغذات نکالتے وہ ڈرار چیک کرنے لگی وہاں پڑی پیکچرز کو اٹھاتے انہیں دیکھنے لگی

اپنے ماں بابا کی تصویروں پہ لال پینسل سے لگے کٹ کے نشانات اسکی آنکھوں کو  
نم کر گئے انکی تصویروں کے بعد میر اور علیہ کی تصویر پر اسی طرح کا کٹ دیکھ وہ  
منہ پہ ہاتھ رکھتی اپنی چیخ کو روکنے لگی



لیپ ٹوپ میں لگی یو ایس بی نکالتی وہ سب کچھ واپس سہی سے اپنی جگہ پہ رکھتی  
وہ وہاں سے باہر نکلی

روم کی لائٹ او ف کرتے وہ خود کو کمپوز کرتی دو تین اپنی پکچرز لیتی باہر نکلی اسکو لے  
تھا عالی سی سی ٹی وی ضرور دیکھے گا

چہرے پہ بڑی سی مسکان لیے وہ روم سے نکلی اور اپنے روم میں گئی ٹیبل پہ پکچرز  
رکھتی وہ چیخنگ روم میں بند ہوئی

الماری سے ایک ہینڈ بیگ نکالتے وہ اس میں یو ایس بی رکھتی الماری سے نائٹی لیتی  
واشروم میں گھسی

فریش ہو کر ڈرائیر سے بال سکھاتے وہ بیڈ پہ لیٹی آنکھیں موند گئی اسے عالی سے  
نفرت محسوس ہونے لگی تھی

"ایک بار یہاں سے نکلنے دو عالیان خان تمہاری جان تو میں اپنے ہاتھوں سے لوں گی

نفرت سے اسکو سوچتے کب نیند کے خمار سے اسکی آنکھیں بند ہوئی اسے پتہ ہی نہ  
چل

.....

مطلب کی دنیا ہے ذرا سنبھل کے رہنا میری جان

ادھورا ہی رہا میرا ہر سفر  
کبھی رستے کھو گئے کبھی ہمسفر

**◆ ◆ ◆ ◆ ◆**

فجر کی نماز ادا کرتے وہ لیپ ٹاپ لیے بالکونی میں آیا جہاں اس وقت سورج کہ ہلکی  
ہلکی کرنیں آسماں پر پھیلنے لگی تھی

پزندے اپنے اپنے عاشیانوں سے نکلتے اپنے سفر کو نکلے تھی انکی چچھاہٹ اور ہلکی  
ہلکی ہوا روح کو سکون پہنچا رہی تھی

اس نے گہرا سانس بھرتے آسمان کو دیکھا جس پہ گہرے کالے بادل اپنا ڈیرہ  
جمانے لگے تھے

وہ وہی کرسی پر بیٹھا ٹیبل پہ پاؤں ٹکاتے اس نے لیپ ٹوپ اپنی گود میں رکھا

لگاتے اس لیپ ٹوپ کھولا USB اس میں

"یا اللہ مدد کرنا پلیززز

اس نے فائل کھولی جو خان ہاؤس کی تھی مرزا صاحب کی ساری پراپرٹی ولید زائشہ اور  
سحر کے نام تھی

زائشہ کے نام پہ وہ چونکا اور غور سے ہر ڈاکو مینٹیٹ کو دیکھنے لگا وہ سب پڑھ کہ  
اسے اتنا تو پتہ چل گیا کہ

جو بھی ہے وہ انکی پراپرٹی ہتھیانا چاہتا ہے

اس نے ویڈیو کھولی تو اس میں اسی عالیان نامی لڑکے کا مرزا صاحب کو سر جی  
کہنا ہلا گیا

”کیا زائشہ کسی اور کی تھی  
اس نے اذیت سے آنکھیں بند کی

کتنا مشکل ہوتا ہے نہ اپنی محبت کا کسی اور شخص کے ساتھ نام جڑتے دیکھنا

اسکے اگلے الفاظ نے اسے مزید حیران کیا

..... میں نے مارا تھا نہ مرزا انکل کو پھر یہ

اس نے جلدی سے دوسری ویڈیو پلے کی تو وہاں اپنی جگہ عالیان کو وہاں دیکھ اس نے سکھ کا سانس لیا

یہ میں پہلے کیوں نہ جان سکا کہ اس آدمی نے بنا مجھ سے پیسے لیے میرا کام کیسے  
"کر دیا عالیان نے پیسے دیے تھے اور وہی انکا قاتل ہے میں نے کچھ نہیں کیا

یہ جانتے ہی اسکے دل سے جیسے بوجھ سا اترا



گاڑی کو ایک ہی جھٹکے میں دور گراتے وہ اسکے اوپر ٹرک چڑھاتے گیا

پھر ولید کا وہاں آکے رونا اسے بہت کچھ کلیئر کر گیا

اس نے زائشہ کو نکالا مطلب میری زائشہ زندہ ہے وہ ٹھیک ہے او مائی گوڈ لیکن  
"مجھے ولید کو یہ سب بتانا ہوگا

زائشہ کا جان کر اسے حد درجہ خوشی ہوئی وہی ولید کا سوچتے وہ اداس ہوا

وہ تو اسی دن ہی یہاں سے چلے گئے تھے مگر کہاں ان ویڈیو میں کچھ نہ کچھ تو ملے گا  
"ہی نہ



زین نے ویڈیو کو پلے کرتے غور سے اسکا بیک گراؤنڈ دیکھنے لگا  
♡♡♡

ٹوٹ جائے گا تیری نفرت کا محل اس وقت  
جب ملے گی خبر تجھ کو کہ ہم نے یہ جہاں چھوڑ دیا

.....

صبح اٹھتے ہی زائشہ نے ٹائم دیکھا جہاں گھڑی 10 بجا رہی تھی وہ جلدی سے ڈریس  
لیتی فریش ہونے چل دی

وہ جیسے ہی فریش ہو کر باہر نکلی تو نظر عالی پہ پڑی جو ناشتہ ٹیبل پر لگا رہا تھا  
چہرے پہ سنجیدگی چھائی تھی

اس نے نفرت سے اس پر نظریں ہٹالی

نہیں مجھے یہاں سے نکلنا ہی ہے اور آج ہی نکلنا ہوگا ورنہ یہ قاتل کبھی نہیں  
"موقع دے گا اگر بدتمیزی کرو تو کیا پتہ باہر ہی نہ جانے دے

وہ بال سلجھاتے ہوئے سوچنے لگی عالی نے اسکے پیچھے آتے اسکی کمر سے ہاتھ گزار  
کمرپیٹ پہ رکھے تھوڑی اسکی کندھے پہ ٹکاتے وہ اسکے چہرے کو غور سے دیکھتے  
پڑھنے کی کوشش میں تھا

زائشہ نے زبردستی کی مسکراہٹ سے اسکو دیکھا

کیا سوچ رہی تھی؟؟؟

وہ ابھی بھی اسکے چہرے میں کچھ کھوج رہا تھا

"تمہارا قتل کس طرح کرو یہی سوچ رہی تھی

یہی کہ تمہیں مجھ سے اتنی محبت کب ہوئی؟؟؟

پہلے دل میں اس مخاطب ہوتے وہ نظریں جھکا کہ بولی

کیا مطلب؟

وہ انجان بنتے پوچھنے لگا وہ ابھی بھی مشکوک نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

رات کو میٹینگ کے بعد جب اس نے گھر آتے فوٹج چیک کی تو زائشہ کو اپنے روم میں جاتے دیکھ اسکی سانس تھمی مگر واپسی پہ اسکے چہرے پہ مسکان دیکھ اسکو کچھ تسلی ہوئی

لیکن وہ ابھی پوری طرح مطمئن نہیں ہوا تھا

لوو جی میری اتنی ساری تصویروں کو اپنے روم میں لگایا ہوا ہے اتنی محبت ہے مجھ سے

وہ لاڈ سے بولی تو عالی نے سکھ کا سانس لیا

لے لو جتنا دل کرتا ہے لے لو سانس کیونکہ پھر تمہیں یہ سانسیں میسر نہیں ہونگی  
"دل تو کر رہا ہے تمہارے انہی ہاتھوں کو کاٹ ڈالوں لیکن ابھی مجبور ہوں نہ

وہ حقارت اسکو اپنے قریب دیکھتے دل ہی دل میں اس سے مخاطب ہوئی

محبت نہیں میری جان تم سے تو عشق ہے مجھے اور میری شونا سے محبت تو مجھے  
"تب سے ہے جب اسکو میں نے پہلی بار دیکھا تھا

وہ اسکے ماتھے پہ پیار بھرا بوسہ دیتے بولا زائشہ کو اسکا لمس آگ کی مانند لگ رہا تھا  
اس نے تکلیف سے آنکھیں بند کی

ان پیٹ باتوں سے ہی بھرو گے یا کھانے کو بھی کچھ ملے گا؟؟؟  
وہ معصوم سی شکل بناتے بولی تو عالی نے سر اسکے سر سے ٹکراتے پیچھے ہوا زائشہ  
نے جی بھر کے کھانا کھایا







انسان نہ ہنس کر سیکھتا ہے

اور نہ رو کر

جب بھی سیکھتا ہے

یا کسی کا ہو کر سیکھتا ہے یا کسی کو کھو کر

◆ ◆ ◆ ◆ ◆

”کہاں تمھے بچے نہ رات کو چین سے سوتے ہونا صبح کو چین سے بیٹھتے ہو

شاہین شاہ نے محبت سے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے پوچھا



بس پھپھو اب تب ہی سکون میسر ہوگا جب میری بہن کا قاتل میرے سامنے  
ہوگا

وہ انکا ہاتھ چومتے بولا تو گریا شاہ نے اسے نم آنکھوں سے دیکھا

"واہ قدرت تیرا کھیل نرالا میرے ہنار اور نالائق بٹیجے کو سیدھا کر ڈالا  
وہ بڑبڑاتی ہوئی بولی

تم اپنا یہ بڑبڑانا بند کرو جب بھی دیکھو بڑبڑاتی رہتی ہو اور کچھ پتہ چلا زین؟؟

گریا شاہ کو جھڑکتے شاہ بی بی نے تفکر بھرے لہجے میں زین سے پوچھا

پتہ تو بہت کچھ چلا ہے دادو بہت سے چھپے راز سامنے آئے ہیں ایسے راز جنکی  
”ہمیں خبر ہی نہ تھی

وہ غصے سے مٹھیاں بھینچتے بولا تو شاہ بی بی کا ہاتھ دل پر گیا

”اک کیا مط مطلب کہ کونسے ... راز

وہ کانپتی آواز میں میں پوچھنے لگی آواز میں واضح لڑکھڑاہٹ تھی کہیں اسے انکے  
ماضی کا کچھ پتہ تو نہیں چل گیا

ہاشم شاہ نے انکے ہاتھوں پر ہاتھ رکھتے انہیں آنکھوں سے تسلی دی جن میں خوف  
واضح تھا

بس دادو اتنا جان لیں کہ اس بار ظالم نہیں بچ پائیں گے اس بار انکا زوال ہوگا  
پہلے وہ جس سے مرضی ٹکرائے ہوں

لیکن اس بار انکا ٹکراؤ زین شاہ سے ہوا ہے  
"یا تو تباہ کردوں گا یا تباہ ہو جاؤگا"

وہ ایک عزم سے بولا آنکھوں میں سرخی اور ماتھے کی پھولتی رگیں اس کے اندر  
اڈنے والے اشتعال کی گواہی دے رہی تھی

شاہ بی بی کا دل ہول رہا تھا وہ وہاں سے اٹھتی اپنی مخصوص جگہ سیرھویوں کے  
قریب پڑے صوفے پہ بیٹی

صوفے سے سرٹکاتے وہ ماضی میں کھو چکی تھی

ماں سائیں آپ نے کہا تھا وہ میری ہے اپ آپنے وعدے سے پیچھے کیسے ہو سکتی ہیں

ظہیر شاہ آنکھوں میں تیش لیے انکے سامنے ایک سوالیہ نشان بن کے کھڑے تھے

میں تمہیں جواب دہ نہیں ہوں ظہیر شاہ اور اپنا لب لہجہ درست کرو بھولو مت تم  
 "اس وقت تمہارے سامنے ماں نہیں شاہ بی بی موجود ہیں

شاہ بی بی غصے سے دھاڑی بھلا کہاں برداشت تھا کہ انکی ہی اولاد سب کے سامنے کسی نوکر کی بیٹی سے انکی تذلیل کرے

ایسے عہدے کا کیا فائدہ ماں سائیں جو آپکو اپنے ہی قول سے مکر نے پہ مجبور کرے  
نہیں مانتا میں آپکو شاہ بی بی

آپ ماں ہیں میری کیا میری خوشی کے لئے آپ اپنا فیصلہ نہیں بدل سکتی؟؟؟

وہ آنکھوں میں امید کے دیے لیے ان کے سامنے بیٹھتے ہاتھ پھیلاتے ازیت سے  
بولے شاہ بی بی کے دل کو کچھ ہوا

"میں اپنا فیصلہ قطعی نہیں بدلوں گی

وہ انا کی زد میں آتی غرور سے بولی تو ظہیر شاہ کی رہی سہی امید بھی ٹوٹ گئی

تو ٹھیک ہے اب اگر آپکو اپنا بیٹا چاہیے تو اسکو مجھے دینا ہوگا ورنہ بھول جائیے گا کہ  
"آپکا کوئی بیٹا بھی تھا

وہ چادر میں لپیٹی مہناز بیگم کی طرف اشارہ کرتے وارن کرنے والے انداز میں بولے  
شاہ بی بی نے انکی بات کو نظر انداز کرتے مولوی کی طرف متوجہ ہوئی

"چلیں مولوی صاحب آپ پرٹھائیں نکاح

غرور انکے انگ انگ سے چھلک رہا تھا اگر وہ جان لیتی کہ یہی غرور انکو توڑ دے گا تو

غلطی سے بھی ظہیر شاہ کی بات نظر انداز کرنے کی غلطی سے بھی غلطی نہ کرتی

۱۱۱۱۱۱ ط صا

ظہیر

مولوی کے نکاح مکمل کرتے ہی ٹھہار کی آواز کے ساتھ ہاشم شاہ کی دھاڑنے کی آواز یہ سب انکی طرف حیرانی سے دیکھنے لگے

ہاشم شاہ دیوانہ وار بھاگتے اپنے بھائی کے پاس پہنچے جس نے سیدھا دل پہ شوٹ کیا تھا

شاہ بی بی کو اپنا غرور لے ڈوبا تھا انکے اسی عہدے نے ان سے انکا بیٹا چھین لیا  
تھا

"دادو یہ لے دوائی کھا لیں

زین کی آواز پہ وہ ماضی کی دردناک یادوں سے نکلتی حال میں پہنچی

ہممم "وہ دوائی لیتے ہممم کر گئی دوائی کھاتے وہ واپس سے سرٹکا گئی



دکھاوے کی محبت

مطلب کی دوستیاں



اور مطلب کے رشتوں سے تنہائی بہتر ہے

.....

زائشہ اس وقت مال میں موجود تھی گاڑ سائے کی طرح اسکے ساتھ موجود تھے

مینجر خود اسکو سب دیکھا رہا تھا اتنے پروٹوکول پہ وہ ہونق بنی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی

جب گاڑ نے بتایا کہ عالی کی یہاں 60% کی پارٹنرشپ ہے وہ پھیکا سا مسکرائی

"حرام کا اتنا کما لیا کہ سب کچھ خرید چکا ہت سوائے عزت کے

وہ بڑبڑائی اور بے دلی سے وہاں موجود ڈریسز میں سے ایک ڈریس اٹھاتے وہ واشروم

کی طرف بڑھی

اندر جانا ہے کیا؟؟

وہ غصے سے انکو اپنے پیچھے آتے دیکھ کر بولی تو گارڈز نفی میں سر ہلاتے کچھ فاصلے پہ کھڑے ہوئے

وہ منہ بگاڑتے اندر گئی دروازہ بند کرتے وہ جلدی سے ڈریس وہی رکھتی وہاں اوپر موجود شیشے کی بنی کھڑکی کھولی

چونکہ وہ پہلے بھی اسی مال میں آئی تھی اور اسی چیلنجنگ روم سے بھاگی تھی بس فرق اتنا تھا کہ پہلے بابا کو تنگ کرنے لیے بھاگی تھی

اور آج عالیان نامی بلا سے دور جانا تھا اسکو بامشکل کھڑکی سے باہر نکلتی وہ نیچے  
جمپ لگاتی سوئنگ پول میں گرمی

"اووو اللہ یہ کیا مصیبت ہے اب

آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا والی بات ہوئی جلدی سے باہر نکلتے وہ اپنے گیلے کپڑوں  
کو دیکھنے لگی

لیڈیز بوتیک میں داخل ہوتی وہاں سے بلیک پینٹ اور ریڈ ہڈی اٹھاتے چیلنج کرتی

USB

پوکٹ میں ڈالی باہر نکلی ہڈی سر پر لی تو اسکا آدھا چہرہ چھپ گیا

منہ پہ ماسک لگاتی وہ وہاں سے نکلتی چلی گئی

.....

کافی دیر جب زائشہ باہر نہ نکلی تو گارڈ نے ڈور نوک کیا اسکے ہاتھ لگاتے ہی دروازہ کھلتا چلا گیا زائشہ کو متلاشی نگاہوں سے ڈھونڈتے انکی نظر کھلی کھڑکی پہ پڑی

"اول موقع میم بھاگ گئی

وہ موبائل نکال کر عالی کا نمبر ڈائل کرتے بولا ساتھ ہی اپنے ساتھیوں کو مال میں دیکھنے کا کہا

.....

عالی میٹینگ میں تھا جب گارڈ کی کال آئی وہ ہرگز کال نہ اٹھاتا اگر زائشہ کو انکے حوالے نہ کیا ہوتا

سب سے ایکسکیوز کرتے وہ موبائل کان سے لگا گیا مگر سامنے سے گارڈ کی گھبرائی  
ہوئی آواز اسے کچھ غلط ہونے کا پتہ دے گئی

"سر ممم نیم بھاگ گئی ہیں  
وہ گھبراتے ہوئے بولا تو عالی نے غصہ ضبط کیا

"تمہیں وہاں تیخ مارنے کے لئے بھیجا تھا

وہ غصے سے دانت پیستے بولا

"تمہیں ڈھونڈ تو میں لوں گا ہی لیکن اسکے بعد مجھ سے رحم کی امید مت کرنا شونا

تصور میں زائشہ کو وارن کرتے بولا آنکھوں سے جیسے شعلے نکلنے لگے تھے تیز ہوتے  
تنفس کے ساتھ وہ کال کاٹتے جلدی سے میٹنگ کی طرف متوجہ ہوا

جلد از جلد میٹنگ ختم کرتے وہ بھاگتے ہوئے اس ویرانے سے نکلا تقریباً آدھا گھنٹے  
کی ریش ڈرائیونگ کرتے وہ مال پہنچا

اس نے ونڈو مرر نیچے کیا تو ایک گارڈ جلدی سے بھاگتا وہاں آیا

"سریہ میم کی ڈریس اندر سے ملی ہے لیکن وہ پورے مال میں نہیں ہیں

"تم لوگ دفع ہو جاؤ ایک لڑکی تمہیں چکما دے گئی سالوں کر کیا رہے تھے تم

وہ غصے سے پاگل ہوتے دھاڑا تو گارڈز کی جان حلق میں آئی

پورا شہر کا چپہ چپہ چھان مارو مجھے وہ کسی بھی حال میں چاہیے اسکے بغیر لوٹے تو  
"ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا"

آنکو کانپتا دیکھ وہ مزید وہ پھر سے دھاڑا وحشی پن سا چھانے لگا تھا اسکے اندر

وہ گاڑی سڑکوں پہ دوڑاتے سبھی گارڈز کو زائشہ کو ڈھونڈنے کے لئے بھیج دیا



"یہ کمبخت ماری سحر کہاں مر گئی اب"

جب سے عائہ خان کو پتہ چلا تھا کہ پراپرٹی ولید زائشہ اور سحر کے نام ہے تب سے  
عہ جلے پیر کی بلی بنی ادھر ادھر سر مار رہی تھی

"یہاں کہیں نہیں ہیں مس سحر آپ  
کال پہ مرزا ہاؤس کی پڑوسن کی بولی تو عائہ خان کو اب خود پہ غصہ آنے لگا تھا

انکی جلد بازی کی وجہ سے ہی ہوا تھا سب

"اففف کیا فائدہ میرے اتنا سب کرنے کا نہ تو ولید مل رہا ہے نہ وہ سحر  
وہ غصے سے پاگل ہوتی اپنے بال کھینچنے لگی



نہیں ایسے کیسے جانے دو اتنا سب اس لیے نہیں کیا کہ یوں دوسروں سے مانگتی  
"پھروں"

وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی وہ پھر سے کوئی شیطانی منصوبے بنانے لگی تھی لیکن ہر  
بار قسمت ساتھ دے دے ایسا بھی نہیں ہوتا



منافق چہروں سے واقف ہوں میں وہ الگ بات ہے احترام کرنا میری فطرت میں  
شامل ہیں

.....

آج سنڈے کا دن تھا ولید اور سحر گھر پر تھے

ولید نے سحر کو تنگ کرنے کے لیے اس سے آج ہی ساری جم کروائی تھی

ہائے او مار ڈالا مرو تم ولید کے بچے زرا شرم حیا نہ آئی تمہیں مجھ معصوم سی بچی  
"پر کتنے مین ہو تم

سحر نے دہائیاں دیتے اسے سلواتیں سنائی تو ولید کا قہقہہ گونجا

تم ہنس رہے ہو اللہ کرے تمہارے دانت ٹوٹ جائیں پھر جب تم ہپ ہپ  
کر کے لوگوں سے بات کرنے کی کوشش کرو گے اور تمہارے منہ سے سوائے ہوا  
"کہ کچھ نہ نکلے گا تب میں ہنسو گی تم ہپ ہپ ہپ کرتے رہنا



الحمد للہ سارے گھر کے کام آتے ہیں تمھاری طرح مفت میں روٹی نہیں توڑتی میں

”

وہ گردن آکڑا کہ بولی تو ولید نے مسکراہٹ دبائی

اچھا تو ایک کام کرو آج کے کھانے میں پڑاؤ، قورمہ، سیج کباب اور میٹھے میں کھیر، گاجر

”کا حلوہ اور سویاں بنا لو

وہ مصنوعی سنجیگی سے بولا تو سحر نے ہونق بنے اسے دیکھا اتنا سب وہ اکیلے

”چلو چھوڑو تم سے نہ ہوپائے گا

وہ افسوس سے سر جھٹکتے بولا تو سحر کو آگ لگی

کیوں میں کیوں نہیں بنا سکتی ہاں کیا ٹائم ہوا ہے ہاں میں رات تک سارا کھانا  
"ریڈی کرلوں گی لیکن میری ایک شرط ہے

اسکے شیطانی دماغ میں کچھ تو چل رہا تھا ولید نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا  
جیسے جاننا چاہا ہو کہ کیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے وہ

کیسی شرط؟؟

"یہی کہ اگر میں نے کھانا بنا لیا تو تمہیں وہ کرنا ہوگا جو میں کہوں گی

وہ شیطانی مسکراہٹ سے بولی

"چلو ٹھیک ہے منظور ہے شرط

ولید نے سوچا جو ہوگا دیکھا جائے گا گر وہ جان لیتا اسکے ارادے کتنے خطرناک ہیں تو  
کبھی بھی شرط قبول نہ کرتا

"چلو تم ریڈی ہو پھر

اسکو مسکراہٹ پاس کرتے سحر آٹھ کہ کچن کی طرف چل دی

"پتہ نہیں کہا کرے گی اب یہ آفت کی پرکالہ

ولید سوچتے ہوئے وہاں سے اٹھا اور پیدل سڑکوں پہ نکل آیا  
♡♡♡

کہا اک پیر نے مجھ سے یہ تعویذ لیتی جاؤ  
! ہے بڑا گہرا اثر اس کا۔۔

ہوئے جو نا ابھی تک تیرے  
تیری مالا جیسے گے وہ  
میں کچھ دیر بیٹھی اور پھر سر جھکائے چلی آئی۔۔

کہ جس کو وفائیں بھی میری میرے اطراف نہ لائیں  
اسے تعویذ لائیں گے۔۔  
اسے تعویذ لائیں گے

.....

زائشہ نے مال سے نکلتے ہی کچھ دور پیدل چلتے ایک شوپ پر کی

بھائی موبائل دیکھائیں گے مجھے ارجینٹ کال کرنی ہے ایکچلی میں اپنا موبائل گھر پر  
"بھول آئی ہوں"

زائشہ نے شوپ والے آدمی سے کہا جو مشکوک نظروں سے اسے رہا تھا کچھ دیر  
سوچنے کے بعد اس نے موبائل اسکی طرف بڑھایا

تھیکنس جلدی سے موبائل لیتی وہ بابا کے مینجر کو کال ملانے لگی



انکل میں زائشہ ہوں بھائی کہاں ہیں ؟

زائشہ بچے آپ سلامت ہیں یا اللہ تیرا شکر اور ولید سر ملتان والے آپکے ولا میں ہیں  
آپ کب آئیں گی کہاں ہیں آپ ؟؟؟

ایک کہ بعد ایک سوال کرتے وہ بہت خوش لگ رہے تھے

انکل آپ نے کسی کو نہیں بتانا کہ میں نے آپ سے بات کی اور کہاں ہوں یہ وہی  
"آکر بتاؤ گی دوبارہ اس نمبر پر کال مت کیجئے گا اللہ حافظ

پیچھے سے آتے عالی کے گارڈز کو دیکھ اس نے جلدی سے کہتے موبائل انہی انکل کو واپس کیا اور آہستہ آہستہ چلنے لگی

بھاگ کر وہ انکو اپنی طرف متوجہ نہیں کر سکتی تھی سر جھکا کر چلتے وہ سڑک پر نکل آئی سر گھما کہ پیچھے دیکھا تو عام لوگ ہی کھڑے تھے

بھائی جلدی سے گاڑی بھگاؤ "وہ جلدی سے ٹیکسی روکتے اس میں بیٹھتے جلدی سے کہا تو ٹیکسی ڈرائیور نے جی کرتے گاڑی سڑکوں پہ بھگائی

کہاں جانا ہے مسیم ???

ٹیکسی ڈرائیور کے پوچھنے پہ وہ ایڈریس دیتی سکون سے سیٹ کی بیک سے ٹیک  
لگاتی وہ آنکھیں موند گئی

دل میں ابھی ابھی ڈرتھا اگر جو عالی نے اسے پکڑ لیا تو اسکے ساتھ کیا ہوگا

.....

عالی غصے سے پاگل ہوتا اسکو ہر جگہ ڈھونڈ رہا تھا مگر وہ کہیں مل ہی نہیں رہی تھی

آخر کیوں بھاگی تم , میں نے کونسا تم پہ ظلم کیے تھے , تمہیں اسکی سزا ضرور ملے گی  
" میری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھایا تم نے

عالی گاڑی سے باہر نکلتے ٹائر کو زور سے کک مارتے دھاڑا پھر کسی کا نمبر ڈائل کرتے فون کان سے لگایا

ایک جگہ کی لوکیشن بھیج رہا ہوں وہاں سے سارے کیمرے میرے لیپ ٹوپ سے "کونٹیکٹ کرو"

تحکم بھرے لہجے میں بولتا وہ کال کاٹ گیا لوکیشن سینڈ کرتے اس نے موبائل سیٹ پہ پھیکا

پچھتاؤ گی تم بہت پچھتاؤ گی اس ولید کی وجہ سے مجھے چھوڑ کر بھاگی ہونا تم اب "دیکھو میری جان میں کیا کرتا ہوں"

مسج ٹون پہ وہ لال آنکھوں سے سے موبائل کے لئے دیکھا گاڑی میں بیٹھتے لیپ  
ٹوپ آن کیا اور خان ولا کے قریبی سبھی کیمرہ میں غور سے دیکھتے

وہ اس گھر کے پاس آنے والی ساری گاڑیوں لہ نظر جمائے بیٹھا تھا گاڑی سٹارٹ  
کرتے وہ ریش ڈرائیونگ کرتے خان ولا کہ قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا تھا

، گاہے بگاہے وہ ایک نظر لیپ ٹوپ پہ ڈال لیتا

"مل ہی گئی نہ شونا

ییلو کلر کی ٹیکسی کو تیزی سے ولا کی طرف جاتے دیکھ وہ طنزیہ مسکراہٹ سے بولا اور  
گاڑی سڑک کے بالکل درمیان میں روکی

اس طرح کہ کسی گاڑی کا وہاں سے گزرنا نہ ممکن تھا اور باہر نکلتے گاڑی کے بونٹ پر بیٹھ گیا

.....

"میم آگے گاڑی کھڑی ہے راستہ نہیں ہے جانے کا

ٹیکسی ڈرائیور نے گاڑی روکتے کہا تو زائشہ نے سامنے دیکھا عالی کو دیکھ اسکا دل خوف سے بند ہونے لگا تھا

"یہ لیں پیسے اور جائیں مل گئی مجھے میری منزل

اسکو پیسے تھماتے وہ گرمی سانس ہوا کے سپرد کرتی باہر نکلی تو ڈرائیور گاڑی سٹارٹ کرتے چل دیا

”اففففف کیا مصیبت ہے اتنی جلدی یہ کیسے پہنچ گیا یہاں

ماتھے پہ آیا پسینہ صاف کرتے وہ پریشانی سے ارد گرد دیکھنے لگی وہاں ایک دو گاڑیاں ہی موجود تھیں

وہاں سے پانچ منٹ کا فاصلہ پہ خان ولا تھا اور اس سے آگے یہ الو

”کیا مسئلہ ہے ہٹو راستے سے

کچھ نہ سوچنے پہ وہ چیخی تو عالی نے لہو رنگی نظریں اٹھا کہ اسے دیکھا اسے دیکھتے ہی  
اسکی ساری بے چینی بے سکونی دور جا سوئی تھی

وہ بونٹ سے اترتے بھاری قدم اٹھاتے اسکے پاس آنے لگا جیسے جیسے وہ قدم بڑھا  
رہا تھا ویسے ویسے زائشہ کا دل خوف سے اور تیز دھڑکنے لگا تھا

میری باتوں کو تم نے ہوا میں اڑا دیا تم تو جانتی ہو نہ مجھے , میں اپنی بات سے کبھی  
, پیچھے نہیں ہٹتا

"پھر بھی تم مجھ سے الجھنے لگی تھی ہاں



## عشق میں مر جاواں

زائشہ نے اسکی آنکھوں میں ناچتی وحشت کو دیکھ ڈر سے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچی  
 ماتھے پہ پسینے کے قطرے واضح ہوئے لیکن آنکھوں میں ڈر خوف کا کوئی نام ہی  
 نہیں تھا

پہلی بات مسٹر عالیان میں تمھاری غلام نہیں ہوں جو تم کچھ کہو اور وہ میرے لیے  
پتھر کی لکیر ہو



ہائے میری شونا بہت دیدہ دلیری دیکھا رہی ہو نائس ہاں میری وائف کو ایسا ہی ہونا  
"چاہئے"

وہ جو سوچ رہا تھا سامنے آئے گی تو اسکو ایسی سزا دیگا کہ دوبارہ اس سے دور جانے کا سوچنے کا خیال تک اسکی روح میں خوف پیدا کر دیگا

لگر اسکو اپنے سامنے دیکھ کر ہی اسکا سارا غصہ ہوا ہوا تھا وہ چاہ کر بھی اس پہ غصہ نہیں کرو پا رہا تھا

اسکی بات پہ زائشہ نے نخوت سے سر جھٹکا

بہت بہمت والی ہونہ چلو تھوڑا ٹیسٹ ہو جائے تمہارا؟؟؟؟

وہ سوچنے والے انداز میں بولا تو زائشہ الجبھی

ارے زیادہ کچھ نہیں بس دیکھو یہ کچھ ہی منٹس کی دوری پہ تمہارا ولا ہے تم وہاں  
"پہنچ کے دیکھاؤ"

وہ عام سے لہجے میں اسکو دیکھتے بولا لیکن آنکھوں میں چیلنج تھا اور زائشہ نے کبھی  
تیچھے ہٹنا سیکھا ہی نہیں تھا

"اس کے بدلے میں تم مجھے چھوڑ دو گے منظور"

وہ نظریں ولا پہ ٹکاتے بولی تو عالی نے سر ہلایا

وہ پیچھے ہٹتے بولا تو زائشہ نے قدم آگے بڑھائے کچھ قدم چلتے ہی اسکے سامنے دو گاڑیاں کی اس میں پانچ پانچ گاڑز ہاتھوں میں گن لیے اسکے سامنے آئے

زائشہ نے عالی کو دیکھا جو معصومیت سے اسکو دیکھ کر کندھے اچکا گیا جیسے تم جانو اور یہ گاڑز

اتنے ہٹے کٹے گاڑز کو دیکھ اس نے حلق تر کرتے قدم پیچھے لیے عالی کے لبوں پہ تمسخرانہ مسکراہٹ نے احاطہ کیا

"کیا ہوا جاؤ نہ شونا کھلی چھوٹ ہے جاؤ ہاہاہاہاہا

مزاق اڑاتے لہجے میں کہتے وہ ہنسا زائشہ کو اپنی بے عزتی محسوس ہوئی

اتنے پیار سے چاہا جائے تو پتھر بھی اپنے ہو جاتے ہیں

دوست

ناجانے یہ مٹی کے انسان اتنے مغرور کیوں ہوتے ہیں

[illegible]

"ہائے کاش میسینی زائشہ یہاں ہوتی

کام کرتے وہ زائشہ کو یاد کرتی بولی تو اسکی آنکھوں میں آنسو آئے

یار دغا باز نکلی تم اگر جانا تھا تو مجھے بھی بتا دیتی ساتھ چلتے اور تمہارے اس بڑھے  
بھائی کو بھی کھینچ کر لے جاتے

لیکن تم نے تو آخری بار بھی اپنا دیدار نصیب نہ کروایا , کل آؤگی تم سے ملنے پھر  
”تمہیں اچھی خاصی سناؤں گی

وہ آنسو صاف کرتے خود کو بہلانے کے لئے بولی اور کام کرنے لگی

ایک تو اس ولید کے بچے کو زرا تمیز نہیں ہے مجھے کام کرنے کا کہتا خود پتہ نہیں  
کہاں غائب ہو گیا

"یہ نہیں کہ معصوم کی مدد ہی کر دے ظالم مین انسان کہیں کا

وہ غصے سے ولید کو گالیوں سے نواتی بولی پھر خود ہی ہنس پڑی



چل بیٹا ولید کا کہ دیکھ اس آفت نے کیا سوچ رکھا ہے کس طرح تجھے زلیل کرے  
"گی

ولید نے قدم واپسی بڑھاتے ہوئے بولا





وہ اسکو گارڈز کو مارتے دیکھ بولا

باقی گارڈ نے اس پہ گن تانی تو اس نے جیب سے چاقو نکلا جو اسے ٹیکسی کی بیک سیٹ پہ پڑا ملا تھا

وہ ہاتھ گھماتے چاقو ایک کے منہ پہ مارا دوسرے کی نازک جگہ پہ گھٹنا مارتے وہ ان سے گھتم گھتتا ہوئی ہاتھوں کے بلکہ بنا کہ در پر در انکے سینے اور منہ پہ مارتی وہ انکو نڈھال کر چکی تھی

ولید کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی عالیاں نے دلچسپی سے اسکو فائٹ کرتے دیکھا

از قلم گل

NOVEL BANK

عشق میں مر جاواں

اور گارڈز کو آتا دیکھ اس نے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں الجھاتے سیدھا  
کیا اسکا یہ انداز عالی کے دل پہ بجلی گرا گیا

جب کہ ولید بے یقین تھا یہ انداز بھلا وہ کیسے نہ پہچانتا اسی نے ہی تو دکھائی تھا  
، اسے سب

ہائیلییے "عالی نے نے دل پہ ہاتھ رکھا

نیچے جھک کہ گن اٹھائی

ولید بھی سانس روکتے اسکو دیکھنے لگا

زائشہ نے ماسک اتارتے سر سے ہڈی اتارتی وہ اسکی طرف مڑی

نیچے پڑے کراہت گارڈز کو صدمہ لگا اب تک وہ جس سے پٹ رہے تھے وہ انکے  
باس کہ بیوی تھی

"شکر نیم نے ہمہیں مارنے کا موقع ہی نہ دیا ورنہ باس نے جان نکال لینی تھی



ہاتھوں سے اسے روکتے وہ فریاد کرتے بولا زائشہ نے تمسخرانہ نظروں سے اسکا تڑپنا  
دیکھا

زائشہ نے ویسے ہی اسکو دیکھتے قدم پیچھے کو لیے ولا کہ پاس پہنچتے وہ کی

”چیلنج جیت گئی میں

وہ ہنستے ہوئے گن والا ہاتھ نیچے کرتی بولی تو عالی نے سکھ کا سانس بھرا

”ہمممممممممم چلو اب تم اپنا کہا پورا کرو جاؤ یہاں سے

وہ حکم دیتی بولی عالی نے گھور کر اسے دیکھا جو بلیک ٹائٹس اور ریڈ ہڈی پہنے کھلے  
بالوں کے ساتھ حکم دیتی سیدھا اسکے دل میں اتر رہی تھی

"جاؤ بھی

زائشہ نے اسکو گھورتے زور سے کہا

"جا تو میں رہا ہوں لیکن یاد رکھنا واپس بھی آؤ گاتب تک تم سکون سے رہو

وہ گاڑی میں بیٹھتا سنجیگی سے بولا اور گاڑی بھگالے گیا اسکے گارڈز بھی اسکے پیچھے  
نکلے

ولید قریب آیا تو زائشہ اسکے گلے لگی ولید نے اسکے سر پر پیار کرتے خود میں بھینچا

"تمہیں پتہ ہے میں نے اور سحر نے تمہیں بہت زیادہ مس کیا

ولید بولا تو زائشہ نے اسے دیکھا

"سحر کہاں ہے کیسی ہے وہ؟؟؟ آنی بھی ساتھ ہیں کیا

وہ گیٹ سے اندر داخل ہوتے پوچھنے لگی

"اس بارے میں بعد میں بات ہوگی ابھی تم ریلیکس کرو اور دیکھو کیسا ہے



وہ ولا کی طرف اشارہ کرتا بولا تو زائشہ نے نظریں گھماتے ولا پہ ڈالی

سیاہی آسماں پر پھیلنے لگی تھی واٹ کمر سے بنا ولا اور اس پت چمکتی لائٹس  
بہت بھلی لگ رہی تھی نظریں وہاں سے گارڈن کی طرف بڑھی

اپنے لائٹوں سے جگمگاتگ نام سے پانی اور پھولوں کو ارد گرد دیکھ اسکے چہرے پہ  
مسکراہٹ بکھری

"بہت اعلیٰ ہے

ہاں آخر پسند کس کی ہے ؟

وہ بولی تو ولید نے گردن آکڑا کہ پوچھا

"افکورس میری ہے

وہ اسکی پوکٹ سے موبائل نکال کر بھاگتی بولی۔

"چوہیا آتے ہی شرارت شروع

وہ اسکو پکڑنے کے لیے پیچھے بھاگا وہ جب بھی اداس ہوتے تو ایسے ہی مستی کرتے تھے تاکہ انکی اداسی ختم ہو جائے اور ایک دم فریش

زبان دیکھاتے وہ ادھر سے ادھر ہنستی بھاگ رہی تھی



بڑے ہی کوئی مین قسم کے انسان ہو تم زرا شرم نہیں آئی کہ میں یہاں اکیلی  
..... کام

وہ زائشہ کو وہاں دیکھتی حیرت سے آنکھیں بڑی کیے اسے تکنے لگی

"مجھے پکا یقین تھا تم مرنے کے بعد بھی میرا پیچھا نہیں چھوڑو گی

وہ منہ کے زاویے بناتے بولی زائشہ نے بامشکل خود قہقہہ لگانے سے روکا

"میں تمہیں اپنے ساتھ لے جانے آئی ہوں میری بے وفا دوست

ہاتھوں کو اوپر کر کے اسے اپنے پاس آنے کا اشارہ کرتی وہ بھاری آواز میں بولی تو  
سحر کی آنکھیں پھیلی

نہ نہیں مم میں کیوں آؤں میرے بچوں کا کیا ہوگا ابھی تو میری شادی ہی نہیں  
ہوئی اور تم مجھے لینے آگئی کچھ شرم کر لو تم تو ابھی آنی بھی نہیں بنی؟؟؟

وہ ڈر سے بوکھلاتے بے ربط جملے بولی گئی

بیچھے کھڑے ولید کا قہقہہ گونجا جبکہ زائشہ اسے گھور رہی تھی













ہزار جامِ تصدق ، ہزار میخانے  
نگاہِ یار کی لذت شراب کیا جانے

.....

کچھ مہینوں کی محنت رنگ لائی تھی زین پتہ چلا کہ ولید ملتان میں ہے اسکے افس  
سے آڈریس لیتے وہ ملتان آیا تھا

شام کا وقت تھا سورج ڈھلنے لگا تھا

وہ اس وقت خان ولا کے باہر کھڑا الجھن میں مبتلا تھا وہ یہاں آتو گیا تھا لیکن ولید  
سے کہے گا کیا کہ اسکے ماں باپ کو مروانے کی کوشش کی تھی اس نے

وہ اندر داخل ہونے لگا تبھی چوکیدار نے اسکا راستہ روکا

جی صاحب کون ہو آپ اور یہاں کیا کر رہے ہو؟؟

"ولید کو جاکہ بولو زین شاہ آیا ہے ملنے کچھ ضروری بات کرنی ہے

ازلی سرد لہجہ اپناتے وہ بولا تو چوکیدار اسے انتظار کرنے کا کہتا اندر بڑھا

"ہنہ انتظار

منہ بنا کہ کہتا وہ اندر داخل ہوتے گارڈن میں ٹہلنے لگا اسکی نظر فوارے پہ پڑی تو اسکے چہرے پہ مسکراہٹ بکھری

"اسکی طرح ہے بہت پیارا اور بہت خطرناک بھی

وہ ٹھہر یاد کرتے بولا پیچھے سے آتی زائشہ کا منہ کھلا

کیوں میں نے تمہیں کونسے ڈانگا سوٹیاں مار لی ہیں جو میں خطرناک بن گئی ہوں  
؟؟؟؟

وہ کڑے تیوروں سے اسے گھورتی بولی اسکی آواز سنتے زین پلٹا

ریڈ شرٹ وائٹ ٹراؤزر میں بالوں کو کندھوں پہ ڈالے بھوری آنکھوں سے اسے گھورتی  
اسے بہت اپنی اپنی سی لگی

بولو بھی اب منہ میں سہی جمالی ہے یا مٹھو طوطے چوری کھانی ہے کر کے آپ  
جناب کو مخاطب کرو؟؟؟؟

وہ اسکے سامنے ہاتھ جوڑتے نوٹنکی سے باز نہ آئی زین ہنسا

""""اووو شکر مجھے لگا شاید کوئی غلطی سے پتلا چھوڑ گیا ہے یہاں ؟

وہ مصنوعی شکر ادا کرتی بولی

”آپ نے باز نہیں آنا اکیچلی مسس میں یہاں آپ کے بھائی سے ملنے آیا ہوں

وہ احترام سے بولا

”ہممممممممم کیا بات کرنی ہے

گال پر ہاتھ رکھ کر سوچنے کی ایکٹینگ کرتی بولی تو زین کا دل کیا اسکے گال کھینچ لے

لیکن نہ تو وہ اس پہ حق رکھتا تھا نہ ٹائم ایسا تھا وہ سر جھٹکتے ارد گرد دیکھنے لگا

”ضروری بات ہے

ہممم کیا وہ یہ بات تو نہیں کہ تم نے میرے بابا ماما کو مروانے کی کوشش کی؟؟؟

اچانک ہی اسکی آواز میں سرد مہری چھا گئی زین نے جھٹکے سے اسکو دیکھا اسکے لہجے  
نے اسکو شرمندگی کی کھائی میں گرایا

ندامت سے اسکے کندھے جھکے مگر اسکی اگلی بات پہ وہ چونکا

لیکن جو ہوا بہت برا ہوا مجھے پتہ ہے تم بے قصور ہو تمہاری غلطی تھی اتنی اگر  
تمہیں میرا تھپڑ یاد تھا تو یہ یاد کیوں نہیں رکھا کہ میں نے دل سے سوری بھی کی  
تھی

افسوس ہے لیکن کوئی بات نہیں میں ایک بار پھر تم سے سوری کر لیتی ہوں ائی  
"ایم سوری زین میں غصے میں آگئی تھی

وہ تھوڑا پیچھے ہٹتے بولی

"اسکڈ زائش کچھ اچھا لریا تم نے

پیچھے سے آتی سحر نے کہا تو وہ ہنسی زین نے محبت پاش نظروں سے اسے دیکھا

آؤ یہی کھڑے رہو گے کیا اب؟؟؟

زائش نے کہا تو زین نے جھجھکتے ہوئے اسے دیکھا



"ولی بھائی آرہیں ہیں آپ چلے اوہ وہ دیکھو آجھی گئے

اسکی نظروں کا مفہوم سمجھتے زائشہ نے کہا اور ولید کی پورچ میں رکتی گاڑی کی طرف اشارہ کیا

"اسلام و علیکم

وہ سب کو وہی دیکھ وہی آیا اور زین سے بولا

وَالْعَلَيْكُمُ السَّلَامُ کہتے وہ اسکے گلے ملا

وہ سب لاؤنج میں بیٹھے تھے زائشہ کو سحر اور ولید نے سب بتا دیا تھا جسے سن زائشہ کو افسوس ہوا

تو اب تم نے کیا سوچا ہے؟

ولید نے غور سے ولید کے چہرے کو دیکھتے کہا

میں نہیں چھوڑنے والا اسکو میری بہن اور بھائی کا قاتل ہے وہ , اسکو موت کی  
"بھیک مانگنے پہ مجبور نہ کیا تو میرا نام بھی زین شاہ نہیں

وہ تیش میں میں بولا دشمنی تو الگ زائشہ کا شوہر ہونے کے لیے بھی اسکو سزا  
دینی تھی

ہاہاہاہاہاہا "اتنی سیریس سوچویشن میں زائشہ اور سحر ہاتھ پہ ہاتھ مار کر ہنسنے لگی زین اور ولید نے انہیں ایسے دیکھا جیسے وہ کوئی پاگل ہوں

اہم اہم نہیں وہ کیا ہے نہ تم نے کہا کہ تمہارا نام زین شاہ نہیں ہوگا تو میں سوچنے لگی تھی کہ زین شاہ نہیں ہوگا

تو ہم تمہارا نام ڈھیٹ انسان رکھ دینگے دیکھو اس بھی تمہارا فائدہ جب بھی کوئی تمہیں  
ڈھیٹ انسان بولے گا تو تمہیں ہر وقت یاد تو رہے گا



" اتنا نا ہنسو بھری جوانی میں کیوں اپنے دانت تڑوانا چاہتے ہو مجھ سے

زائشہ نے تینوں کو گھورتے کہا تو ابکی بار وہ تینوں ہی لوٹ پوٹ ہوئے زائشہ کا سرخ  
تمتاتا چہرہ انہیں لطف دے رہا تھا

وہ پیر پٹکتی وہاں سے روم میں جاتے زور سے دروازہ بند کر گئی

کچھ باتوں کے بعد زین بھی انکو اپنے گھر مدعو کرتا وہاں سے نکل گیا  
👉👉👉

رات کے بارہ بج رہے تھے ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا , خاموشی کا عالم تھا لیکن  
اسکو کوئی پرواہ نہیں تھی



!! کونسی بات

اگر کبھی ہم الگ ہو جائیں کبھی بھی کیونکہ اُگے کیا ہوگا ہم نہیں جانتے تو اگر تمہیں  
میری یاد ائے تو اس چاند کو دیکھنا اسی سے شکوہ کرنا

اسی میں مجھے ڈھونڈھا کرنا تم تصور میں ہی مجھے خود کے قریب محسوس کرنا , یاد کروگی  
"نہ؟؟؟؟؟"

وہ اسکو سوالیہ نظروں سے دیکھتا بولا تو زائشہ ہنسی

نہ تم مجھ سے دور ہو گے نہ میں تمہیں یاد کروں گی اور مجھ سے یہ سب ناولز والی  
"ہیروئن کی طرح نہیں ہوتے"

وہ منہ کے زاویے بناتی بولی تو اس نے مسکرا کر سر جھٹکا

"ہممم پھر بھی تمہیں بتا رہا ہوں بس تم یاد رکھنا میری بات

اسکی درد کی شدت سے سرخی مائل آنکھوں سے ایک آنسو بہتا اسکے بالوں میں جڑب  
ہوا پھر ٹپ ٹپ کرتا ایک کے بعد ایک آنسو بہتا چلا گیا

سب کے سامنے ہنسنے والی اب پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھی





"زین ہمیں بات کرنی ہے تم سے

وہ جیسے ہی ڈیڑھ رات کو حویلی میں داخل ہوا تو شاہ بی بی کو اپنا انتظار کرتے پایا

"جی آئیں بیٹھیں

وہ گارڈن میں ہی انکو چئیر کی طرف اشارہ کرتے بولا تو وہ سر ہلاتی بیٹھی

تم جانتے ہو حویلی کا ماحول ان کچھ مہینوں میں کیسا ہو گیا ہے سب اپنے اپنے کمروں پہ پڑے رہتے ہیں

"اگر ایسا ہی چلتا رہا تو انکی صحت پہ بہت برا اثر پڑ سکتا ہے

تو میں اس میں آپکی کیا مدد کر سکتا ہوں؟؟؟

شاید اسکو اندازہ تھا وہ کیا کہنا چاہتی ہیں

یہی کہ تم بیاہ رچا لو ایک تو گھر میں خوشیاں آئی سب کا دھیان شادی میں لگ  
"جائے گا"

وہ حکم دیتی بولی تو زین نے خود کو غصہ کرنے سے باز رکھا

بی جان آپ چاہتی ہیں کہ سب خوش رہے تو ٹھیک ہے ان سب کو خوش رکھے کی  
"ذمیداری میری لیکن شادی کے متعلق دوبارہ کوئی بات نا سنو میں

وہ کہتے وہاں سے اٹھا

کچھ دنوں میں وہ لڑکی اپنی یہاں رہنے آرہی ہے اور یہ میرا حکم سمجھ لو کہ پانچ  
"مہینوں بعد تم شادی اسی سے ہی کرو گے

وہ مغرور تحکمانہ لہجے میں حکم دیتی وہاں سے چل دی زین نے غصے سے گملے کو  
ٹھوکر مارتے حویلی نکل گیا

سرکوں پہ بے مقصد گاڑی دوڑاتے وہ قدرے سنسان جگہ پر گاڑی روکتے وہ۔  
گاڑی سے باہر نکلتے وہ پوکٹ سے سگریٹ نکال کے لگاتے وہ لمبے لمبے کش لیتے  
وہ دھویں ہوا میں چھوڑتے

خود کو پرسکون کر رہا تھا ایک کے بعد ایک ٹینشن نے اسکو دماغی طور پر کافی تھکا دیا  
تھا

~~~~~  
"سگریٹ پھینکتے وہ ہلک کے بل چیخا اس سنسان سے علاقے میں  
اسکی آوازیں گونجنے لگی

عالیان خان تمہیں مار کے ہی دم لونگا میں، تم مرو گے تب ہی مجھے میری خوشیاں  
"نصیب ہونگی

سرخ آنکھوں میں جنون لیے وہ پتھریلے لہجے میں بولا اور گاڑی میں بیٹھتا زن سے  
بھگالے گیا



عالی نے زائشہ کے جاتے ہی واپس سے اپنے پرانے کاموں میں مصروف ہو چکا تھا  
نجانے اب وہ اپنے شاطر دماغ سے کیا نیا کھیل کھیلنے کا سوچ رہا تھا

وہ زائشہ کی پل پل کی خبر رکھتا تھا یا شاید یہ اسکو لگتا تھا

اسکی تصویروں کو دیکھ کر مسکراتا رہتا تھا کچھ ہی مہنوں میں اسکی حالت ایک مغرور  
بزنس مین سے ہٹ کر اداس قابل رحم انسان جیسی ہو گئی تھی



[illegible]

کون آیا ہے بھابی؟؟؟



گرٹیا شاہ نے اتنے زور سے ہنسنے کی آواز پر کمرے سے سیدھا کچن میں آتے مہناز بیگم سے پوچھا

"زین کے لئے شاہ بی بی نے لڑکی پسند کی ہے وہی لوگ ہیں

اچھا اماں نے ہمہیں بتانا بھی گوارا نہ کیا؟؟ چلیں وہ تو شروع سے ہی ایسی ہیں  
آپ بتائیں کہ !!

کیسے ہیں وہ لوگ مزاج کے اور کہاں سے تعلق رکھتے ہیں؟؟

"آپا آپ خود ہی جا کر کیوں نہیں دیکھ لیتی  
"اچھا چلیں ساتھ چلتے ہیں وہی دیکھ لیجیے گا

ٹرے میں چائے کے ساتھ بسکٹ رکھتے وہ بولی اور ٹرے لیتی دونوں باہر نکلی



"سر آج میم زین شاہ کی حویلی جائیں گی

عالی کے مخبری نے اسکے سامنے کھڑے ہوتے اسکے برانڈڈ جوتوں کو دیکھتے کہا تو عالی نے ہنکار بھرا

" جاؤ

وہ ہاتھ میں پکڑی گن میں موجود گولیاں دیکھتے بولا تو وہ انسان سر جھکاتے وہاں سے نکلا

یہ ساری گولیاں تمہارے سینے میں اتاروں گا ارادہ تو تمہیں ترپانے کا تھا لیکن آج جو  
"میری شونا تمہارے ساتھ کرے گی وہ تمہیں ترپانے کے لئے کافی ہوگا

وہ گن کو گھماتے شاطرانہ لہجے میں بولا اور اسکی حالت سوچ کہ ہنسا

"بسبس کچھ دن اور ہیں ہجر کے پھر سارے فاصلے ختم تمہارے رشتے ختم

موبائل اٹھا کہ اسکے نمبر پر کچھ سینڈ کرتے وہ ہنستے ہوئے سوچنے لگا

اب یہ جو میرے اندر آگ لگی ہی اسی میں جلا ڈالوں گا تمہیں اتنا مجبور کر دوں گا کہ خود  
"چل کہ میرے پاس آؤگی

وہ بند آنکھیں میں زائشہ کا اداس چہرہ دیکھ اس سے دل ہی دل میں مخاطب تھا

اسکو سوچتے وہ شرٹ اتار کر بیڈ پہ اوندھے منہ گرا اور زائشہ کے تکیے کو خود میں  
بھینچتا اسے محسوس کر کے سونے کی کوشش کرنے لگا



"آہستہ چلاؤ، گاڑی ہے کوئی ایروپلین نہیں

سحر ولید اور زائشہ زین کے گھر کے لئے نکلے تھے اور بد قسمتی سے زائشہ کی ضد پہ  
ولید نے اسکو گاڑی چلانے دی تھی

جس پہ اب وہ پچھتا رہا تھا کیونکہ زائشہ گاڑی کو ہوائی جہاز سمجھ کر اڑا رہی تھی اور  
سحر کی چیخیں نکل رہی تھی

جبکہ ولید مزے سے اسکا ڈرنا انجوائے کر رہا تھا

"آہہہ مار ڈالا

## چوکیدار گاڑی کو دیکھتا وہاں آیا

"جی آنٹی کون ہے تہاں اور کس نوں ملنا ہے تو انوں

وہ احترام سے نظریں جھکا کر بولا

اتنی عجیب سی اردو میں آنٹی لفظ پہ جہاں ولید اور سحر کے قہقہے گونجے وہی زائشہ  
خطرناک تیور لیے گاڑی سے نکلی



وہ تمیز کے دائرے میں بولی تو چوکیدار نے دانت دیکھائے

"اٹھ چھی منہ بند کریں منہ بند کریں

اسکے پیلے دانت جو دو آگے سے لٹے ہوئے تھے اور منہ سے آتی بدبو پہ وہ ناک بند کرتی بولی

کیا ہویا میڈمی توانوں؟؟؟؟

وہ فکر مندی سے بولا وہ دونوں تو انکی باتوں کو مزے سے سن رہے تھے

زائشہ نے پیچھے ہٹتے گہرے سانس لیے نارمل ہوتی اسکو گھورنے لگی



آنکل آپکو شرم ورم ہے کہ بیچ ڈالی ہے؟؟؟

شرم کتھے بیچتے ہیں تے کتنے منی ملدی ہے؟؟؟؟

اس نے حیرانی سے پوچھا

آپ برش نہیں کرتے کیا؟

اسکی بات کو نظر انداز کرتے وہ دوبارہ سے پوچھ گئی

میڈمی او کیا ہوندا ہے ؟؟؟



".....میڈمی اساں بہت شریف بندہ ہے اساں

"بسبس بسبس چلو آپ گاڑی پارک کردو ہم یہی سے اندر چلتے ہیں

کب سے خاموش سحر بولی گاڑی کی چابی چوکیدار کو دیتے وہ تویلی میں داخل ہوئے



"یہ ہے اپنے زین کی ہونے والی

ریڈ گھٹنوں تک آتے سکرٹ میں ریڈ بالوں کو کھلا چھوڑے ریڈ ہائی ہیل پہنے چہرہ پر  
میک اپ کی بویریاں لادے اس انگریز لڑکی کو دیکھ



"ارے یہ تو زائشہ ہے

## کون زائشہ؟؟؟

مہناز بیگم نے زائشہ کو دیکھتے کہا تو گریٹا شاہ نے پوچھا

وہی یونی والی ٹیچر تو نہیں ؟؟؟؟

شاہین شاہ نے پوچھا تو مہناز بیگم نے سر ہاں میں ہلایا

اسلام و علیکم "انہوں نے سلام کیا تو شاہ بی بی سمیت سب افراد ان سے خوش  
اسلوبی سے ملے

ہائے ہینڈسم "لیزہ نے ولید کا ہاتھ پکڑے کہا  
سحر نے ناگواری سے یہ منظر دیکھا

ولید نے سنجیگی سے ہاتھ پیچھے کھینچا شاہ بی بی مصنوعی مسکراہٹ سجائے اسے دیکھ رہی تھی ورنہ جی تو چاہ رہا تھا

کہ نکال باہر کریں لیکن ضد افسوس کے انہی نے ہی تو اسے پسند کیا تھا اسی لیے  
صبر کے گھونٹ پی کے رہ گئی

لیزہ پہلی بار بولی اور اسکی باتوں نے شاہ بی بی سمیت سب کو آگ میں ڈال دیا

بوڑھا انسان نہیں اسکی سوچ ہوتی ہے اور یہی بات آپ کے پسند کرنے کی تو سنو  
آپ کون ہوتے ہو انہیں پسند نہ کرنے والے

"جنکو خدا پسند کرتا ہو انکو آپ جیسیوں کی ضرورت نہیں ہوتی

شاہ بی بی اٹھتی کہ انکے ہاتھ پر دباؤ دیتے زائشہ نے کہا تو لیزہ نے گھور کر اسکو دیکھا

ہنہ خود کو دیکھا ہے دیہاتی لوگ، مجھ سے بات کر سکوں اتنی بھی تم لوگوں کی  
"اوقات نہیں

وہ بد تمیزی سے بولی



ہاں خود کو دیکھ چکی ہوں میں بہت اچھے سے اور آپ لوگوں کو بھی دیکھ رہی ہوں  
" بہت ہی واحیات لگ رہیں ہیں آپ

وہ اسکے کپڑوں کی طرف دیکھتی مسکرائی تو لیزہ نے غصے سے لال ہوتے کانچ کا  
گلاس اٹھاتے اسکی طرف پھینکا

جو بر وقت زائشہ نے پکڑا سحر اور باقی خواتین نے ڈر کے آنکھیں میچی

" دفع ہو جاؤ یہاں سے

شاہ بی فی کھڑے ہوتی دھاڑی تو انکے جسم میں خوف پھیلا وہ وہاں سے چلتے بنے،

اپکی چوائس آلیسی ہے؟؟

"ارے تصویر میں تو صاف ستھری تھی کمبخت ماری پتہ نہیں کیسے بدل گئی

وہ اپنی شرمندگی مٹاتی بولی تو زائشہ کھلکھلائی سب نے پسندیدہ نظروں سے اسے دیکھا

اچھا یہ لیں چائے پیئیں اور بھول جائے انہیں وہ بچارے تو چائے ہی پی کر  
"نہیں گئے"

زائشہ نے انکو چائے کا کپ دیتے کہا اور سب سے بڑا کپ جس پر دل بنے تھے  
اٹھا لیا باقی سب بھی اپنی اپنی کرسیوں سنبھال لی

زین کہاں ہے اس نے ار جینٹلی ہمہیں یہاں بلایا تھا

"جی آگیا

زین نے اسکو ملتے کہا اور ساتھ پڑی چمیر پہ بیٹھا

"ہمہیں لگا شاید راستے میں ہو

زائشہ نے دو تین سہ لیتے کپ ٹیبل پہ رکھتے کہا گرٹیا شاہ ہنسی شاہین شاہ سر درد کی وجہ سے اپنے روم میں جا چکی تھی

"آپ یہاں ہیں تو ہم راستے میں کیا کرینگے

وہ مسکرا کہ چائے اٹھاتے بولا تو زائشہ نے دانت پیسے

انجانے میں ہی وہ زائشہ کا کپ اٹھا چکا تھا جسکا اندازہ اسے کپ پر پنک لپسٹک کے نشانات سے ہوا وہ مسکرا کر وہی سے چائے پینے لگا جہاں سے اس نے پی تھی

"انڈے بیچنا چلو کچھ کما ہی لو گے  
زین شاہ انڈے بیچتا کیسا لگے گا ویسے؟؟؟"

سحر نے سوچتے ہوئے پوچھا

۱۱ نمونه

وہ ہنستی ہوئی بولی تو سب نے قہقہہ لگایا

اچھا بس تم لوگ کرو بات میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں اور بہو تم بچوں کے لیے کھانے کا انتظام کرو

شاہ بی بی نے ہاتھ اٹھاتے کہا اور اندر چلی گئی

## کیوں بلایا ہے خیریت؟؟؟

ولید نے سنجیگی سے پوچھا تو سب سیدھے ہوئے L

میں نے یہاں تمہیں اس لیے بلایا ہے تاکہ ہم عالیان کی بربادی کا مشن سٹارٹ  
"کریں"

و

زین بولا تو زائشہ نے آنکھیں جھپکی

ہممم لیکن اسکے لیے ہمیں اسکے خلاف ثبوتوں کی ضرورت ہوگی تبھی ہم کچھ کر سکے  
گے اور جو ہیں ثبوت تمہارے اور زائشہ کے پاس ہے وہ ناکافی ہیں اسکی پہنچ کافی  
"اوپر تک ہے اسکے لیے اس کیس سے نکلنا بہت آسان ہوگا"

ولید نے زین کو دیکھتے کہا

کیس کون کروا رہا ہے؟؟؟

زائشہ نے سوالیہ انداز میں پوچھا

"ہم اور کون

سحر بولی تو زائستہ نے نفی میں سر ہلایا

کوئی کیس نہیں کروائے گا خود ماروں گی میں اسکو اسکی آخری خواہش ہے میرے  
 "ہاتھوں مرنا اور اسکی یہ خواہش میں خوشی خوشی پوری کرونگی



وہ سرد لہجے میں بولی زین نے اسکو دیکھا جو کسی کے ایک پیچ پڑنے پہ ہی اللہ کو پیاری ہو سکتی تھی لیکن پھر بھی اسکو مارنا ہے اس بلا کو

لیکن زیش پھر بھی ہمہیں پروف چاہیے تاکہ دنیا والوں کی سامنے اسکی حقیقت لا  
سکے

سحر نے اسکو بتانا ضروری سمجھا

"تو وہ ہم لائیو دنیا کو دیکھائے گے سمیل

وہ لاہروائی سے کندھے اچکاتی بولی ولید مسکرایا اسکی سوچ پہ

کیا مطلب؟؟؟

یہی کہ جب زائشہ اسکے سامنے ہوگی تو ہم تمام چینلز کو ہیک کر کے اس پر وہ سب لائیو دیکھائیں گے

ولید نے مسکراتے ہوئے کہا تو زین نے زائشہ کو ویلڈن کہا اس نے ہممم کہنے پہ اکتفا کیا

لیکن سوچنے والی بات ہے یہ یوگا کب اور کہاں کیسے؟؟؟؟

سحر نے پریشانی سے انکو دیکھتے پوچھا

"جگہ میرے پاس ہیں

"اور پلان میرے پاس ہے

زین اور ولید بولے زائشہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

ولید اپنا پلان بتانے لگا سب نے غور سے اسے سن رہے تھے  
لیکن اس سب میں خطرہ ہوگا اگر کچھ غلط ہو گیا تو ؟؟؟؟

زین نے سوال کیا

"کچھ نہیں ہوتا بس جو کہا ہے وہ ہو جانا چاہیے

گمرٹیا شاہ نے آواز دی تو وہ سب اندر کو بڑھے

[illegible]

## کچھ دن بعد

”

ابھی وہ بیٹینگ روم میں قدم رکھتا کہ کسی لڑکی کی آواز پر رکا وہ لڑکی جلدی سے سامنے آتے آہستہ سے بولتے موبائل میں کچھ دیکھانے لگی

جسکو دیکھ غصے سے اسکی رگیں تنی آنکھوں میں خون اترا وہ جو کروڑوں کی میٹینگ کرنے جا رہا تھا باہر بھاگا اور گاڑی میں بیٹھتا خود ہی بھگا لے گیا پیچھے اسکے گارڈ بھی لپکے

وہ لڑکی کان میں لگے آلے سے بولی تو سامنے والے نے شکر کا سانس بھرا

"جیسے ہی موقع ملے اٹھا لینا اسکو

عائدہ خان نے فون پہ کسی سے کہا تو وہ یس میم کہتا فون بند کر گیا

اب اس بار سائن لے کے تمہارا قصہ ہی ختم کر دوں گی ان بہن بھائی کو تو عالیان  
"دیکھ لے گا

عائدہ خان نے ہونٹوں پہ لپسٹک لگا کہ کہا اسی وقت انکا دروازہ کھولتے دو تین ساندھ  
نما انسان کمرے میں گھسے

کک کون ہو تم لوگ اور یہ کیا بد تمیزی ہے؟؟

انکے ہاتھوں میں گن دیکھ وہ پیچھے کسکتی بولی

عین اسی وقت عالی نے اندر قدم رکھا اسکو سرخ آنکھوں سے خود کو دیکھتا پا کر عائدہ  
خان کی سانس حلق میں اٹکی

”کہاں ہے وہ

جب وہ بولا تو عائہ خان نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

کون؟؟

"میری شونا کہاں ہیں بولو جلدی ورنہ زندہ گاڑ دوں گا

وہ تیش میں اسکو گردن سے اٹھا کر دیوار سے لگا گیا

"محض مجھے نہیں معلوم

رکتے سانسوں میں وہ بولی اور سانس لینے کی کوشش کرنے لگی



وہ دباؤ مزید بڑھاگیا عائہ خان نے البتہ ہاتھ اسکے ہاتھوں پہ مارے لیکن اسکے سر پہ تو جنون سوار تھا

اس نے زائشہ کو کڈنیپ کروا کر اسکو جان سے مارنے کی سپاری دی تھی وہ پاگل ہوا تھا جسکو پانے کے لئے وہ خوار ہو رہا تھا وہ اسے ہی مارنے کا سوچ رہی تھی

"اسکو تو میں ڈھونڈ ہی لوں گا مگر تمہیں میرے قہر سے کون بجائے گا

وہ اور شدت سے ڈھاڑتا گرفت خطرناک حد تک ٹائٹ کی کہ عائہ خان کی آنکھیں باہر ابلنے لگی

سرخ چہرے پر سفیدی چھانے لگی

ہاتھ ایک دم ہی نیچے اسکے پہلو میں گرے

جو میرے عشق کو چوٹ پہنچانے کی کوشش بھی کرے گا میں اسکا اس سے بھی برا حال کروں گا اگر اسے کچھ ہو گیا تو میں کیسے جیوؤں گا جب میرے دل کی دھڑکن "ہی نہیں ہوگی تو میرا دل بے جان ہو جائے گا

وہ پتھر یلے لہجے میں بولا اور اسکے وجود کو پیچھے جھٹکتے وہاں سے نکلا

"یہ گھر ہمیشہ کے لیے سیل کر دو

وہ گارڈ سے بولتا گاری میں بیٹھا زائشہ کی لوکیشن چیک کرنے لگا

"یا اللہ اسکو اپنے حفظ و امان میں رکھنا

دل میں دعا کرتے وہ گاڑی سڑکوں پہ دوڑانے لگا۔

آنکھوں میں نمی چھانے لگی وہ بے انتہا چاہتا تھا اسے

، اسے کچھ ہوا تو سب کو آگ لو دونگا

کسی سنسان سے علاقے میں اسکی لوکیشن ۰۰۰ ٹریس ہوئی تو وہ گاڑی کی سپیڈ  
بڑھاتے بولا



اندھیرے کمرے میں جس میں اک چھوٹی سی لائٹ کی وجہ سے روشنی پھیلی تھی  
اور کہی ایک لڑکی کرسی سے بندھی بیٹھی تھی

”اُممم

سر میں اٹھتی ٹھیس سے اس نے سر پر ہاتھ رکھنا چاہا ہاتھوں کو بندھا ہونا محسوس  
کر کے اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولی

انجان نظروں سے ارد گرد دیکھتی وہ حیران ہوئی

میں یہاں کیسے؟؟؟

وہ تو سحر کے ساتھ مال جانے لگی تھی کہ اچانک ہی کسی نے اسکے منہ پہ کپڑا رکھا  
اور وہ ہوش کھوتی اب آٹھی تھی

"چھوڑو مجھے کون ہے کھولو

وہ کدنیپ ہو چکی تھی وہ ہاتھ پاؤں چھڑانے کی کوشش کرتی ہلک کے بل چیختی عین  
اسی وقت دروازہ کھلا

آنکھوں میں پڑتی روشنی نے اسے آنکھیں میچنے پر مجبور کر دیا جسے ہی اس شخص نے  
کمرے میں قدم رکھا

تو کمرہ روشن ہوا تھا سامنے زین کو دیکھ اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا

"تم الو کمینے انسان چھوڑو مجھے

وہ تیش میں آتی زور سے کرسی کو خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی کھلنے کی  
بجائے وہ زمین پہ الٹی جاگری

ابہ پیچھے پڑے کانچ اسکی پیشانی کو خونم خون کر گیا زین نے جلدی سے اسکی کرسی  
سیدھی کی لیکن اسکی پاؤں میں بندھی رسی کئی ڈھیلی ہوئی

اسکے زخم دیکھ اسکے پیشانی پہ بل آئے

"آرام سے بیٹھ جاؤ ورنہ ایک لگاؤں گا

وہ اسکے بال کھینچتے زور سے دھاڑا زین کا چہرہ زائشہ کے کافی قریب تھا

زائشہ نے پاؤں گھما کہ اسکی ٹانگوں پہ مارا زین کی گرفت اسکے بالوں پہ ہلکی ہوئی تو اس نے زور سے اپنا سر اسکے سر میں دے مارا زین لڑکھڑایا زین نے سر پہ ہاتھ رکھے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا

"یہ میرے بال کھینچنے کہ چھوٹی سی سزا ہے

تکلیف برداشت کرتے وہ بولی اور سختی سے لب بھیج گئی

## تمھاری اتنی ہمت؟؟؟

وہ ہنٹر لے اسکی طرف بڑھا زائشہ نے ڈرنے کی بجائے اسکی آنکھوں میں تسخیر سے  
 "دیکھا کہ اور کر ہی کیا سکتے ہو

زین کا ہاتھ گھوما اور زائشہ کے جسم پہ اپنی چھاپ چھوڑتا چلا گیا اسکی آنکھوں میں دیکھتے زائشہ نے لب بھینچتے اپنی چیخ کو روکا



اتنا ہی درد دینا مجھے زین شاہ جتنا تم خود برداشت کر سکو کیونکہ میں حساب کتاب  
"میں بالکل معاف نہیں کرتی

وہ ہنستے ہوئے بولی تو زین کا غصہ سوانیزے پر پہنچا

غصہ انسان کہ عقل کو کھا جاتا ہے پھر وہ سامنے نہیں دیکھتا کہ اسکا کوئی دشمن  
ہے یا کوئی بہت قریبی

زین نے ایک کے بعد ایک ہنٹر اس نازک سی جان پر برسائے تھے زائشہ کی منہ  
سے سسکیاں نکلی جنہیں وہ آنکھیں اور ہونٹ میچ کر وہ اپنی سسکیاں بھی دبا گئی  
اسکے جسم سے جگہ جگہ خون رس رہا تھا

لیکن وہ ظالم بنا اسکی حالت کی پرواہ کیے بغیر اس پر ہنٹر برسائے جا رہا تھا اب  
زائشہ اپنے حواس کھونے لگی تھی

”سسسس عا عالی

آنکھیں پہ بڑھتے بوجھ نے اسکی آنکھیں بند کی تھی وہ ایک سسکی کے ساتھ اس  
دشمن جاں کو پکارتے اسکا زہن اندھیروں میں ڈوبتا چلا گیا

جب وہ مار مار کر تھک گیا تب پیچھے ہٹا زائشہ کو دیکھا جس کا سر ایک جانب ڈھلکا تھا  
کپڑے جگہ جگہ سے اڈھڑ چکے تھے وہاں سے خون رس رہا تھا  
منہ پہ ہنٹر لگنے سے اسکی گال سے ہونٹ اور ماتھے سے خون بہتا اسکے کپڑوں پہ گر  
رہا تھا

ایک لمحہ اسکی ایسی حالت پہ ترس آیا لیکن ہاشم شاہ کی بات یاد کرتے دوسرے ہی لمحے وہ بے حس بنا تھا

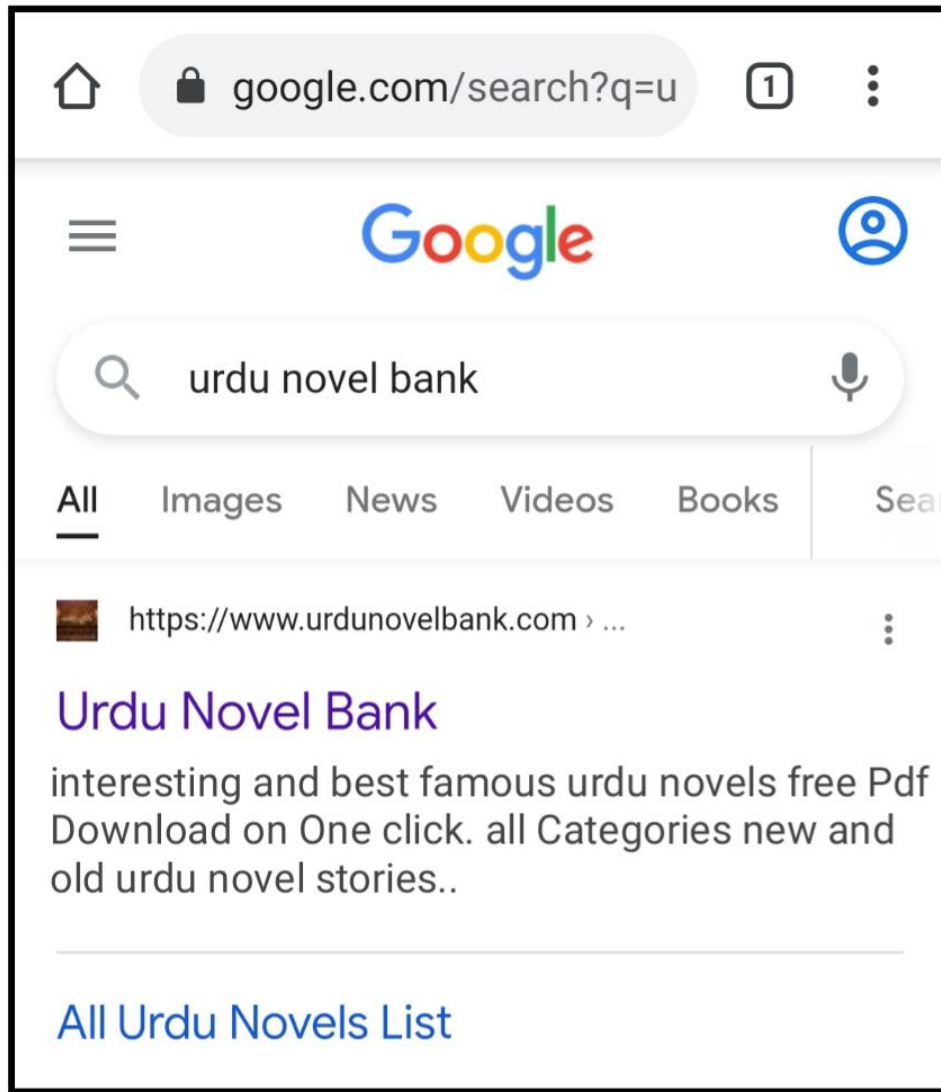
تم خانوں کی اوقات ہی یہی ہے تمہارے پھپھو نے میرے تایا کو برباد کیا اور تم مجھے کرنا چاہ رہی تھی ہاں اپنے حسن کے جال میں پھنسا کر میرے خاندان کو تباہ "کروگی میں تمہاری نسلوں کو تباہ کر دوں گا"

وہ تحقیر آمیز لہجے میں بولا اور ایک حقارت بھری نظر اسکے زخموں سے چور جسم پہ ڈالتے وہ کمرے سے نکلا دروازہ بند کرتے وہ ساتھ والے کمرے میں گھسا



اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urduovelbank.com



Urdu Novel Bank  
website

جہاں ملے آپ کو نئے  
اور اچھے معیاری ناول  
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

**Urdu Novel Bank**

اور ویب سائٹ سے  
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں  
مکمل ناول مفت میں

دبچسپی کو طلب مت بننے دو کیونکہ طلب کی شدت بڑھ کر ضرورت اور ضرورت بڑھ کر کمزوری بن جاتی ہے اور جب کوئی چیز کمزوری بن جائے تو بیقراری قابل دید ہوتی ہے اور بیقراری کی انتہا جنون کہلاتی ہے

.....

وہاں ہر طرف سناٹا تھا دن کے اجالے میں بھی وہاں خاموشی چھائی تھی جیسے وہاں کوئی زلی روح ہی موجود نا ہو

وہ اپنی گن لیتا گاڑی سے باہر نکلا محتاط انداز میں اردگرد دیکھتے وہ آگے بڑھا پیچھے سے گاڑی کو دیکھ اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا

گن پہ سائینسر لگا لو اور بغیر کسی شور شرابے کے سب کو ختم کرو میں تم لوگوں کی  
"مالکن کو لے کے آتا ہوں"

وہ سنجیگی سے بولا تو سب نے سر ہلاتے اسکے کہے پر عمل کرنے لگے

کافی دیر چلنے کے بعد ایک بلڈنگ کے باہر اسے کچھ لوگ نظر آئے

ابھی دو ہی موجود تھے عالی نے ایک کے پیچھے سے منہ پہ ہاتھ رکھا اور دوسرے  
کے سر کا نشانہ باندھا

پہلے والے کی گردن میں ہاتھ ڈالتے وہ اسکی گردن توڑ چکا تھا

انہیں وہی پھینکتے وہ اسی بلدنگ کی بیک سائیڈ پہ گیا جہاں کوئی نہیں تھا اسے لگا  
شاید کوئی یہاں نہیں پہنچ پائے گا لیکن وہ کوئی تھوڑی نہ تھا وہ تو عالیان تھا جو  
اپنی شونا کے لئے دنیا سے لڑنے کو تیار تھا

وہ بلدنگ میں گھسا اسکے گارڈز ان گئے چنے لوگوں کا خاتما کر چکے تھے انہوں نے عالی  
کو ڈن کا اشارہ کیا

تو وہ انہیں سب رومز چیک کرنے کا کہنے لگا

اور خود سامنے دو الگ تھلگ روم کے پاس آیا

اسے لگا اچانک اسکے دل کی دھڑکن بڑھ گئی ہو وہ دل پہ ہاتھ رکھتے ادھر ادھر دیکھنے لگا یہ تو کنفرم تھا اسکی شونا اسکی دھڑکن یہی ہے

اسکی بے چینی اور دل کی دھڑکن بڑھتی ہی جا رہی تھی وہ آہستہ سے روم کھولتے اندر آیا کمرے میں صرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا

اس نے خون کی بو کے ساتھ زائشہ کی خوشبو محسوس ہوئی تو وہ ٹھٹھکا

اللہ کرے جو میں سوچ رہا ہوں وہ نہ ہو ورنہ جس نے یہ سب کیا ہے اس پر دنیا  
"تنگ کردونگا"



سامنے کا منظر دیکھ وہ ساکت و جامد ہوا دھڑکن بالکل دھیمی ہو چکی تھی بجلی کی سی تیزی سے اسکے پاس آیا

جسکی پیشانی پہ موجود زخم اسکی جان نکال گیا ابھی تو اس نے اسکی پوری حالت نا دیکھی تھی تو پاگل ہو رہا تھا

اگر جو اسے پتہ چل جاتا کہ اسکی شونا کو ہنٹر سے مارا گیا ہے تو وہ اس شخص کو ہنٹر سے بھی بہت بدتر موت دیتا



وہ جلدی سے اسکے پاس آیا اسکا سر اپنی گود میں رکھتے اسے پانی پلانے لگا کچھ پانی کے چھینٹے اسکے منہ پہ مارے تو وہ درد سے کراہی

عالی نے تکلیف سے آنکھیں میچی وہ رومال گیلا کر کے نرمی سے اسکا چہرہ صاف کرنے لگا اسکے چہرے اور جسم پہ ہنٹر کے نشان دیکھ اسکی آنکھیں خطرناک حد تک سرخ ہوئی

موبائل پہ مسج چھوڑتے وہ اسکی پیشانی صاف کرنے لگا تو

اس نے اسکا ہاتھ تھاما اور نفی میں سر ہلایا

وہ جانتی تھی کہ وہ آچکا ہے اس نے ہی تو ہمیشہ ہی اسکی مدد کی تھی

بچہ آنکھیں کھولو دیکھو مجھے اور بتاؤ کس کی اتنی ہمت ہوئی کہ عالی کی جان اسکی دھڑکن پہ ہاتھ اٹھایا؟؟؟

وہ نرمی سے اسکے ہونٹ صاف کرتے بولا تو زائشہ اسکو کالر سے پکڑ کر خود پہ جھکایا اور اسکی گردن میں منہ دیے رونے لگی

عالی نے اسکو روتے دیکھ مٹھیاں بھینچی اسکے آنسو اسکا دل چیر رہے تھے

شششششش! بس اب نہیں رونا اٹھو چلو میرے ساتھ اور بدلہ لو کیونکہ میری شونا

"پر ان تھوڑے سے زخموں کا کوئی اثر نہیں پڑے گا

وہ اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتے بولا تو زائشہ نے سر ہلا کر اسکی مدد سے اٹھنے کی کوشش کی

آہ آہ آہ "اسکا جسم ٹوٹ رہا تھا درد سے اسکی جان نکلنے لگی تھی وہ واپس بیٹھتے رونے لگی

"ہشششش کوشش کوشش کرتی رہو کیونکہ کوشش کرنے سے ہی سب ملتا ہے

وہ اسے حوصلہ دینے لگا کافی محنت مشقت کے بعد وہ کامیاب ہوئی تھی خود اٹھ کر چلنے میں

دور ناک ہوا تو وہ ایک بیگ لیتے اسکے پاس آیا جس میں اسکے لیے ڈریس تھی

"یہ چیلنج کرو میں یہی ہوں باہر اوکے

اسکے سوچے ہوئے گال پہ اپنے لب رکھتے وہ اٹھا زائشہ نے اسکا ہاتھ تھاما وہ مڑ کر  
اسے دیکھنے لگا جسکے ہونٹ نہیں آنکھیں بول رہی تھی

تمہیں میرا شکریہ ادا کرنے کہ بالکل ضرورت نہیں کیونکہ یہ میں اپنی ہی زندگی کے  
لئے کر رہا ہوں

اسکے دونوں ہاتھوں کا بوسہ لیتے وہ بولا تو زائشہ نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا

عالی اٹھ کر باہر چل دیا دروازہ بند کرتے وہ سامنے ولید کو دیکھنے لگا جو نے سامنے  
پڑے وجود کو دھنک کے رکھ دیا تھا

شاید وہ بھی زائشہ کو ڈھونڈتے یہاں پہنچا تھا وہ اسکی طرف بڑھا



وہ فریش ہوتے بیڈ پہ بیٹھا تھا کہ اسے زائشہ کا خیال آیا وہ تو اسے مرنے کے لئے  
چھوڑ آیا تھا

آخر ایسا کیا ہوا کہ وہ اپنی ہی محبت کو موت کہ منہ میں دھکیل گیا تھا

چند گھنٹے پہلے

وہ جو ولید کے بتائے گئے اڈریس پر جانے لگا تھا شاہ بی بی کے کمرے کی کھڑکی کے پاس سے گزرا تو اسکے قدم ہاشم شاہ کی آواز نے جھکڑے

اماں جس کی وجہ سے ظہیر نے خود کو مارا تھا وہ اور کوئی نہیں بلکہ زائشہ اور ولید کی "پھپھو ہے"

وہ حیرت کا مجسمہ بنا تھا کیا خان انکے دشمن تھے

ہاں وہی منہوس ماری اگر نا آتی ہماری زندگیوں میں تو آج سکون ہی سکون ہوتا برباد "کر دیا ہمھیں"



شاہ بی بی نے اداس لہجے میں کہا زین غصے میں دندناتا وہاں سے نکلا یہی اسکی زندگی کی سب سے بڑی غلطی ثابت ہونے والی تھی

لیکن اس میں بچوں کا قصور نہیں ہے تمہارے باپ نے بھی تو انکے خاندان کو مروا  
"ڈالا تھا"

اس دن زائشہ کے خود کو خون کہنے پہ قہ چونکی تھی کہونکہ انکے علاقے میں صرف  
ایک ہی خان تھے

جنہیں شاہ سائیں بیٹے کے غم میں مروا چکے تھے کچھ دن بعد وہ بھی اللہ کو پیارے  
ہوئے تھے

وہ اسے گاڑی میں ڈالتا یہ جا وہ جا ہوا سحر نے اٹھتے جلدی سے ولید کو کال کرتے  
بتایا تو قہ وہاں سے زین کو مارنے کا ارادہ کہے نکلا

[illegible]

حال

میں چھوڑو گا نہیں نا تو اس عالیان کو اور نا ہی ان زائشہ ولید اور سحر کو ہمہیں برباد  
"کرنے والے تمہیں ہی برباد کر دوں گا



ولید ایک ہی جست میں اسکے پاس پہنچا کالر سے پکڑ کر غررایا

اسکے ہاتھ کالر سے جھٹکتے زین نے اسکو مکا مار نہ چاہا مگر ولید تو بلیک بیلٹ تھا

کچھ ہی سکینڈ میں اسکو مار مار کر نڈھال کر چکا تھا

”بس کرو مر جائے گا

عالیان کی آواز پر وہ آخری کک اسکے پیٹ میں مارتا اسکی طرف مڑا اور غصے سے

اسے گھورنے لگا



وہ غصے سے ولید کے سر پہ گن رکھ کر بولا عالی کے گارڈز نے آگے آنا چاہا لیکن  
"عالی نے اشارے سے منع کر دیا

"مجھے لگا تم سدھر گئے ہو لیکن کتے کی دم کبھی سیدھی نہیں ہوتی

نسوانی آواز پہ زین نے مڑ کر دیکھا علیہ کو دیکھ اسکے ہوش اڑے

اس نے گن اسکے منہ پہ ماری وہ پہلے ہی کافی مار کھانے کے بعد اب منہ پہ  
پڑنے والے مکے سے وہ پیچھے کو گرا

میر نے غصے سے اسے دو مکے جڑے

تمہیں کیا لگا تم ہمہیں مار دو گے ہاں ارے تم تو دوستی کے بھی لائق نہیں ہو  
دوست بن کے پیٹ پہ وار کرتے ہوئے تمہیں شرم نہ آئی ؟؟؟؟

میر نے اسکو کالر سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے کہا تو علینہ نے اسکے کندھے پہ  
ہاتھ رکھتے رکنے کا کہا اور خود آگے آئی

تراخ "ایک زور دار تھپڑ کہ آواز گونجی وہ منہ پہ ہاتھ رکھے بے یقینی سے علینہ کو  
دیکھنے لگا

"آپ نے تو بہن بھائی کے رشتے کی قدر بھی نہ کی شرم آنی چاہیے آپکو

وہ روتے ہوئے بولی زین نے اٹھنا چاہا کہ عالی نے سب کو پیچھے ہونے کا اشارہ کیا

ہنٹر لیتے وہ اسکی طرف آیا وہی ہنٹر جس پر زائشہ کا خون لگا تھا عالی نے پوری طاقت سے ہنٹر اسے مارا

"آہ چھوڑو مجھے چھوڑو

ایک ہنٹر پہ ہی اسکی چیخیں بے ساختہ تھی

"ایک صرف ایک ہنٹر پہ تم رو پڑے اور میری شونا روئی نہیں نہ

وہ اس پر ہنسٹر برساتے بولا تو زین نے ہاتھ جوڑے





میر نے اسکے قریب بیٹھتے کہا تو زین نے روتے ہوئے اسے دیکھا

'''جیسے پوچھ رہا ہوا اب بتا بھی دو اتنی تو مار کھلا دی ہے

تو سنو جب تمھاری اس ماہین کے آنے سے پہلے ہی عالی نے ہممیں بلٹ پروف  
جیکٹ پہننے کا کہہ دیا تھا

جس سے گولیوں کا اثر تو ہم پہ ہوا نہیں اور وہ جو مرنے کا نائک تھا وہ تمہیں یقین  
دلانے کے لئے کرنا ضروری تھا اور

وہ بس ایک نائٹ تھا یہاں تک کہ گھر والے بھی ہمارے پلین کے بارے میں  
"جانتے ہیں"

میر نے مزے سے بتایا وہ جو خود کو ماسٹر ماسٹر سمجھ کر اسمانوں میں اڑ رہا تھا جھٹ سے ہواؤں نے اسے زمین پر لاپٹکا

اور آج جو تم نے کیا وہ بہت بغیرتوں والی حرکت ہے اسکے لیے تمہیں زندہ چھوڑنا  
"ممکن نہیں کیونکہ بات یہاں پہ میری بہن کی ہے

"ایک بات رہ گئی یار

جبکہ زین نے شکر کا کلمہ پڑھا

یہی کہ وہ جو پین ڈرائیو بقول تمہارے تم نے اپنی چلاکی سے اٹھائی تھی اصل میں  
"ہمارا پلین تھا کہ تمہیں لگے تم نے زائشہ کو اپنے جال میں پھنسا لیا ہے

سحر نے قہقہہ لگاتے کہا تو زین کا سر چکرانے لگا یہ کیا ہو رہا تھا کھیل تو وہ کھیلنے لگا  
تھا لیکن حقیقت میں وہ خود ہی زائشہ کے رچائے کھیل میں پھنس چکا تھا

ولید نے اسکو سنبھلے کا موقع دیے بنا ہی ہنٹر سے اسکی چمڑی تک ادھیڑ کے رکھ  
دی وہ تو کب کا بے ہوش ہو چکا تھا لیکن ولید تھکنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا

"اسکو لے جاو اور بیسمنٹ میں بند کر دو

عالی نے گارڈز کو کہا تو وہ زین کو گھسیٹتے ہوئے اسے وہاں سے لے گئے

زیش کہاں ہے ؟

میر نے فکرمندی سے پوچھا عین اسی وقت دروازہ کھلا وائٹ جینز شرٹ پہنے جو اسکے  
خون سے ہی تر ہو چکی تھی

وہ دروازہ کا سہارا لیتی باہر آئی عالی اور ولید اسکے پاس پہنچے عالی نے کسی کی پرواہ  
کیے بغیر

اسکو اپنے مضبوط بازوؤں میں اٹھا لیا میر اور سحر نے سیٹیاں بجائی تو ولید نے رخ  
موڑا

زائشہ نے درد سے آنکھیں میچی

"میں گھر جا رہا ہوں تم لوگ ہو آؤ حویلی سے اوکے

عالی نے کہا اور زائشہ کو اٹھائے ہی باہر نکلا۔

"..... لو جی اب انکی بھی رخصتی کر دو بچارے بس

علینہ کے چٹکی کاٹنے پہ میر کی زبان کی وہ مڑ کر عورتوں کی طرح کمر پر ہاتھ رکھتے  
آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورنے لگا

ڈیئر وائف اپنے ہاتھ سنبھالوں میں نہیں چاہتا کل کو کوئی مجھے کہے کہ دیکھو میری  
"بیوی ٹھنڈی ہے"

وہ شرارت سے بولا تو سحر اور ولید کا بے ساختہ قہقہہ گونجا علیینہ پر پٹکتی وہاں سے  
نکلتی نکلتی مڑی

اب روم میں نہیں آنا ورنہ کیا پتہ لوگ یہ ہی نہ کہنے لگے کہ علیینہ میرے ملک کا شوہر  
"اندھا، گونگا، بہرا یا لنگڑا ہے"

وہ اسکو گھورتے ہوئے بولی تو سحر اور ولید ہنستے ہنستے ایک دوسرے پہ گرے

علیینہ مسکراتی باہر نکلی



"چلو بھائی بہنوں میں جاؤں ورنہ اس نے سچ میں مجھے اندھا بہرا کر دینا ہے

وہ معصومیت سے کہتے باہر بھاگا

"چلو ہم بھی چلیں

سحر نے کہا تو ولید ہنستے ہوئے اٹھا اور وہ دونوں بھی ہنستے ہنستے وہاں سے نکلے

---

تمہارے دل پر اپنا نام نقش کر دیں گے

اپنی سانسیں دھڑکنیں تجھ پر قرض کر دیں گے

یوں شامل کر لیں گے خود کو تجھ میں  
کہ تم پر اپنی محبت ہم فرض کر دیں گے

.....

عالی زائشہ کو مرزا ہاؤس لے آیا اسکو اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹاتے وہ کچن کی طرف  
بڑھا زائشہ پہ غنودگی طاری ہونے لگی تھی

کچھ ہی دیر میں عالی ہاتھ میں ٹرے لئے واپس آیا جس میں فروٹ اور جوس موجود  
تھا

زائشہ نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسکے زخموں سے چور وجود نے ایسا ہونے نہ دیا  
وہ عالی کو دیکھنے لگی

جو اسے ہی دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا ٹرے سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے وہ اسکی طرف مڑا  
اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے وہ اسکو نہایت ہی نرمی سے اوپر کرتے

اسکو تکیوں کے سہارے بیٹھایا اور پھل کاٹ کر اسے کھلانے لگا زائشہ نے میر کو دیکھا جو اسکو خاموشی سے کھلا رہا تھا چہرہ ہر قسم کے تاثرات سے پاک تھا

"عالمی



وہ دل میں سوچنے لگی

تیز ہوتی دل کی دھڑکن اسے دیکھنے سے بھی کتر رہی تھی

اسکو شرماتے دیکھ عالی حیرت کے سمندر میں ڈوبتے ڈوبتے بچا

"یہ میرا خواب ہے کیا زائشہ کو شرم بھی آتی ہے

وہ آہستہ سے بولا اور کنفرم کرنے کے لیے اسکے گال کو چھوا

ہائے میری جان میں مرجاواں اپنی شونا کی اداؤں پہ "لیکن تم نے مجھے پاگل سمجھ رکھا ہے ہاں

وہ غصے کو بھولتے جھٹ سے اسکے گالوں کو اپنے لبوں سے چھوتے بولتے ساتھ  
لائٹ آف کر گیا

زائشہ نے شکر کا سانس بھرا وہی اسکی اگلی حرکت پہ اسکے چہرے پہ نا سمجھی والے  
تاثرات چھائے

"تمہیں ٹیوب لگا دو پھر ڈریس چیلنج کرا دوں گا اوکے

وہ سنجیدہ لہجے میں بولا جبکہ ہونٹوں پہ مسکراہٹ تھی جو اندھیرے کی وجہ سے زائشہ  
دیکھ نہ سکی

"پر عالی میں

"شوہر ہوں تمہارا پورا حق رکھتا ہوں تم پر اب آواز نہ آئے





وہ مسکاتی ہوئی بولی تو زائشہ کی جان میں جان آئی ڈاکٹر اسکا ٹیوب لگا کہ ڈریس چیلنج کرواتے ہوئے باہر نکل گئی

عالی روم میں آیا تو زائشہ کو روتے پایا وہ ایک ہی جست میں اس تک پہنچا

کیا ہوا شونا رو کیوں رہی ہو ہاں اس ڈاکٹر نے کچھ کہا ہے کیا؟؟؟؟

وہ بے چینی سے اسکے آنسو صاف کرتے بولا تو زائشہ نے نفی میں سر ہلایا

پھر کیا ہوا چند اس طرح کیوں رو رہی ہو؟؟؟

"مجھے پین ہو رہا ہے

وہ روتے ہوئے بولی عالی نے اسکی پیشانی چومی

"میں میڈی دیتا ہوں پھر سو جانا انشاء اللہ ٹھیک ہو جاؤ گی

وہ جوس کے ساتھ اسکو دوائی کھلاتے بولا اور اسکے ساتھ بیڈ پہ بیٹھا اسکا آرام سے نیچے سلاتے وہ اسکے بالوں کو سہلانے لگا

کچھ عالی کے بال سہلانے اور کچھ سکون دہ میڈیسن کا اثر تھا جو وہ پرسکون ہوتی سو گئی

## عالی کل کے بارے میں سوچنے لگا



اس نے پکا ارادہ باندھ لیا تھا زین کو اچھے سے سبق سکھا کر ہی چھوڑے گا تاکہ کل  
کو کسی کی بیوی کو چھونے کی کوشش کرتے ہوئے بھی اسکی روح کانپے  
♡♡♡

وہ سب لاؤنج میں صوفوں پر بیٹھے باتوں میں مصروف تھے تبھی میر کی زبان میں  
کھجلی ہوئی

"ولید شاہ بی بی نے سحر کے لیے ایک لڑکا دیکھا ہے

میر نے شاہ بی بی کو آتکھ مارتے کہا تو ولید جو پانی پی رہا تھا اسکے منہ سے فوارے کی  
صورت میں میر پہ گرا

"نہیلیلیں





چلو ٹھیک ہے پھر ہی بات تو یہی سہی آج سے بلکہ ابھی سے علیینہ سحر اور زائشہ  
یہی اسی حویلی میں رہیں گی اور تم لڑکے ولید کے گھر کو گے ایک ہفتے بعد تم  
"دونوں جوڑوں کے ولیمے کے ساتھ سحر اور ولید کا نکاح بھی کر دینگے

شاہ بی بی نے مسکراتے ہوئے کہا میر نے خفگی سے انکی مسکراہٹ دیکھی

یہ کیا بات کوئی بھئی نکاح میں ہیں وہ ہمارے دوسرا میں اپنی بیوی بچے کو اکیلا  
"نہیں چھوڑ سکتا

میر نے سنجیدگی سے کہا وہ علیینہ کو اکیلا چھوڑنے کا سوچ ہی نہیں سکتا تھا کل ہی  
تو اسے کچھ دن پہلے ہی تو اسے معلوم ہوا تھا کہ وہ باپ بننے والا ہے



شاہین شاہ نے ساتھ بیٹھی علیینہ کا مستحاضہ جو شرم سے سرخ ہوتی ناک کے ساتھ  
سر جھکائے بیٹھی تھی

"رکو رکو گاٹز ایک مزے کی نیوز تو تمہیں بتانا ہی بھول گیا

مہناز بیگم مٹھائی لے آئی سب کا منہ میٹھا کرواتے وہ سب اپنی خوشیوں میں مگن ہو چکے تھے

مہناز بیگم کو زین کی حقیقت کا جب معلوم ہوا تو وہ کافی دیر روتی رہی میر اور ولید کے تسلی دینے پہ وہ کچھ سنبھلی

## عشق میں مر جاواں

وہ تو آج بھی ساتھ تھے تنہا تنہا وہ ہو چکا تھا اس سب سے اسکا ہی نقصان ہوا تھا  
وہ روتا بلکتا ہر وقت خدا سے معافی مانگ رہا تھا

لیکن کہتے ہیں نہ جس کا نقصان کیا ہو وہ انسان معاف نہ کرے تو خدا بھی معاف  
"نہیں کرتا"

.....

ایک ہفتے بعد

محبت وہ ہے جو محبوب کو چھونے کے بغیر کی جائے  
جبکہ عشق کا تقاضہ یہ ہے محبت کو نکاح میں لیا جائے

روشنیوں سے جگماتی حویلی میں مہمانوں کی آمد و رفت جاری تھی ہر طرف خوشیاں  
ہی خوشیاں بکھری تھی

"کیا مانگا دعا میں مجھے ہی مانگا ہوگا  
 زائشہ نے دعا کے بعد منہ پہ ہاتھ پھیرتے اٹھی تو روم میں آتے عالی نے پوچھا وہ  
 ابھی ہی آیا تھا

"نہیں اپنی خوشیوں کی سلامتی کہ دعا کر رہی تھی

وہ مڑتے ہوئے بولی تو عالی سٹل ہوا

## عشق میں مر جاواں

کیسی لگ رہی ہوں میں؟؟؟ زائشہ نے ساڑی کا پلو سہی کرتے پوچھا

"میری دل کی ملکہ

عالی دل پہ ہاتھ رکھتے اسکے آگے جھکا زائشہ ہنسی

"اچھے لگ رہے ہو

وہ اسے دیکھتی بولی جو وائٹ شرٹ پر بلیک پینٹ کورٹ پہنے بالوں کو ماتھے پر  
بکھیرے وہ بہت ڈیشنگ لگ رہا تھا

"نوازش جناب

وہ اسکے قریب آتے بولا اسکے مہندی لگے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیتے وہ اسکی  
چوڑیوں سے کھیلنے لگا

سائیڈ ٹیبل سے گجرے اٹھاتے وہ اسکے ہاتھوں میں پہنانے لگا گجروں کی خوشبو کو  
محسوس کرتے وہ اسکی کلائیوں پہ لب رکھ گیا

"چلیں سب ویٹ کر رہے ہونگے



ناک کرنے کے ساتھ باہر سے زین کی شرارت سے بھرپور آئی زائشہ نے عالی کو پیچھے کرتے دروازے کی جانب بڑھی

عالی نے اسکا ہاتھ پکڑ کر گھما کر اپنے سامنے کھڑا کیا

شونا آج میں بہت خوش ہوں جو تم مجھے ملی ہو تمہیں پتہ ہے جب میں دور ہوتا  
"ہوں نا تو سانسیں تھمنے لگتی ہے اب کبھی بھی دور مت جانا

وہ اسکی گال پر لب رکھتے سرگوشی نما آواز میں بولا تو زائشہ نے مسکرائی میں سر ہلایا  
اور چلنے کا اشارہ کیا

عالی نے اسکو اپنے ساتھ لگایا اور قدم باہر کی طرف بڑھائے



.....

یار حد ہو گئی ہے صبح سے ہم یہاں خوار ہو رہے ہیں اور ہماری بیویاں ادھر آرام سے  
"بیٹھی آٹے لگوا رہیں ہیں ہمارے ساتھ نا انصافی ہے یہ

ابھی سے تم رو رہے ہو ابھی تو وہ دن بھی آنے ہیں جب ہم لوگ بچوں کے ڈائپر  
"چینج کر رہیں ہونگے اور ہماری بیویاں ہممیں دیکھ دیکھ کر قہقہے لگا رہی ہونگی

ولید نے منہ بگاڑتے دھائی دی تو میر نے اسکے بات کی تائید کرتے اسکے کندھے پہ  
ہاتھ رکھتے مصنوعی دکھ سے کہا

"نہ کر یار کیوں مجھ معصوم کو ڈرا رہا ہے

وہ معصوم سی شکل بنا کہ بولا تو میر ہنسنا

دلہن آگئی اس آواز پر ان دونوں نے سامنے دیکھا اور اچھل کر کھڑے ہوئے

سحر نے ڈیپ دیڈ کلر کا لہنگے کے ساتھ میچنگ جیولری اور برائیڈل میک اپ کے ساتھ اسمان سے اتری حور لگ رہی تھی

علینہ نے گرے کلر کا لنگا پہنے میچنگ جیولری اور میک اپ کے ساتھ وہ کوئی  
اپسرا ہی لگ رہی تھی

وہ دونوں میر اور ولید کے دل پہ بجلیاں گرا رہیں تھیں

وہ دونوں آگے بڑھتے انکے سامنے ہاتھ پھیلا گئے انکو اپنی سنگت میں لاتے وہ اپنے  
ساتھ بیٹھایا

”کتنا تھوپا ہے لگ ہی نہیں رہی کہ یہ سحر باندری ہے

وہ اسکے کان میں گھس کے بولا تو سحر نے کہنی اسکے پیٹ میں ماری مگر بولی کچھ  
نہیں

مون ورت رکھا ہے کیا؟؟؟۔

اسکو خاموش دیکھ ولید نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورتے پوچھا سحر اسکو اگنور  
کرتی سامنے دیکھنے لگی

اٹیٹیوڈ ہاں؟؟

وہ آئبرو اچکا کے بولا تو سحر نے آنکھیں گھمائی

"آج واقعی بہت پیاری لگ رہی ہو ایک دم چکا چک

میر نے دل سے تعریف کرتے اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیا

"میر سب دیکھ رہیں ہیں چھوڑو ہاتھ

وہ ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتی بولی تو اس نے کندھے اچکائے جیسے کہہ رہا ہو

کہ میری بیوی میری مرضی "علینہ نے اسے گھورا

ہزائشہ اور عالیان دونوں کی انٹری ہوئی تو سب کی نظریں ان پر جم سی گئی

وہ ایک ساتھ مکمل لگ رہے تھے زین نے ایک نظر انہیں دیکھا اور کرب سے آنکھیں بند کی زائشہ نے اسکو مہناز بیگم کی وجہ سے معاف تو کر دیا تھا

لیکن وہ اس کوئی بات نہیں کرتی تھی عالی تو ویسے ہی خار کھاتا تھا زین نے وہ جب بھی اسکے سامنے آتا عالی کا دل کرتا اسے جان سے مار دے لیکن زائشہ سے کیے وعدے کا پاس رکھنا تھا اسے

اسی لیے تو ابھی تک وہ زندہ تھا

عالی اور زائشہ ایک صوفے پہ بیٹھے سب بڑے انکو پیار اور دعائیں دے کر جا رہے تھے

ولید اور زائشہ کا نکاح تو مہندی پہ ہی ہو گیا تھا

"چل اٹھ بیٹا زائشہ رسم کرنی ہے ہے تم نے

زائشہ نے گریٹا شاہ کے ہاتھوں سے ٹرے لی

جس میں مٹی کے گلاس کو شیشوں اور دوسری چیزوں سے سجائے اس میں بادام والا دودھ موجود تھا

زائشہ نے لالچی نظروں سے دودھ کو دیکھا پھر ولید کو رسم ضروری تھی اپنے دل کو سمجھاتے وہ انکے سامنے کھڑی ہوئی

"چلیں جی بھائی پیسے نکالے جلدی سے دودھ پیئے اور اپنی بیگم کو لے کر بھاگے

زائشہ نے کہا تو ولید نے ہاتھ بڑھا کر گلاس آٹھانا چاہا لیکن دودھ اسکی پہنچ سے دور  
کیا

"پہلے پسے پھر یہ

وہ بولی تو ولید نے رقم بوچھی

"بیس تئیس ہزار

زائشہ نے کہا تو ولید نے حیرت سے اسے دیکھا کہ لڑکیاں تو لاکھ دو لاکھ مانگتی ہیں اور یہ صرف بیس ہزار



گکریا شاہ نے کہا تو وہ مسکرائی سحر اسکی مسکراہٹ کی وجہ جان کر ہنسی

"چلو ایک دو لاکھ دے دو"

وہ بولی تو ولید چیک سائن کر کے اسے دیا

"ایسے کیسے یہ تو کم ہیں"

نہیں زائشہ پورے ایک لاکھ ہیں؟؟؟

"تو میں نے ایک دو لاکھ یعنی تین لاکھ مانگے ہیں

وہ آنکھیں گھماتی بولی تو میر ولید کا حیرت سے منہ کھلا دیکھ ہنسا

یہ زیادہ ہیں بھئی تم بھلا کیا کیا کروگی اتنے پیسوں کا؟؟؟

ولید نے معصوم سی شکل بنائی تو سب ہنسنے لگے

بھئی دو نہ حد ہے کنجوسی کیوں کر رہے ہو ہاں؟؟؟

زائشہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورتے پوچھا

تو ولید نے مصنوعی دکھ چہرے پر لاتے اسے چیک سائن کر دیا

"اکوئی بات نہیں بیٹا یہ تو عام سی بات ہے کہ ہر شادی میں دلہا لٹتا ہی ہے

میر نے دانت دیکھاتے کہا

ہاں اسی لیے تو تم دونوں نے سیدھا ولیمہ ہی کر لیا ہے نہ؟؟؟؟

ولید نے اسے دیکھتے طنز مارا تو میر نے قہقہہ لگایا

کچھ رسموں اور پکچرز کلک کرواتے رخصتی کا شور اٹھا

سحر کی آنکھیں عائہ خان کو یاد کرتے نم ہوئی

"بے قدروں کو یاد نہیں کیا کرتے

زائشہ نے اسکو گلے لگاتے کہا تو سحر نے مسکرا کہ ہاں میں سر ہلایا

عالی نے قرآن کے سائے میں اسے رخصت کیا میر اور علیہ بھی سب سے ملتے  
گاڑی میں بیٹھتے ملک ہاؤس کی طرف روانہ ہوئے

زائشہ نے ادھر ادھر دیکھا اسے زین کہیں بھی نظر نہ آیا

مہمانوں کے جاتے ہی وہ عالی کو ساتھ لیتی تویلی کی پچھلی طرف بڑھی علیہ سے  
معلوم ہوا تھا

جب وہ اداس ہوتا تو وہی ہی پایا جاتا تھا



یہ تو آدھا بھی نہیں جس پہ تڑپ اٹھے ہو  
تو نے دیکھا ہی نہیں ہجر مکمل جاناں

زین حویلی کی پچھلی سائیڈ بنے سوئنگ پول میں پاؤں ڈالے بیٹھا تھا

اداس ہونے کی کوئی وجہ؟؟؟

عالی نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے پوچھا تو وہ آنکھیں صاف کرتا اسکی طرف مڑا زائشہ کو دیکھ وہ پھر سے اپنے کیے پر خود کو شرمندگی کی گہرائی میں ڈوبتے سر جھکا گیا

دیکھو زین جو ہوا اسے بھول جاؤ اور زندگی میں آگے بڑھو

تمہاری بہنوں کی شادی ہوئی ہے تمہاری فیملی کو تمہاری ضرورت ہے انکے پاس جاؤ  
"انکو خوش رکھو اور خود بھی خوش رہو



"اب چلو ادھر اکیلے کیا کر رہے ہو

ان دونوں کے ساتھ وہ شاہ بی بی کے پاس آئی

"لیں دادی لڑکا مان گیا ہے بس اب آپ اسکا منہ ہاتھ سب پیلا کروا دے

وہ اسکو انکے پاس بیٹھنے کا اشارہ کرتی بولی

شاہ بی بی نے زائشہ کا سر چوما

"اللہ تم دونوں کو ڈھیر ساری خوشیوں سے نوازے



**K** عشق میں مر جاواں  
وہ ان دونوں کو ساتھ دیکھتی بولی

Visit For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com) Page 473  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://www.whatsapp.com/channel/00291a3061756508)



**◆ ◆ ◆ ◆ ◆**

میر اسکو لیے اندر آیا رضا صاحب نے مسکرا کر انکا ویلکم کیا

" ماشاء اللہ میری بیٹی تو چاند کا ٹکڑا لگ رہی ہے

رضا صاحب نے دونوں کی نظر اتارتے کہا تو علیہ نے شرم سے سر جھکا لیا

"جاؤ میری بچی کو روم میں لے جاؤ بچی تھک گئی ہے

رضا صاحب نے علیینہ کے چہرے پہ تمھکاوٹ کے تاثرات سے دیکھتے کہا تو وہ اسکو  
لیتے روم میں آیا

روم میں قدم رکھتے ہی پھولوں کی خوشبو محسوس کرتے اس نے سر اٹھا کر دیکھا  
نفاست سے سب سے اس روم کی دیواروں پر پھولوں کی لڑیاں لگی تھیں جو ہر طرف خوشبو  
بکھیرے ہوئے تھیں

وہ اس سب کو دیکھتی دکھتے سر کے ساتھ بیڈ پہ بیٹھی اسکی آنکھوں میں پسندیدگی  
جھلک رہی تھی میر اس کے قریب بیٹھا

کیسی لگی ڈیکوریشن؟؟؟؟

## عشق میں مر جاواں

تم بہت برے ہونا جانے کیا جادو کیا ہے مجھ پہ کہ مجھے اب تمہارے بغیر گزارا  
نہیں میرا بس تمہارے ساتھ رہنے کا دل کرتا ہے تم جادوگر میرے دل و دماغ پر  
"چھانے لگے ہو

وہ بے بسی سے روتے بولی پہلے تو میر حیران ہوا پھر اسکی بات سمجھتے گہرا مسکرایا

"جادو تو کیا ہے لیکن میں نے نہیں میری محبت نے

وہ اسکے آنسو صاف کرتے اسکی آنکھوں پہ لب رکھتے بولا وہ اسکو اپنے پاس محسوس  
کرتے پرسکون ہوئی تھی

وہ شکر گزار تھی اپنے رب کی جس نے اسے اتنا پیارا اور چاہنے والا ہمسفر دیا تھا

اتنا بھاری لہنگا پہن کے اتنی ساری جیولری پہن لی تم نے حالت دیکھی ہے اپنی پہلے تو کچھ کھاتی نہیں اوپر سے ہیوی ڈریس جیولری شکر کرو میری تمہا تمہارے پاس "ورنہ ابھی تک انکو اتارنے کی کوشش میں لگی تھی

اسکی جیولری اتارتے وہ اسکو گھورتے بولا علیینہ نے ہلکی مسکراہٹ سے اسے دیکھا

"صرف ڈریس تھوڑا ہیوی ہے اور جھکے تو بہت ہلکے ہیں

"چلو بس بس زیادہ باتیں مت کرو یہ لو چنچ کر آؤ

اسکے ہاتھ میں اپنی شرٹ پکڑاتے وہ ہنس کر بولا علیینہ سر کو نفی میں ہلا کر چیخنگ  
روم میں گھسی میر بھی کپڑے لیتا واش روم میں گھسا

علینہ چیخ کر کے بیڈ پہ بیٹھی میر نے دودھ کا گلاس اسکو پکڑایا جسکو دیکھ کر ہی  
علینہ نے منہ بگاڑا

"چپ چاپ پیو"

میر نے اسکو گھوری سے نوازا علیینہ نے منہ بناتے دودھ پی ہی لیا "اگڈ" میر نے  
اس سے گلاس لے کر سائیڈ پر رکھا



اتنی عادت ہو چکی تھی اسے میری کہ اس کے بنا تو وہ کھانا کیا سونا بھی بھول جایا کرتی تھی

جہاں حُسن ہے آتش افروز عشق

## عشق میں مر جاواں

وہاں گرم جوشی میں ہے سوزِ عشق

جہاں حُسن کا باغ سیراب ہے  
وہاں بلبِل عشق بے تاب ہے

جہاں حُسن کی شمع ہے نور بار  
وہاں عشق قرباں ہے پروانہ وار

جہاں حُسن کا گرم بازار ہے  
وہاں جوشِشِ دل خریدار ہے

مگر حُسن ہے خسروِ محترم



جسے نہیں ہے یہ شوق غالب ، سو کون ؟

.....

"عالی ہو کیا ہے موٹے

گاڑی کو سائیڈ پہ روکتے وہ کب سے اسکو اپنے ساتھ لگائے اسے محسوس کر رہا تھا  
دم گھٹنے پہ وہ چیخنی عالی ہنستے ہوئے پیچھے ہوا

"اتنے میں ہی بسس ہو گئی یار اسی لیے کہتا ہوں کھانا وانا کھایا کرو

"عالیان بد تمیزی نہیں کرو

شرمانے کی کوشش ناکام ہوئی تو وہ اسے خفگی سے دیکھتے بولی اسکی شکل دیکھ عالی  
نے قہقہہ تو زائشہ کا چہرہ غصے سے لال ہوا

"جو نہیں آتا وہ کرنے کی کوشش ہی مت کیا کرو نا شونا

وہ اسکے ہاتھوں سے گجرے نکالتے بولا زائشہ نے چہرہ دوسری طرف کیا ناراضگی کا  
اظہار تھا یا شاید وہ اس سے گھبرا رہی تھی

"آئی لو یو



"آپ جاؤ میں آتا ہوں

انکے جاتے ہی مینجر نے انکو کی پکڑائی تو عالی نے اسے کی دیتے کہا

وہ سر ہلاتی روم کی طرف بڑھی

[illegible]

جی چاہتا ہے تم سے عشق بھری بات ہو  
چاند تارے ہو اور لمبی رات ہو

احساس ہو اور تمہارا ساتھ ہو

یہی سلسلہ تمام رات تمہارے ساتھ ہو

.....

وہ کب سے بیڈ پہ اپنا لہنگا پھیلائے بیٹھی تھی ولید تو انے کا نام ہی نہیں لے رہا  
تھا نا جانے کہاں گیا ہوا تھا

اسلام و علیکم "وہ اندر آتے بولا تو سحر نے سر کے اشارے سے جواب دیا

میں بیٹھ جاؤ؟؟ ولید نے بیڈ کے قریب کھڑے ہوتے پوچھا تو سحر نے سر اثبات  
میں ہلایا



بیٹھ جاؤ "وہ پھر سے اجازت طلب کرنے لگا  
جی بیٹھ جائیں "وہ آہستگی سے بولی

بیٹھ جاؤ "وہ اسکو زچ کرنے والے انداز میں بولا

نہیں جس منہ سے آئیں ہیں.. اسی منہ کو لے کر جہاں سے آئیں ہیں.. ادھر  
تشریف لے جائیں "وہ چڑ کر بولی

ولید ہنستے ہوئے بیڈ پہ بیٹھا وہ اسکو کمفرٹبل فیل کروانا چاہ رہا تھا

کیسی ہیں؟؟ وہ اسکو دیکھتے دھیمے لہجے میں بولا



گھمبیر مگر دھیمے لہجے میں وہ اجازت طلب کرنے لگا تھا سحر کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھیں

وہ بنا کچھ بولے ہی چہرہ ہاتھوں میں چھپا گئی  
ولید نے مسکراتے ہوئے اسکو اپنے قریب کیا سحر نے دھڑ دھڑ کرتے دل کو  
سنجھالتے اسکے سینے پہ ہاتھ رکھتے آنکھیں میچی تھیں

ریلیکس میں کبھی بھی آپکو درد نہیں دوں گا .. میں وعدہ کرتا ہوں .. ہمیشہ آپکو خوش رکھو  
گا اگر کہیں غلطی ہو جائے اور میں آپکو تکلیف سے دوچار کر دوں .. تو بے شک آپ  
... میرے کان کھینچ لینا

وہ اپنے ہر عمل سے اسے یہ باور کروا رہا تھا کہ وہ کتنی انمول ہے کتنی اہمیت رکھتی ہے اسکی زندگی میں

[illegible]

عشق کرنے کے بھی آداب ہوا کرتے ہیں  
جاگتی آنکھوں کے بھی کچھ خواب ہوا کرتے ہیں  
ہر کوئی رو کے دیکھا دے ضروری تو نہیں  
خشک آنکھوں میں بھی سیلاب ہوا کرتے ہیں

.....

پھولوں سے سجے روم میں قدم رکھتے اس نے لمبی سانس بھرتے خوشبو کو اپنی  
سانسوں میں بسایا



بالوں سے نکلتی پانی کی بوندے اسکے چہرے پر پڑی تو وہ کسمسائی عالی نے اسکی گردن میں منہ چھپایا

گردن پہ سانسوں کی تپش سے وہ بے چین ہوئی نیند کے خمار سے سرخ ہوتی آنکھیں کھول کے عالی کو دیکھا

عین اسی وقت عالی نے سر اٹھاتے اسکی بھوری آنکھوں میں دیکھا نظر آنکھوں سے ہوتی ہونٹوں پہ لکی سرخی مائل ہونٹ اسے بہکا رہے تھے

وہ بے خود ہوتے اسکی سانسوں کو اپنی دسترس میں لے گیا زائشہ نے آنکھیں بند کی سانس رکنے پہ وہ اسکے سینے پہ ہاتھ رکھتی اسے پیچھے کر گئی

گہرے گہرے سانس بھرتی وہ اسکو دیکھنے سے گریز برت رہی تھی

شونا میری زندگی بن گئی ہو تم اب تو تمہارے بنا سانس لینا بھی دو بھر ہو جاتا ہے  
"شونا تم میری ہو نہ صرف میری

وہ اسکے چہرے کو جا بجا اپنے لبوں سے چھوتے بول رہا تھا  
زائشہ نے بامشکل سانس لیا

وہ اس میں گم ہونے لگا تھا اسے بھی خود میں الجھانے لگا تھا

بلیں گے ضرور زندگی کے کسی موڑ پر



کہانی ابھی رُکی ہے ختم نہیں ہوئی

.....

.....تین سال بعد

ان گزشتہ تین سالوں میں سب ہی کی زندگی بدل گئی تھی سب خود میں مصروف ہو چکے

عالیان اور زائشہ کی ایک بیٹا تھا زاویان جو صرف دو سال کا تھا لیکن زائشہ کے ساتھ مل کر وہ عالیان کو خوب تنگ کرتے تھے

میر اور علیہ کی دو ٹوئنز بیٹیاں تھیں ہانیہ اور وانیہ اور ایک چند ماہ کا بیٹا تھا ہادی میر  
رضا

ولید اور سحر کی ایک دو سال کی بیٹی تھی سحرش جو بالکل زائشہ کی فوٹو کاپی تھی

اور زین بھی اپنی زندگی میں آگے پڑھ چکا تھا ایک سال اسکی شادی کو ہو چکا تھا

آج شاہ بی بی نے سب کو کسی ضروری سلسلے میں یہاں بلایا تھا تبھی وہ سب ہی  
شاہ حویلی میں موجود تھے

مہناز بیگم گریا شاہ , سحر علیہ کچن میں گھسی کھانا بنانے کے ساتھ باتوں میں لگی  
تھی

زائشہ میڈم زین کی وائف میرب اور شاہ بی بی کے ساتھ باتوں میں مگن تھی اور  
سب مرد حضرات لاونچ میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے

ہادی کو میر سنہال رہا تھا جبکہ عالی کے پاس وانیہ تھی اور ولید کے پاس ہانیہ

زاویان اور سحرش کو زین اٹھائے انکی صلح کروا رہا تھا جو ناجانے کس بات پر ایک  
دوسرے کی طرف دیکھ بھی نہیں رہے تھے

زاوی.. زاوی.. گنڈا"... سحرش نے اونچی آواز میں چلاتے کہا تو وہ زین کی گود سے  
اترتے اسکے بال کھینچنے لگا تو سحرش زور سے چیخنے لگی



میری جان "زائشہ آگے بڑھتی سحرچ کو گلے لگا گئی عالی نے اور زاویان نے ایک ساتھ اسے گھورا

ماما.. دان.. دان.. میں .. وہ عالی کے گلے لگتے ہونٹ باہر نکال کر معصوم سی  
 شکل بناتے بولا

بیٹا تمھاری ماں بھی تمھاری طرح میرے قابو نہیں آتی آج تک تمھیں مجھے جان  
"نہیں بولا اور سب کو بولتی رہتی ہے

عالی اس سے آہستہ آواز میں باتیں کر رہا تھا

بہنا پکا تمہارا شوہر اور تمہارے بیٹے کا کسی لڑکی سے چکر طل رہا ہے دیکھو کیسے ایک  
"دوسرے کے کان میں گھسے راز والی باتیں کر رہیں ہیں

میر کی زبان میں کھجلی ہوئی تو وہ زائشہ کو عالی اور زاویان کی طرف اشارہ کرتے بولا

کوئی بات نہیں لیکن بھائی سچ میں آفس میں جس لڑکی سے آپ ہنس ہنس کر  
باتیں کر رہے تھے وہ بہت پیاری تھی کیا آپ نے علینہ کو بتایا؟؟؟

دل جلاتی مسکراہٹ سے وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی تو میر گڑبڑایا

"و... وہ تو.. وہ

سب کے ساتھ آتی علیہ نے میر کو غصے سے دیکھا تو اسکی زبان کو بریک لگی

ساری خواتین بھی اب وہی موجود تھی

کون تھی وہ میر؟؟ علیہ نے اسے تیکھے چتنوں سے گھورا

وہ میر کی فرینڈ تھی کلوز فرینڈ "میر کی جگہ زین نے شرارت سے کہا

اوائے کیوں مجھے مار پڑوانا چاہ رہے ہو تم لوگ وہ کوئی فرینڈ نہیں تھی میری اسکو  
پیسوں کی ضرورت تھی بس میں تھوڑی مدد کر دی سچی؟ میر نے معصوم شکل  
بنائی تو سب ہنسنے لگے

بچوں کو سمجھ کچھ نہ آئی مگر سب کو ہنستے دیکھ وہ بھی ہنسنے لگے

اچھا آج میرا تم سب کو یہاں بلانے کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی کے دل میں کسی کے لئے میل ہے تو صاف کرلو

شاہ بی بی نے کہا تو سب سیدھے ہوئے

علینہ سحر چلو میرے ساتھ آؤ.. زائشہ نے کھڑے ہوتے کہا

کدھر جانا ہے؟ شاہ بی بی نے نا سمجھی سے پوچھا





میرا بچہ .. ان سب کو گلے لگاتے وہ سب ایک ساتھ بولے

اچانک آتش بازی شروع ہوئی سب نے حیران ہوتے آسمان کی طرف دیکھا وہاں  
دی اینڈ لکھا دیکھ میر نے زائشہ اور زاویان کو ولید نے سحر سحرش کو اور میر نے  
علینہ اور اپنے لال پیلوں کو گلے سے لگایا

آئی لو یو آل مائی بیبیز "سحر اور زائشہ نے زور سے کہا تو سب نے قہقہہ لگایا

تم جو پوچھو اپنی اہمیت مجھ سے

تو سنو

اک تم کو جو چرا لوں تو زمانہ غریب ہو جائے

ختم شد

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ

[www.facebook.com/groups/NovelBank](http://www.facebook.com/groups/NovelBank)

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں

[www.instagram.com/pdfnovelbank](http://www.instagram.com/pdfnovelbank)

بہترین اور اچھی اچھی اردو سٹوریز پڑھنے کے لئے یہ یوٹیوب چینل سسکرائب کریں۔

<https://youtube.com/channel/UCQo-i6LI32LDErKmnsfQ5MQ>